سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،12۔جون2020

(یوم الجمع،20۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 4

251

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12- جون 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت وسماجی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) **قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020 (2 بابت 2020)
2. آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (3 بابت 2020)
3. آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 (4 بابت 2020)
4. آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020 (6 بابت 2020)
5. آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 (7 بابت 2020)
6. آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 (8 بابت 2020)

252

(ii) آئین کے آرٹیکل128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

1- آرڈیننس (تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب 2020(2بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 27-مارچ2020سے نافذ کردہ آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020(2بابت2020) کی مدت نفاذ میں 25-جون 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2- آرڈیننس (ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020(3بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 27-مارچ 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020(3بابت2020) کی مدت نفاذ میں 25-جون 2020 سے مزید90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

3- آرڈیننس (ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020(4بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 27-مارچ2020سے نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب2020(4بابت2020) کی مدت نفاذ میں 25-جون 2020 سے مزید90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

4- آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020(6بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 21-اپریل 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(6بابت2020) کی مدت نفاذ میں 20 -جولائی2020 سے مزید90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

5- آرڈیننس (ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020(7بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 22-اپریل2020سے نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب2020(7بابت2020) کی مدت نفاذ میں 21-جولائی 2020 سے مزید 90دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

6- آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020(8بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 29-اپریل 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020(8بابت2020) کی مدت نفاذ میں 29-جولائی2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

253

(بی) عام بحث

صحت پر بحث

ایک وزیر صحت پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

255

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،12۔جون2020

(یوم الجمع،20۔شوال المکرم1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر3بج کر8منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ
يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ
النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ
الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

سورۃ النّسِاء آیات36تا 39

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا (36) جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو (مال) اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اسے چھپا چھپا کے رکھیں۔ اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (37) اور خرچ بھی کریں تو (اللہ کے لئے نہیں بلکہ) لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان نہ اللہ پر لائیں اور نہ روز آخرت پر (ایسے لوگوں کو ساتھی شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو (کچھ شک نہیں کہ) وہ بُرا ساتھی ہے (38) اور اگر یہ لوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا تھا اس میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان ہوتا اور اللہ ان کو خوب جانتا ہے (39)

ماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

بزم کونین سجانے کے لئے آپ ﷺ آئے
شمع توحید جلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ایک پیغام جو ہر دل میں اجالا کردے
ساری دنیا کو سنانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
قافلے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دکھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر محترمہ ثانیہ کامران حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر اسمبلی محترمہ ثانیہ کامران (ڈبلیو۔316) نے
حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ہے اس کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! آج کے ایجنڈے پر لوکل گورنمنٹ کے وقفہ سوالات کے بعد کچھ گورنمنٹ کے بزنس کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ بزنس میں کچھ Ordinances کی Extension تھی اور اس کے بعد General discussion on Health تھی اب چونکہ ہم COVID-19 کے حوالے سے کوشش کر رہے ہیں کہ اجلاس کا ٹائم کم رکھا جائے تو اس لئے Extension of Ordinances withdraw کر لی ہے۔ اب وقفہ سوالات کے فوراً بعد

That will be the کر لیں گے۔General discussion on Health Government business.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ پہلا سوال نمبر 1373 جناب محمد ارشد ملک کا ہے تو ان کا پیغام آیا ہے کہ میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہوں تو ہم اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1374 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1706 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھلوال اور بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1847: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کے علاقہ جات بھیرہ اور بھلوال میں سٹیڈیم کب بنائے گئے ان پر کتنی لاگت آئی اور اب مذکورہ سٹیڈیم کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دونوں سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ دونوں سٹیڈیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ سٹیڈیم کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت دونوں سٹیڈیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) بھلوال سٹیڈیم کی تعمیر سال 2017 میں شروع کی گئی اس کے لئے مبلغ ایک کروڑ 20لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے تقریباً ایک کروڑ 5لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سٹیڈیم میں کھیلوں کی تمام سہولیات موجود ہیں جن سے نوجوان فیض یاب ہو رہے ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی، بھیرہ کی حدود میں کوئی سٹیڈیم نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ بھلوال سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہے بلکہ نوجوان کھیلوں کی تمام سرگرمیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں رات کے وقت روشنی کے لئے لائٹس بھی نصب ہیں۔

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بھلوال سٹیڈیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) بھلوال سٹیڈیم 27 کنال پانچ مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی بھلوال بقیہ کام اسی مالی سال فنڈز کی دستیابی پر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! جز (الف) میں بھلوال سٹیڈیم کی بڑی importance ہے کیونکہ ایک تو وہ موٹروے کے بالکل ساتھ ہے، ایک یہ MC یعنی میونسپل کمیٹی ہے اور اُس کے اندر یہ پارک ہے۔ 2017 میں پچھلی گورنمنٹ میں اس کے لئے ایک کروڑ 20 روپیہ مختص کیا گیا تو ایک کروڑ 5 لاکھ روپیہ لگ گیا اور بیچ میں جو missing facilities تھیں اس کے لئے میں نے ایک دو دفعہ اسمبلی میں بھی آواز اٹھائی۔

جناب چیئرمین! اب باقی جو 15 لاکھ روپیہ ہے تو میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے بھی یہ request ہے کہ اگر کوئی اور سکیم کے تحت بھلوال کے پارک کو، جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ اس میں ایک MC ہے اور یہ کافی زیادہ ہزاروں جوانوں کو cater کرتی ہے تو میرا پہلا ضمنی سوال

ہے کہ کیا یہ ہمیں وہ 15 لاکھ اور plus کوئی ایسا بجٹ دیں گے کہ بھلوال کے پارک کی بہتری کی جائے؟ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ 04-2003 میں اس کی بھرائی کرکے اس کی چار دیواری بنا کر پہلے ایک گراؤنڈ بنایا گیا تھا تو اس کے بعد اس پر سٹیڈیم بنا اور واقعی جس طرح معزز ممبر کہہ رہے ہیں، میں ان کے لئے اس کی ایک picture بھی لے کر آیا ہوں جو کہ میں نے ادھر سے منگوائی ہے گراؤنڈ پر بڑا کام ہوا ہے اور جو 15 لاکھ روپیہ ہے وہ lapseable نہیں ہے۔ ایک تو وہ 15 لاکھ روپیہ lapse نہیں ہوگا اور میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ بھلوال کی ضرورت ہے اگر اس کو اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے بھی ایک request کروں گا کہ ادھر فٹبال اور باسکٹ بال کے لوگوں کی آپس میں کوئی litigation چل رہی ہے چونکہ معزز ممبر وہاں کے بہت پرانے رہنے والے ہیں یعنی political family سے تعلق رکھتے ہیں تو یہ اس litigation میں تھوڑی سے مداخلت کرکے ختم کروادیں۔ اگر بھلوال کے اس سٹیڈیم کو ان کے محکمے کی طرف سے ADP کے through رکھا جائے تو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پوری کوشش کرکے اس میں کچھ additional funding کرواتے ہیں اور ہماری کوشش ہوگی کہ بھلوال کو کچھ جانا چاہئے ویسے بھی ہماری جماعت کا وژن بھی یہی ہے کہ ہم healthy activities کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تو انشاءاللہ امید ہے کہ ہم اس میں کچھ نہ کچھ کریں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری نے بڑی details میں جواب دیا ہے۔ اب چونکہ میرا سوال جو جز (الف) والا تھا اس میں بھیرہ اور بھلوال شامل تھے تو انہوں نے صرف بھلوال کا جواب دے دیا لیکن انہوں نے بھیرہ کے بارے میں لکھا کہ بھیرہ کی حدود میں کوئی سٹیڈیم نہ ہے۔ اب interestingly چونکہ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مختار احمد برتھ

پچھلی اسمبلی میں منسٹر تھے تو2017میں مجھے انہوں نے ایک نوٹیفکیشن handover کیا ہے اب چونکہ ممبر آف نیشنل اسمبلی ہیں تو اس نوٹیفکیشن کے اوپر سپیشل ڈویلپمنٹ package ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ نوٹیفکیشن پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گا چونکہ ان کے محکمہ نے جو جواب جمع کرایا ہے وہ غلط ہے۔ اب یہاں پر routine کیا بن رہی ہے؟ routine یہ بن رہی ہے کہ local politics کے اندر جو افسران وہاں پر کام کر رہے ہیں ان پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ جو بھی پچھلے سارے منصوبے تھے جیسا کہ ہمارا بھیرہ ریسکیو1122 جیسا کہ ٹی ایچ کیو کی نئی ایمرجنسی بلڈنگ بنی تھی جیسا کہ ہمارا بھیرہ سٹیڈیم، یہ نوٹیفکیشن میرے ہاتھ میں ہے جو وزیراعلیٰ اور ایڈیشنل سیکرٹری جو کہ آپ کی گورنمنٹ میں ابھی سیکرٹری ساجد ظفر ڈال ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ انہوں نے نوٹیفکیشن کیا ہے۔ اب اسی طرح ہی میری تحصیل کے کچھ سکول جو ہیں تو وہ ساری proposal پچھلی گورنمنٹ میں پاس کی گئیں۔ اب اس پر اپنا حق بنانے کے لئے بتایا یہ جارہا ہے کہ ہم نے یہ سارے کام دو سال میں کئے ہیں۔ اب میں یہاں پر criticism کے لئے نہیں بلکہ صرف ایک بات بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جو پراجیکٹس پچھلی گورنمنٹ کے ہیں تو kindly آپ ان کو cater کرکے پچھلی گورنمنٹ کا حصہ رکھیں۔

جناب چیئرمین! آج سوال ہوتا ہے تو وہاں پر نئی چیزیں چڑھ جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ یہ سکولز اپ گریڈ ہوگئے ہیں۔ بھائی یہ سارے proposals سکولوں کے، ریسکیو1122 کے، سٹیڈیم کے جو بھی معاملات ہیں یہ پچھلی گورنمنٹ کے ہیں تو میں آپ کی اجازت سے یہ نوٹیفکیشن پارلیمانی سیکرٹری کے handover کرتا ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو اور اگر وہ بہتر سمجھیں تو اس سوال کو pending کر دیں۔ اس نوٹیفکیشن کی صورت بھیرہ سٹیڈیم کا دوبارہ جواب منگوالیں تو.I will be grateful to the honorable Chair

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ نوٹیفکیشن میرے پاس پہنچ گیا ہے تو ہم خصوصاً بھیرہ کے حوالے سے جُز کو pending کرکے اس کی current situation منگوالیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب انہوں نےparticularlyجو بھیرہ کا پوچھا ہے اور ہمیں جواب تک اطلاع ملی ہے کہ بھیرہ میں کوئی سٹیڈیم نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس نوٹیفکیشن ہے یا ادھر کوئی ongroundیاdocumentationجہاں تک پہنچی ہے تو ہم اس کوpursueکر لیتے ہیں کیونکہ یہ ان کی جائز بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی،.agreed upon

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس سوال کوpendingکر دیں۔ I am very grateful.اگر پارلیمانی سیکرٹری مناسب سمجھیں تو اس کو بھی اگلیADPمیں دیکھ لیں یا جو بھیyouth affairsکی کوئی چیز آرہی ہے، جیسا کہ بھیرہ سٹیڈیم 2017 میں منظور ہوا تھا kindlyاس پر مہربانی فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کوpendingکرتے ہیں۔ اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر2072ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-72 سرگودھا میں واٹر فلٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

***2072: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے متعدد دیہات اور قصبہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ حلقہ کے لئے سال19-2018 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں دو فلٹریشن پلانٹ ہیں جو کہ فنکشنل حالت میں ہیں۔اس کے علاوہ پی پی۔72میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔

(ب) جواب جُز(الف) میں درج ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے پاس کوئی ایسی اطلاعات نہ ہیں۔

(د) میونسپل کمیٹی بھیرہ کے بجٹ19-2018 میں بلدیہ کی حدود کے اندر نیا فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! میونسپل کمیٹی بھیرہ وسائل کی دستیابی پر مزید فلٹریشن لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس کے علاوہ باری آنے پر پنجاب آب پاک اتھارٹی بھی وسائل کے مطابق حلقہ میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کی کوشش کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! انہوں نے جو سوال کے جز(الف) میں جواب دیا ہے تو میں اس کے ساتھ متفق ہوں۔

جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری سے ایک اور request کروں گا کیونکہ ہمارے بھیرہ میں لوکل گورنمنٹ کی ایک ہی سکیم تھی جو ابھی complete ہو رہی ہے۔اس میں main نالہ ہے اور اس میں کچھ difficulties ہوئی ہیں ان difficulties کے بعد ہمیں بھیرہ سٹینڈ کے اوپر دونوں طرف نالہ بنانا پڑا۔

جناب چیئرمین! میری ان سے یہ request ہے اگلی جو ADP آرہی ہے تو بھیرہ میانی اور چک مبارک کو دیکھتے ہوئے kindly اگر اس پر یہ تھوڑا سا work کرلیں اور ہمیں تھوڑا سا زیادہ فنڈز دیں for that certain areas تو I will be very grateful. Thank you Sir.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میری معزز ممبر سے یہ گزارش ہوگی کہ ابھی اے ڈی پی بن رہی ہے ابھی ہم اے ڈی پی سے پہلے تو کچھ نہیں کہہ سکتے تو اگر ہمارے محکمہ میں کوئی ایسی provision آتی ہے تو انشاء اللہ ضرور معزز ممبر کو entertain کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، پہلا سوال ہم نے pending کیا تھا یہ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر میں سیور مین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1373: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں اس وقت کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ب) ٹی ایم اے ساہیوال کے سینٹری سیکشن میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے عارضی ہیں یونین کونسل لیول پر سیور مین کتنے ہیں کیا آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد کافی ہے؟

(ج) میونسپل کمیٹی کمیر میں ملازمین / افسران کی تعداد کتنی ہے کتنی پوسٹیں خالی ہیں ان میں کتنے مستقل اور عارضی ہیں کیا وارڈ وار سیور مین ڈیوٹی دے رہے ہیں کیا ان کی تعداد کافی ہے؟

(د) متعلقہ ادارے اور حکومت سیور مینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی کارپوریشن، ساہیوال میں کل اسامیاں 807 ہیں جن میں سے 494 مستقل، 43 کنٹریکٹ، 176 ڈیلی ویجز اور 270 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ساہیوال مورخہ 31-12-2016 کو ختم ہو گیا تھا اور 02-01-2017 سے میونسپل کارپوریشن معرض وجود میں آیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے سینٹری سیکشن میں اس وقت ریگولر ملازمین کی تعداد 180 اور 18 ملازمین کنٹریکٹ پر جبکہ 191 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں نیز شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سیورمین کی کوئی اسامی نہ ہے سینٹری ورکرز سے ہی بطور سیورمین کام لیا جا رہا ہے۔ 75 سیورمینوں کی ضرورت ہے اور یونین کونسل لیول پر فی یونین کونسل چھ سیورمینوں کی ضرورت ہے اور تین سینٹری ورکر فی یونین کونسل تعینات ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی، کمیر میں افسران و ملازمین کی تعداد 30 ہے جبکہ 16 اسامیاں خالی ہیں جن میں سے صرف ایک آفیسر کنٹریکٹ پر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل	کل تعداد	مستقل	عارضی	خالی اسامیاں	(ورک چارج)
افسران	3	1	1(کنٹریکٹ)	1	11
ملازمین	43	28	-	15	

سینٹری ورکرز روزانہ کی بنیاد پر مختلف وارڈز میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی کمیر کے منظور شدہ SOE میں سیورمین کی پوسٹ موجود نہ ہے اور سینٹری ورکرز کی تعداد بھی ناکافی ہے۔

(د) جی ہاں! مستقبل میں ادارہ سیورمینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں راستے میں تھا آپ نے مہربانی کی میں آپ کے توسط سے جز (الف) میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پوچھا یہ گیا تھا کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں اس وقت کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ٹی ایم اے ساہیوال سینٹری ورکر سیکشن میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے عارضی ہیں؟

جناب چیئرمین! اب اس میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کتنے ڈیلی ویجز ملازمین تھے جن کو already یہ مستقل کر چکے ہیں، یہ وہ بتادیں اور جو بقایا ان کے ساتھ ڈیلی ویجز تھے اُن کا کیا قصور ہے، اُن کو کیوں مستقل نہیں کیا گیا اور یہ تعداد کتنی ہے یہ بھی بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس سوال کا جواب دوبارہ نکال رہا ہوں پہلے شاید یہ سوال dispose of ہو گیا تھا تو معزز ممبر سوال دوبارہ دہرا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں آپ سوال کو دہرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری میرے لئے قابل احترام ہیں میرے بڑے بھائی ہیں میں ان سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں سوال کے جز (الف اور ب) میں ملازمین کے بارے میں پوچھا گیا ہے اُس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ڈیلی ویجز ملازمین ہیں میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں وہ کتنے تھے اور اُن میں سے کتنے مستقل ہو چکے ہیں اور جو بقایا ڈیلی ویجز ہیں کیوں مستقل نہیں ہو رہے اُس میں کیا قدغن ہے کیا وجہ ہے یہ بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ ہم نے ساتھ ساری تفصیل دی ہوئی ہے اگر جناب محمد ارشد ملک کہتے ہیں میں ان کی خدمت میں یہ پیش کر دیتا ہوں یہ ڈیلی ویجز کے جتنے ملازم ہم نے مستقل کئے ہیں اور اُس کے بعد جو کلین گرین پاکستان کی ایک مہم چلی ہے 150 ملازم ہم نے اُس میں بھی رکھے ہوئے ہیں جو ایک مہینے کے لئے

ہوتا ہے اگر معزز ممبر مجھے کہیں گے تو میں اس کی تفصیل ان کو دے دیتا ہوں اور جو انہوں نے فرمایا کہ جو ملازم اس وقت مستقل نہیں ہوئے تو اُس کی وجوہات کیا ہیں تو اس کی proposal بن رہی ہیں تین چار ماہ سے COVID-19 کی وجہ سے یہ ایسا ہوا اور جو ملازمین کنٹریکٹ پر ہوتے ہیں اُن کو ہم مستقل کرتے ہیں لیکن ان کے لئے جو پچھلے دو تین ماہ گزرے ہیں ان میں کوئی ایسا کام نہیں ہو سکا تو ڈیلی ویجز والوں کا تو ابھی کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے وہ کلین گرین پاکستان کے through ہم جو بندے لگاتے ہیں جو وقتی طور پر ہوتے ہیں وہ ہم اُن کو entertain کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرے بھائی کے پاس پورا صوبہ پنجاب ہے اور سارے اضلاع میں ان کے پاس کارپوریشنز اور میونسپل کمیٹیز ہیں میں نے specific جو یہ سوال کیا ہے یہ ساہیوال میونسپل کارپوریشن کا ہے اور آپ کو اس کا حوالہ بھی دے دیتا ہوں تاکہ میرے بھائی کو آسانی ہو جائے۔ اس میں کوئی کنٹریکٹ ملازمین تھے، اس میں ڈیلی ویجز ملازمین تھے تو ڈیلی ویجز ملازمین جن کو ایک ہی وقت میں رکھا گیا تھا اور اُن پر ایک شرط لگی تھی پچھلے دنوں گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا کہ جن کا چار سالہ ڈیلی ویجز کا tenure ہے ایک specific time تھا کہ اُن سب کو مستقل کر دیا جائے، کوئی ایک direction گئی کچھ specific لوگوں کو، تھوڑے سے ملازمین کو انہوں نے مستقل کر دیا اور جو باقی ڈیلی ویجز ملازمین جو اُن کے ساتھ ہی بھرتی ہوئے تھے اُن کو مستقل نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تضاد کیوں ہے یہ دو طرح کے آرڈر کیوں ہوئے ہیں یہ بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک میرے بھائی ہیں ہم colleague بھی رہے چکے ہیں اور ماشاء اللہ بڑا ٹیکنیکل سوال کرتے ہیں۔ دیکھیں جو ڈیلی ویجز ہوتے ہیں وہ مستقل نہیں ہوتے ہیں، کنٹریکٹ کے مستقل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارے پاس کل اسامیاں میونسپل ساہیوال میں 807 ہیں جو ساتھ لف ہیں جس میں 494 مستقل ہیں اور 43 کنٹریکٹ پر ہیں۔ 176 ڈیلی ویجز ہیں اور 270 خالی اسامیاں ہیں اگر ڈیلی ویجز میں کوئی ایسا کام ہوا ہے تو جناب محمد ارشد ملک مجھے specifically بتا دیں تو ضرور اس کو دیکھ لیتے ہیں ہم کیوں کسی کی حق تلفی کریں گے لیکن ہوا یہ ہے جو میری اپنی municipalities میں بھی اُدھر ہوا ہے کہ جو کنٹریکٹ کے ملازمین تھے جب سے یہ ہمارا نیا سسٹم آیا ہے اس میں کیونکہ یونین کونسلز ختم ہوئی ہیں اور وہ پھر field office بن گئے اور revenue village council بن گئی، neighborhood councils بن گئیں تو وہ ملازمین اُدھر تقسیم ہوئے ہیں اُس میں اگر کوئی ان کا معاملہ ہے، کوئی ایسا نوٹیفکیشن ان کے پاس ہے کہ ڈیلی ویجز ملازم کسی جگہ پر مستقل ہوئے ہیں اُن کو مستقل کیا گیا ہے وہ ہمیں لا کر دیں وہ تو ویسے بھی اگر ہم نہ بھی کرنا چاہیں تو پنجاب میں کسی ایک جگہ پر بھی ہوا ہو گا تو وہ president بن جائے گا اور یہ کورٹ کے through بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں میرا نہیں خیال کہ یہ ڈیلی ویجز ملازمین کے لئے ہو معزز ممبر میرے بھائی ہیں اگر اس حوالے سے یہ کچھ مجھے دے دیتے ہیں تو میں اس پر سیکرٹری صاحب سے بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر کوئی president ہے تو ہم کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جس طرح پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا کہ ڈیلی ویجز کو مستقل نہیں کرتے وہ کنٹریکٹ پر ہوں گے۔ میں اس بحث پر نہیں جانا چاہتا ہوں کہ کنٹریکٹ پر ہیں یا ڈیلی ویجز پر ہیں۔ ہوا یہ ہے کہ ساہیوال میونسپل کارپوریشن میں specific کچھ لوگ تھے جو اکٹھے بھرتی ہوئے اور اُن میں سے کچھ لوگ ایک مخصوص تعداد میں ہیں ان کو مستقل کر دیا گیا اور جو بقایا ہیں اُن کے ساتھ discrimination ہوئی ہے۔ جیسے میرے بھائی نے وہ assurance دلائی ہے تو میں ان کے ساتھ agree کرتا ہوں اللہ کرے کہ جو میونسپل کارپوریشن کے ملازمین ہیں اُن سب کے ساتھ یکساں سلوک کر دیں مجھے بڑی خوشی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پہلے اسی سوال کا جواب پارلیمانی سیکرٹری سے لے لیں جو چل رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا تھا میرے بھائی ہیں میں نے assurance تو انہیں نہیں کہا لیکن میں اپنی کوشش کروں گا کہ discrimination نہیں ہوگی اگر کوئی solid ground نہ ہو اس قسم کا کیونکہ ہر میونسپل کارپوریشن میں مختلف حالات vary کر رہے ہیں تو میں انشاءاللہ تعالیٰ پوری کوشش کروں گا ان کے ساتھ سیکرٹری صاحب کی میٹنگ بھی کروادوں گا اور بیٹھ کر اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری کاش اُس گل تے ہی قائم رہ جاندے تے کیہڑی گل سی۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی میرا اسی سوال کے حوالے سے ضمنی سوال ہے جز (ب) میں ہے کہ جو میونسپل کمیٹی کمیر ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ آفسران کی تعداد تین ہے اُس میں سے ایک مستقل ہے ، ایک عارضی ہے اور ایک اسامی خالی ہے تو میں اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کنٹریکٹ ملازم ہیں جو وہاں میونسپل کمیٹی کمیر تھی جو بد قسمتی سے نئے پاکستان میں ٹاؤن کمیٹی بن گئی ہے

جناب چیئرمین! اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کنٹریکٹ ملازم ہے اس کا کنٹریکٹ کتنا ہے اور کب سے ہے اور یہ میرے علم کے مطابق تو شاید ان کے کنٹریکٹ پر کافی سارے اعتراضات تھے تو ان کے کنٹریکٹ کو extend نہیں کیا جارہا تھا تو یہ کب سے وہاں پر تعینات ہیں اور اس کی جگہ ہمیں میونسپل کمیٹی میں مستقل ملازم کیوں نہیں مل رہا اور ایک جو خالی اسامی ہے اس کو کب تک یہ fill کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! یہ اگلا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ اُسی سوال میں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! آپ نے وہ سوال disposed of کر دیا تھا۔

جناب چیئرمین: وہ سوال تو ختم ہو گیا تھا آپ نے اگلا سوال بول دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں تو اگلا سوال دیکھ رہا تھا پھر میں دوبارہ اُسی سوال پر آیا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے آپ سے اجازت لی تھی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! ہم تو unanimously اگلے سوال پر آ گئے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ کا حکم ہے تو اگلے سوال پر آجاتے ہیں آپ اتنی مہربانی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگلے سوال پر آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1374 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ٹی ایم اے اور میونسپل کارپوریشن ڈسپوزل سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*1374: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے اور میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کل کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں ان پر کتنی موٹریں نصب ہیں ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی-198 ساہیوال میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں کتنی موٹریں ناکارہ اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ج) ان اداروں کے پاس کتنے جنریٹر اور پیٹر انجن ہیں ان میں روزانہ کی بنیاد پر کتنا ڈیزل / پٹرول استعمال ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈسپوزل سٹیشن آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں اور موٹرز، جنریٹرز مع پیٹر انجن بھی ناکافی ہیں۔

(ہ) کیا حکومت آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) ٹی ایم اے، ساہیوال مورخہ 31.12.2016 کو ختم ہو گیا تھا جبکہ 02.01.2017 سے میونسپل کارپوریشن، ساہیوال وجود میں آیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں دس ڈسپوزل سٹیشن ہیں جن پر اکیس موٹریں نصب ہیں اور تمام چالو حالت میں ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-198 ساہیوال کی میونسپل کمیٹی کمیر کی حدود کے اندر ایک ڈسپوزل سٹیشن واقع نزد سبزی منڈی عارف والا روڈ اڈا کمیر ہے جس پر دو HP50 کی موٹریں نصب ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

(ج) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے پاس چار جنریٹرز نصب ہیں۔ ماہ اگست اور اکتوبر 2019 میں ڈسپوزل جنریٹرز بالترتیب مبلغ 7لاکھ 50ہزار 601روپے اور 8لاکھ 29ہزار 942روپے خرچ ہوئے۔ جن کی اوسط 12, 16, 24 لیٹر فی گھنٹہ ہے۔

جنریٹرز لوڈشیڈنگ کے اوقات ہی میں استعمال ہوتے ہیں اور ضرورت کے مطابق ڈیزل مہیا کیا جاتا ہے اور سب چالو حالت میں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کے پاس 20 پیٹر انجن ہیں جو سیور لائن خراب ہونے کی صورت میں استعمال کئے جاتے ہیں جن کے لئے ضرورت کے مطابق پٹرول / انجن مہیا کیا جاتا ہے جن کا بل ڈیزل ماہ اگست اور اکتوبر 2019 بالترتیب 4لاکھ 32ہزار 937روپے اور 4لاکھ 4ہزار 354روپے خرچہ

آیا جن کی اوسطاً تین لیٹر فی گھنٹہ ہے اور میونسپل کمیٹی کمیر میں تین پیٹر انجن چالو حالت میں ہیں جن پر تقریباً پانچ لیٹر ڈیزل / پٹرول صرف ہوتا ہے۔

(د) جی ہاں! آبادی کے لحاظ سے میونسپل کارپوریشن، ساہیوال اور میونسپل کمیٹی، کمیر میں ڈسپوزل سٹیشن ناکافی ہیں جبکہ جنریٹرز / پیٹر انجن بھی آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔

(ہ) سیور لائن اور ڈسپوزلز پرانے ہو چکے ہیں اور میونسپل کارپوریشن، ساہیوال میں پنجاب انٹر میڈیٹ سٹیز امپروومنٹ انوسٹمنٹ پروگرام کے تحت نئی سیور لائنیں اور نئے ڈسپوزلز بنانے کے لئے ماسٹر پلان تیار ہو چکا ہے اور اس پر کارروائی ہو رہی ہے جبکہ میونسپل کمیٹی کمیر میں بھی وسائل کی دستیابی پر ضرورت کے مطابق جنریٹرز اور پیٹر انجن کی تعداد بڑھائی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور ٹاؤن کمیٹی کمیر میں ڈسپوزل سٹیشن، موٹرز، جنریٹرز مع پیٹر انجن کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ اس کا جواب پڑھ لیں کہ اس جواب کے جز (د) میں لکھا گیا ہے جی ہاں، آبادی کے لحاظ سے میونسپل کارپوریشن، ساہیوال اور میونسپل کمیٹی، کمیر میں ڈسپوزل سٹیشن ناکافی ہیں جبکہ جنریٹرز / پیٹر انجن بھی آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں تو جب یہ ناکافی ہیں تو میں نے پوچھا تھا کہ اس کمی کو پورا کرنے کے حوالے سے آپ کا کیا پروگرام ہے تو اس بارے میں ہمیں کوئی specific جواب نہیں دیا گیا تو یہ مجھے اس بارے میں بتا دیں کہ ان کا کیا ارادہ ہے آبادی کے لحاظ سے یہ کب تک اس کمی کو پورا کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں جناب محمد ارشد ملک سے request کروں گا کہ کیا یہ particularly ساہیوال کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! ساہیوال کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر ہمارا Punjab Intermediate Citizen Improvement Investment Programme شروع ہو چکا ہے اور وہ پروگرام تقریباً 4-ارب 52 کروڑ روپے کا ہے۔ ساہیوال میں ان کے لئے grand sewerage system آرہا ہے اور وہ پروگرام administrative approval کے لئے بھی جا چکا ہے اور انشاءاللہ مجھے پوری امید ہے کہ اس پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا اور کچھ شروع ہو بھی چکا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک کے علم میں ہو گا کہ ساہیوال میں لوڈرز اور ٹرک وغیرہ کام کر رہے ہیں تو اس حوالے سے ان کو ایک comprehensive sewerage system ملنے والا ہے جس میں تمام ڈسپوزیبل سنٹر ہوں گے اور اس میں فلٹریشن پلانٹ بھی شامل ہو گا اگر اس حوالے سے تفصیل جناب محمد ارشد ملک کو چاہیئے تو ہم ان کو فراہم کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا یہ جو کمیر کا پوچھ رہے ہیں تو اس میں آبادی کے لحاظ سے پیٹر انجن اور جنریٹر وغیرہ ناکافی ہیں میں جناب محمد ارشد ملک کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں، لوکل گورنمنٹ کے ذریعے سے ADP آرہی ہے تو اس کمی کو پورا کرنے کی ہم پوری کوشش کریں گے۔ فلٹریشن پلانٹس کے لئے ہماری آب پاک اتھارٹی مارچ 2020 میں قائم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! تیسری بات یہ ہے کہ 2½-ارب روپے اسی مالی سال میں انشاءاللہ تعالیٰ ملیں گے تو جن شہروں کی priority ہو گی ان شہروں میں کام ہو گا کیوں نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا انشاءاللہ کام ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سوال جو اسمبلی فورم پر دیا جاتا ہے اس کے لئے بڑی محنت اور تردد کرنا پڑتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری خود اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ ٹاؤن کمیٹی کمیر میں ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ آپ ان کی کسمپرسی کی حالت دیکھ لیں کہ کمیر شریف میں ایک لاکھ سے زائد آبادی ہے تو وہاں پر کوئی jetter machine ہے، کوئی sucker machine ہے اور نہ ہی وہاں کوئی ایسی سہولت ہے کہ اس سے پبلک استفادہ کر سکے۔ اس وقت گلیاں اور بازار لبالب گندے پانی سے بھرے پڑے ہیں اور وہاں کے باسی سیوریج ملا پانی پینے پر مجبور ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی جو وہاں پر فلٹریشن پلانٹس کی بات کر رہے ہیں تو انہوں نے جو اس حوالے سے جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے کہ وہاں پر آج بھی فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں آپ میرے ساتھ موقع پر وزٹ کر سکتے ہیں۔Punjab Intermediate Citizen Improvement Investment Programmeکے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے تو یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے اللہ کرے کہ اس پر عمل ہو جائے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ میونسپل کمیٹی ساہیوال اور ٹاؤن کمیٹی کمیر کو اس مالی سال میں شامل کر لیں گے؟ براہ مہربانی کسی کام کے لئے تو یہ specific date دے دیں اور ساہیوال اور کمیر کی عوام کے لئے کوئی ریلیف دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اصل میں بات یہ ہے کہ اس میں ساہیوال بھی شامل ہے۔ میں نے جس طرح عرض کی ہے کہ 4½۔ارب روپے ساہیوال کے لئے ہیں اور اس حوالے سے administrative approval ہو چکی ہے۔ کمیر میں اگر ان کے کہیں فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں تو اس حوالے سے دو تین مسائل آرہے ہیں اب وہاں پر مختلف فلٹریشن پلانٹس لگے ہیں ایک تو Public Health Engineering Department executing agency اور کہیں پر لوکل گورنمنٹ کی executing agency ہے جہاں پر لوکل گورنمنٹ کی executing agency ہے تو وہاں پر اگر کوئی پلانٹ خراب ہے تو ہم اس کو entertain کروا دیں گے کیونکہ میں پبلک ہیلتھ کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی ہر بات پر مجھ سے assurance مانگتے ہیں میں assurance تو نہیں دے سکتا لیکن میں اپنے بھائی سے یہ وعدہ کرتا ہوں یہ ہمارے معزز ممبر ہیں تو میں پوری دیانتداری سے ان کے مسائل حل کرنے کی اپنی پوری کوشش کروں گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے مسائل حل ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! Insurance نہیں بلکہ یہ assurance ہی کروا دیں کیونکہ insurance تو ہمارے رب نے کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری نے assurance دی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! جس طرح سے بلدیاتی اداروں کے ساتھ قتل عام کیا گیا ہے اور آج سب جگہ پر یہی حال ہے جو کہ ابھی میرے بھائی نے بتایا ہے تو انہوں نے جو ظلم کیا میرے اوپر نہیں بلکہ جو بلدیاتی اداروں کا قتل انہوں نے کیا ہے اس کی معافی ان کو یہ قوم نہیں دے گی اور ان کو چاہئے تھا کہ اس حوالے سے اس کا کچھ اہتمام کرتے کیونکہ ہر جگہ ہر میونسپل کمیٹی اور تحصیل کونسل میں اسی طرح کا حال ہے کہ لوگ رو رہے ہیں ان کو پینے کے لئے پانی نہیں ملتا اگر مل بھی جائے تو وہ گندہ ملتا ہے، بند گٹر اور نالیوں کو کھولنے کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ اس پر ضرور توجہ دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! جی، انشاء اللہ اس پر توجہ دیں گے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسے میرے معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے بڑی اچھی بات کی ہے اگر آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں اور ہم کو ان پر اعتماد ہے، آپ اور پارلیمانی سیکرٹری میرے حلقے میں تشریف لائیں اور آکر دیکھیں کہ وہاں پر کتنی بُری حالت ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس حوالے سے ایک lighter سا جواب دیا ہے کہ یہ ٹھیک ہے وہاں پر اب کس نے اس حال کو ٹھیک کرنا ہے گورنمنٹ تو ان کے پاس ہے تو آپ مہربانی کریں میں آپ کا اور ہاؤس کا بہت زیادہ وقت نہیں لیتا لہٰذا آپ مہربانی فرماتے ہوئے کم از کم ایک direction pass کریں کیونکہ جب ڈیپارٹمنٹ نے خود اس چیز کو admit کر لیا ہے کہ وہاں پر آبادی کے لحاظ سے سہولیات کا فقدان ہے تو کمیر والا کے لوگوں کا کیا قصور ہے، کیا وہ انسان نہیں ہیں، کیا وہ taxpayer نہیں ہیں ان کے ساتھ کیوں اس طرح کا ناروا سلوک کیا جا رہا ہے؟ لہٰذا میں اس چیز کی on the floor of the House مذمت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری اور ڈیپارٹمنٹ میرے ساتھ وہاں پر تشریف لے کر جائے تو ہم آپ کو بھی چیئرمین صاحب دعوت دیتے ہیں کہ یہ discrimination اس لیول پر تو کم از کم نہیں ہونی چاہئے تو مہربانی کریں اس کے لئے ہمیں کوئی specific date لے کر دیں اور وزٹ کروائیں تو میں آپ کو بتاؤں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس سوال کے جواب میں کتنا جھوٹ بولا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اللہ تعالیٰ کورونا کی وبا سے نجات دلائے تو پھر آپ کی دعوت پر انشاءاللہ سب چلیں گے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری سے جواب تو لے لیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کو assurance تو دے دی ہے۔ اگلا سوال نمبر 2192 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پھر جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1408 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-198 ساہیوال میں صاف پانی کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***1408: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-198 ضلع ساہیوال کے چکوک 114/9-L, 96/9-L, 111/9-L78-79-80/5-L, 135/9-L, 134/9-L چھبیل، اڈا بودیاں والا اڈا شریں موڑ، بھولے دی جھوک 98/9-L لکانوالہ اور میونسپل کمیٹی کمیر کے گیارہ وارڈز اور ملحقہ دیگر چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی کمیر میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کب سے ہیں ان پر کتنی لاگت آئی ان میں سے کتنے چالو کتنے خراب کب سے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے خراب پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک اس حلقہ کے عوام کو صاف پانی جیسی بنیادی سہولت فراہم کر دے گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی کمیر میں تین فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جو کہ مکمل طور پر چالو ہیں۔ میونسپل کمیٹی کمیر کی جانب سے دوR,Oواٹر فلٹریشن پلانٹ بذریعہ ٹینڈر لگائے گئے جن کی لاگت بمطابقTS. Estimate Rate 26لاکھ روپے فی پلانٹ رکھی گئی ہے ان میں سے فلٹریشن پلانٹ وارڈ نمبر 7چوک کلاں کمیر پر 21,80,705/-روپے اور فلٹریشن پلانٹ چک نمبر 120L9/پر 21,53,968/-روپے لاگت آئی۔

(ج) محکمہ ہذا کے پاس کوئی ایسی اطلاع نہ ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی کمیر پہلے سے ہی حلقہ کے عوام کو صاف پانی فراہم کر رہی ہے۔ میونسپل کمیٹی کمیر مستقبل میں مزید فلٹریشن پلانٹ بھی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ حکومت پنجاب کی قائم کردہ آبِ صاف پانی اتھارٹی سے باری آنے پر مذکورہ دیہات کو بھی صاف پانی کی سہولت مہیا کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اپنے سوال کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال کے چکوک114/9-L,96/9-L,111/9-L78-79-80/5-L,135/9-L,134/9-L چھبیل، اڈا بودیاں والا اڈا شریں موڑ، بھولے دی جھوک98/9-L لکانوالہ اور میونسپل کمیٹی کمیر کے گیارہ وارڈز اور ملحقہ دیگر چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی سہولت موجود نہ ہے؟ اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے۔ جب محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ درست ہے تو پھر مہربانی فرمائیں

اور ان چکوک کو واٹر فلٹریشن پلانٹس کی سہولت میسر کر دیں۔ہم صاف پانی سے محروم ہیں۔ میرے حلقہ پی پی-198 کی عوام کڑوا اور سیوریج لائنوں کا mixپانی پینے پر مجبور ہے۔ہمارے ساتھ کوئی بھلائی کر دیں۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری سے کہہ دیں کہ اس بارے میں کچھ assure کر دیں یعنی میرے حلقے کی عوام کو صاف پانی مہیا کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! حکومت کی پالیسی کے مطابق ہی کام ہو گا۔اب آب صاف پانی اتھارٹی بن چکی ہے اور اس کے لئے پیسے بھی رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں ایک عرض کر دوں کہ بنیادی طور پر اس کی priority rural based areas ہی ہو گی۔میرا خیال ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ کوئی discrimination نہیں ہو گی۔اس بابت need based کام ہو گا۔

جناب چیئرمین!مجھے امید ہے کہ جناب محمد ارشد ملک بجٹ پر بحث کے دوران بھی اس حوالے سے بھی اپنی تجویز دیں گے۔مجھے امید ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ذریعے یہ سارا کام ہو گا اور انشاءاللہ تعالیٰ جناب محمد ارشد ملک کے حلقے کا یہ کام بھی ہو گا کیونکہ پانی ایک بنیادی ضرورت ہے لہٰذا اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

جناب چیئرمین!میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ میں صاف پانی کی فراہمی میں ان کی مدد نہیں کروں گا؟ مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا وہ میں ضرور کروں گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک!انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا کام ضرور ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!میں اپنے بھائی کی اصلاح کر دوں اور ان کو بتا دوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک!یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!ابھی تو یہ میرا پہلا ضمنی سوال ہے۔پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ مقامی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی اس بات کا فیصلہ کرے گی۔پچھلے دو سال سے ہمیں تو اس کمیٹی میں کبھی نہیں بُلوایا گیا۔انہیں شاید علم ہی نہیں کہ ہم بھی اپنے اپنے علاقوں کے منتخب

ممبر ز ہیں۔ مقامی انتظامیہ تو ہمیں کسی مشاورت میں شامل نہیں کرتی۔ ہمارے پاس صرف یہی ایک ایوان کا فورم ہے کہ جہاں پر ہم اپنی گزارشات پیش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری سے پھر درخواست کروں گا کہ وہ in the larger interest of the public مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئر مین! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے خراب پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ ہذا کے پاس کوئی ایسی اطلاعات نہ ہیں۔

جناب چیئر مین! محکمہ نے یہ غلط جواب دیا ہے۔ علاقے میں لوگ ہیپاٹائٹس سے مر رہے ہیں جبکہ حکومت کے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! محکمہ نے جواب کے جز(د) میں بتایا ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر مستقبل میں مزید فلٹریشن پلانٹ بھی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ وہاں پر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آب صاف پانی اتھارٹی بھی بن چکی ہے تو پھر پارلیمانی سیکرٹری ہمیں یقین دہانی کیوں نہیں کرواتے؟ یہ ہمیں کوئی date دے دیں کہ فلاں تاریخ تک یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگ جائیں گے۔ لوکل انتظامیہ تو ہمیں بالکل نظر انداز کر رہی ہے۔ ہمارا تو وہاں کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ ہمارے پاس یہی ایوان کا فورم ہے کہ جہاں پر ہم نے اپنی عوام کے لئے بات کرنی ہے۔ میرے حلقہ کی عوام صاف پانی کے لئے بلک رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میرے بھائی جناب محمد ارشد ملک نے تو پوری تقریر کر دی ہے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایجنڈے پر بہت زیادہ سوالات ہیں جبکہ جناب محمد ارشد ملک نے اپنے دو سوالوں پر تقریباً 45 منٹ ضائع کر دیئے ہیں۔ اس طرح باقی سوالات رہ جائیں گے۔ باقی معزز ممبران کے بھی سوالات ہیں لہٰذا میری درخواست ہے کہ ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ آپ نے تو جناب محمد ارشد ملک کو تقریر کرنے کی اجازت دے دی ہے اور جناب محمد ارشد ملک کی موج ہو گئی ہے۔ وہ جب اپنی بات شروع کرتے ہیں تو پھر اس کو بہت لمبا کر لیتے ہیں اور بات کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ یہ دوسرے معزز ممبران کے ساتھ زیادتی ہے

کیونکہ ان کے سوالات کے لئے وقت نہیں بچے گا اور آپ نے ایک گھنٹے کے بعد کہہ دینا ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ اب ہم اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ بھی تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے ان کو یقین دہانی کروادی ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1721 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تجاوزات کے خلاف سپیشل سکواڈ کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

***1721: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ایک سپیشل سکواڈ تشکیل دیا گیا تھا جس کی مؤثر کارروائی سے لاہور بھر کی تمام شاہرات سے تجاوزات کا خاتمہ ہو گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب دوبارہ لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے مستقل بنیاد پر یہ سپیشل سکواڈ تشکیل دینے اور اس کی ہیلپ لائن جاری کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ایک سپیشل سکواڈ تشکیل دیا گیا تھا جو کہ آج بھی مؤثر کارروائی کرتے ہوئے لاہور بھر کی تمام شاہرات سے تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کو مسائل درپیش ہیں مگر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور سپیشل سکواڈ ٹاؤن ہال اور اپنے 9زونز کے انٹی انکروچمنٹ سکواڈز کی مدد سے روزانہ کی بنیاد پر مسائل کے خاتمہ کے لئے دن رات کوشاں ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر نگرانی سپیشل سکواڈ ٹاؤن ہال مستقل بنیاد پر کام کر رہا ہے جو کہ مختلف ذرائع (تحریری، ٹیلیفونک، PMDU آن لائن پورٹل، چیف منسٹر شکایت سیل اور کھلی کچہری ڈپٹی کمشنر لاہور) کے ذریعے موصول ہونے والی عوامی شکایات کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ جواب کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور سپیشل سکواڈ ٹاؤن ہال اور اپنے 9زونز کے انٹی انکروچمنٹ سکواڈز کی مدد سے روزانہ کی بنیاد پر مسائل کے خاتمہ کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ اگر آپ میرے ساتھ مال روڈ پینوراما سنٹر کے پاس جائیں تو وہاں فٹ پاتھ پر چلنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح لاہور ہوٹل یا برانڈرتھ روڈ کی طرف جائیں تو وہاں پر بھی ایسی ہی صورتحال آپ کو نظر آئے گی۔ لگتا ہے کہ یہ سپیشل سکواڈ تصویریں ضرور کھینچتی ہوگی لیکن ان تجاوزات کو ختم نہیں کرتی کیونکہ یہ تجاوزات اسی طرح قائم ہیں۔ مجھے محکمہ یہ بتادے کہ یکم جون 2020 سے لے کر آج تک انہوں نے کتنی تجاوزات ختم کی گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یہ بتاؤں گا کہ تجاوزات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک moveable اور دوسری immoveable تجاوزات ہوتی ہیں۔ جب ہمارا سپیشل سکواڈ جاتا ہے تو وہ moveable تجاوزات کرنے والوں کو اُٹھاتا ہے۔ ایک دفعہ وہ اُٹھ جاتے ہیں لیکن پھر دوبارہ وہیں پر آ قابض ہو جاتے

ہیں۔ یکم جون سے لے کر آج تک لاک ڈاؤن اور COVID-19 کی وجہ سے ہم زیادہ کام نہیں کر سکے۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ حنا پرویز بٹ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لاہور کی آبادی تقریباً ایک کروڑ 20 لاکھ ہے۔ اتنی زیادہ آبادی کے شہر میں ہم تجاوزات کرنے والوں کو روزانہ کی بنیاد پر نہیں اُٹھا سکتے۔ ہم ہفتہ وار ان تجاوزات کو ختم کرتے ہیں۔ تھڑوں یا فٹ پاتھوں پر کاروبار کرنے والوں کو ہم weekly basis پر اُٹھاتے ہیں۔ ہم عارضی تجاوزات کرنے والوں کو weekly basis پر اُٹھاتے ہیں لیکن بعد میں وہ پھر وہیں پر آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! محترمہ اگر ہمیں کوئی specific جگہ بتا دیں تو ہم وہاں پر کل ہی کارروائی کرتے ہوئے تجاوزات ختم کروادیں گے۔ لاہور کے 9 زون ہیں۔ سپیشل سکواڈ کا انچارج گریڈ سترہ کا افسر ہوتا ہے۔ محترمہ اگر کوئی specific جگہ بتا دیں تو ہم وہاں پر تجاوزات ختم کروادیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کوئی specific جگہ pin point کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں نے پہلے ہی specific جگہ pin point کر دی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ آپ مال روڈ پینوراما سنٹر کے پاس چلے جائیں۔

جناب چیئرمین! میرے معزز پارلیمانی سیکرٹری سپیشل سکواڈ کی بات کر رہے ہیں۔ میرا ان سے اگلا سوال یہ ہے کہ جو سپیشل سکواڈ بنی ہے کیا یہ قانونی طور پر تشکیل دی گئی ہے؟ کورونا تو اب آیا ہے یہ مجھے last six month کی کارکردگی بتا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ ان کے خلاف کب کارروائی کی گئی ہے اور اب تک کتنی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ! fresh question دے دیں میں ان کو پوری تفصیل مہیا کر دوں گا۔ ہم نے 31- مئی سے یکم جولائی تک 63 لاکھ روپے کے جرمانے کئے ہیں۔ میٹروپولیٹن ریگولیشن افسر گریڈ 17 کا ہوتا ہے تو special squad پر جو care taker ہوتا ہے وہ by laws کے مطابق ہی ہوتا ہے وہ کوئی غیر قانونی نہیں ہوتا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! جز (ب) ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اب لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے تو اس کا جواب آیا ہے کہ جی ہاں۔ یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کو مسائل درپیش ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ ایک اچھی بات ہے کہ محکمہ نے یہ مانا ہے کہ لاہور میں تجاوزات بڑھ گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور میں zones 9 ہیں تو ہر zone میں anti-encroachment squads موجود تھے ان کی کارکردگی اچھی نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ special squad بنایا گیا تاکہ اس پر رزلٹ آئے۔

جناب چیئرمین! میری اطلاع کے مطابق special squad کے structure کو پچھلے دو سال میں کچھ change کیا گیا ہے اور anti-encroachment squad and special squad کی coordination میں بھی کچھ ایسے SOP's شامل کئے گئے ہیں جن کی coordination بھی effect ہوئی ہے اس کے بارے میں بتایا جائے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر اس سلسلے میں fresh question دے دیں تو میں ان کو پوری awareness دے دوں گا کیونکہ یہ نیا سوال ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ دن بدن آبادی بڑھنے کی وجہ سے anti encroachment squad کے ساتھ ساتھ special squad بنایا گیا ہے تو ہم اپنے طور پر بھی پتا کر کے معزز ممبر کو آگاہ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ کی دوسری رائے ٹھیک ہے۔ آپ معزز ممبر کو معلومات لے کر دے دیجئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس میں میری کوئی ضد نہیں ہے اگر ان کے پاس اس وقت جواب موجود نہیں ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ fresh question بنتا ہے تو مجھے اس کی انفارمیشن دے دیں گے تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین! میں جز (ب) پر ہی concentrate اس لئے کر رہا ہوں کہ بیوروکریسی کی روایت بن گئی ہے آپ پورے جواب میں دیکھیں کہ دو لفظ "ہمہ وقت کوشاں" اور "دن رات کوشاں" استعمال کرنے کے بعد یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ پچھلے عرصے میں لاہور میں تجاوزات میں اضافہ ہوا۔ اگر لاہور میں تجاوزات میں اضافہ ہوا ہے تو "ہمہ وقت کوشاں" اور "دن رات کوشاں" رہتے ہیں تو یہ کس قسم کے "کوشاں" رہتے ہیں کہ پھر بھی لاہور میں تجاوزات بڑھ رہی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں نے 10-جون کو میٹنگ بلائی تھی اور میں جو data آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں یہ data میں نے خود collect کیا ہے۔ لاہور کی آبادی بڑھنے سے تجاوزات کا جو معاملہ ہے میں بھی لاہور میں پلا بڑھا ہوں تو دوسرے شہروں کے مقابلے میں لاہور کے مسائل بہت زیادہ ہیں تو کوئی کتنا بھی ہمہ وقت کوشاں رہے تو آبادی بڑھنے سے مسائل تو بڑھنے ہی ہوتے ہیں اور اُن مسائل کو روزانہ کی بنیاد پر دیکھا بھی جاتا ہے تو میں ممبر موصوف سے گزارش کروں گا کہ انہیں جو انفارمیشن چاہئے ہم انہی دے دیتے ہیں اور اگر معزز ممبر کسی خاص علاقے کو point out کرنا چاہیں تو ہم within 2/3 days اُدھر آپریشن بھی کر دیں گے۔ باقی مجھے معزز ممبر کی بات سے اتفاق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1979 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شہر لاہور کے مختلف علاقہ جات کے اطراف قبضہ گروپ اور فروٹ فروشوں کا ٹریفک کی روانی کو متاثر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1979: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالامار چوک گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور کے دونوں اطراف میں قبضہ مافیا اور فروٹ فروش مافیا موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبضہ مافیا سکول طلباء، راہ گیروں اور ٹریفک کی روانی میں مشکلات کا باعث ہیں؟

(ج) محکمہ نے اس کے سدباب کے لئے کوئی مستقل حکمت عملی تیار کی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شالامار چوک گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کے دونوں اطراف قبضہ مافیا کا قبضہ ہے جبکہ پھل فروشوں کی ریڑھیاں سڑک سے ہٹ کر کھڑی ہوتی ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ پھل فروش ریڑھیاں راستہ میں رکاوٹ نہ ہیں کالج روڈ سے مدینہ کالونی جانے کے لئے چنگ چی رکشا وافر تعداد میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔

(ج) شالامار زون تجاوزات کے خلاف آپریشن جاری رکھے ہوئے ہے اور ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک پولیس سے مشترکہ آپریشن بھی ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! مجھے یہاں پر بے بسی محسوس ہو رہی ہے اور ہم لوگ حلقوں کی سیاست کرنے والے لوگ ہیں ہم انہی حلقوں میں رہتے ہیں اور انہی لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں اور انہی لوگوں کے مسائل سوالات کی صورت میں یہاں لے کر آتے ہیں لیکن افسوس کہ محکمہ نے اس قدر بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ issue ہی نہیں ہے۔

میں شالامار چوک کے جس روڈ کی بات کر رہی ہوں وہ روڈ 16 فٹ چوڑا ہے اور اُس کے دونوں اطراف footpath پر بھی قبضہ ہے اور footpath کے ساتھ ساتھ چار چار فٹ پر ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ اگر دونوں سائیڈ پر چار چار فٹ پر ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں تو 16 فٹ میں سے 8 فٹ روڈ تو ریڑھیوں نے لے لیا اور پھر بھی محکمہ کہتا ہے کہ ٹریفک کی روانی میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اُسی روڈ پر سکول بھی ہے، اُسی روڈ پر واسا کا دفتر بھی ہے، اُسی روڈ پر footpaths پر قبضہ بھی ہے، اُسی روڈ پر دونوں طرف چار چار فٹ کی ریڑھیاں بھی ہیں اور پھر بھی ٹریفک کی روانی متاثر نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ کوئی ضمنی سوال کریں گی تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب کو چیلنج کر رہی ہوں اور میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا یہ humanly possible باتیں کر سکتے ہیں کہ 16 فٹ چوڑے روڈ پر 8 فٹ ریڑھیوں کی بھرمار ہے اور footpath کے اوپر بھی انہی کا قبضہ ہے پھر یہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ درست نہ ہے؟ یہ جواب بالکل غلط ہے اور اُس علاقے کے لوگوں کے ساتھ یہ سراسر زیادتی ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ رہ رہے ہیں اور محکمہ بالکل جھوٹ بول رہا ہے اور افسوس کہ اُس جھوٹ کو defend کرنے والے بھی ڈھٹائی کے ساتھ بار بار کہہ رہے ہیں کہ وہاں کوئی issue نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس روڈ کو جی ٹی روڈ بھی کہتے ہیں۔ میں نے خود اس روڈ کو دیکھا ہوا ہے مجھے اس روڈ کا پتا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ قبضہ مافیا اور چیز ہے وہ یہ ہے کہ کسی نے روڈ پر دیوار کھڑی کر دی یا کوئی گیٹ لگا دیا۔

جناب چیئرمین! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم حلقے کے لوگ ہیں تو بات یہ ہے کہ وہاں بیٹھے بھی ان کے حلقے کے ہی لوگ ہیں۔ اُس روڈ پر بہت زیادہ آبادی ہے اور اُدھر گاڑی پر بھی بڑی مشکل سے گزرا جاتا ہے اور میں اس میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ روزانہ کی بنیاد پر ہم لوگوں کے تھڑے اکھاڑتے ہیں لیکن دوسرے دن جب کوئی غریب آدمی تھڑا بنا لیتا ہے تو ہم اس کو fire نہیں مار سکتے۔ ہماری یہ jurisdiction میں نہیں ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر کوئی particular area ایسا ہے جو لوگوں کے آنے جانے میں رکاوٹ پیش کر رہا ہو تو ہمیں بتائیں تب ہم اس تھڑے کو صاف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں کوئی قبضہ مافیا نہیں ہے بلکہ پھل فروش اور ریڑھی والے ہیں جن کو یہ اٹھا کر لے جاتے ہیں، دوسرے دن وہ جرمانہ ادا کر کے دوبارہ ریڑھیاں لگا لیتے ہیں اور یہی حقیقت ہے۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر specifically کسی جگہ پر problem ہے تو بتائیں کیونکہ میں نے بھی وہ روڈ دیکھا ہوا ہے۔ محترمہ جیسے ہی pin point کریں گی تو ہم وہاں جا کر ان کی مشکلات دور کریں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو ضرور کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر speech نہیں ہو سکتی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کسی کی آدھا آدھا گھنٹہ تقریریں سن لیں اور کسی کے اصل مسئلے پر اسے سوال بھی نہ کرنے دیں تو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں یا جواب دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، سوال کی طرف آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں specific جگہ بتا رہی ہوں اور یہ وہی جگہ ہے جسے گھاٹی کہتے ہیں۔ میں وہاں کی رہنے والی ہوں اور جناب نے ایک دفعہ visit کیا تھا۔ میں وہاں کی رہنے والی ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہاں سے کوئی ایمبولینس بھی نہیں گزر سکتی۔ جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ ریڑھی والے آدمی ہیں تو کیا انہوں نے ریڑھی والوں کو قانونی حیثیت دی ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! مجھے اس کا جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ جواب دے رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! انہوں نے جو specific جگہ بتائی ہے اس حوالے سے انہیں assurance دے دیں کہ وہ جگہ clear کروا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم بالکل خالی کروا دیں گے لیکن خالی کروانے کے بعد ہم اُدھر بیٹھ نہیں سکتے اس لئے یہ مقامی لوگوں کا کام ہے جیسے گھر کے سامنے گندگی ڈالنا یا گندگی اٹھانا گھر کے سامنے والے کا کام ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر کارروائی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم ایک دفعہ یہ خالی کر دیں گے لیکن جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں کہ ہم بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں تو ہم بے بسی کا اظہار نہیں بلکہ اصل حقیقت بتا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اگلے سوال کو move کرنے سے پہلے میں آج کل کے کورونا کے حالات کے پیش نظر کہہ رہا ہوں کہ محترمہ specifically جگہ بتا رہی ہیں کہ وہاں پر ایمبولینس بھی نہیں گزر سکتی لہٰذا اس کو چیک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس معاملے کی assurance دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں ایک چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ سوال اب ہو گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ۔ جواب میں لکھا ہے کہ جو رکاوٹ بنتی ہے یہ درست نہ ہے۔ پھل فروش ریڑھیاں راستے میں رکاوٹ نہ ہیں۔ کالج روڈ سے مدینہ کالونی جانے کے لئے چنگ چی رکشہ وافر تعداد میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ بڑا دلچسپ جواب ہے اور جواب میں ظاہر ہو گیا ہے کہ ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں چونکہ ایک عرصے سے محکمہ کو جانتا ہوں اس لئے حقیقت یہ ہے کہ محکمے والے ریڑھی فروشوں سے بھتہ لیتے ہیں جو عرصہ دراز سے لیتے ہیں اور میری اس میں کوئی point scoring نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کی طرف آئیں تاکہ ممبران کے زیادہ سوال take up ہو سکیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ہو سکتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری لاہور میں پلے بڑھے ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ریڑھیاں ٹریفک کی روانی کو متاثر نہیں کرتیں اور یہ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں؟ محکمے نے سارا ملبہ ٹریفک پولیس پر ڈال دیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ریڑھیوں والے غریب لوگ ہوتے ہیں لیکن کیا ریڑھیاں ٹریفک کی روانی کو متاثر نہیں کرتیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ اصل میں اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ چنگ چی رکشا کی تعداد بہت زیادہ ہے کیونکہ وہاں سکول بھی ہیں اور اب وہاں ہمارا احساس سنٹر بھی بنا ہوا ہے۔ میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں کہ پھل فروش اور ریڑھیوں کی وجہ سے ٹریفک بالکل متاثر ہوتی ہے لیکن اگر ہم سارا ملبہ ان پر ہی ڈال دیں تو مناسب نہیں ہے۔ میرے خیال میں وہاں چنگ چی رکشا اور چھوٹی ٹریفک کا زیادہ آنا جانا ہوتا ہے لیکن میں یہی عرض کروں گا کہ ہم اگلے پانچ دس دن میں انشاء اللہ اس روڈ کو clear کروا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2067 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں میت دفنانے کے لئے
قبرستان کے سرکاری ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

***2147: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کون کون سے قبرستان میں میت دفنانے کے لئے جگہ خریدنی پڑتی ہے یا قبر کے لئے فیس مقررہ ہے؟

(ب) ان قبرستان میں میت دفنانے کے لئے کتنا سرکاری ریٹ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان قبرستانوں میں سرکاری ریٹ سے زائد رقم وصول کی جاتی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) لاہور شہر میں مختلف محکمہ جات و پرائیویٹ سوسائٹیز کے زیر انتظام قبرستان موجود ہیں جن میں محکمہ اوقاف، محکمہ آثار قدیمہ، ایل ڈی اے اور پرائیویٹ سوسائٹیز شامل ہیں۔ ضلعی انتظامیہ لاہور کے زیر انتظام میانی صاحب کا قبرستان ہے۔ جس میں تدفین کے لئے گورنمنٹ کی کوئی فیس نہ ہے بلکہ میانی صاحب قبرستان کمیٹی کی طرف سے برائے کچا کھاتہ -/250 روپے اور برائے پکا کھاتہ -/1000 روپے پرچی فیس مقرر ہے جبکہ -/9500 روپے میں گورکن کی اجرت مع میٹریل مقرر ہے جبکہ حکومت پنجاب نے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی ہے جس کا مقصد پنجاب بھر میں ماڈل قبرستانوں

کی تعمیر و دیکھ بھال ہے۔ لاہور شہر میں بھی ایک ماڈل قبرستان کاہنہ کے قریب تعمیر کیا جا چکا ہے۔ اس میں قبر کے لئے مجموعی طور پر مبلغ 10 ہزار روپے ادا کرنا ہوتے ہیں۔ جن میں قبر کی جگہ، سلیب و کفن وغیرہ شامل ہیں تاہم اگر کوئی شخص اس مقرر کردہ رقم کو ادا کرنے کا اہل نہ ہو تو اس میں کمی بھی کی جا سکتی ہے۔

(ب) میانی صاحب قبرستان کی اپنی کمیٹی ہے کمیٹی کی طرف سے برائے کچا کھاتہ -/250روپے اور برائے پکا کھاتہ -/1000روپے پرچی فیس مقرر ہے جبکہ -/9500روپے میں گورکن کی اجرت مع مٹیریل مقرر ہے جبکہ شہر خموشاں اتھارٹی کے قائم کردہ ماڈل قبرستان میں قبر کے لئے مجموعی طور پر مبلغ 10 ہزار روپے ادا کرنا ہوتے ہیں جن میں قبر کی جگہ، سلیب و کفن وغیرہ شامل ہیں تاہم اگر کوئی شخص اس مقرر کردہ رقم کو ادا کرنے کا اہل نہ ہو تو اس میں کمی بھی کی جا سکتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ قبرستان میانی صاحب کی کمیٹی اور ماڈل قبرستان شہر خموشاں اتھارٹی اس امر کی یقین دہانی کرتی ہے کہ رقم مقرر کردہ ریٹ کے مطابق ہی وصول کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں لیکن specific ضمنی سوال کیجئے گا کیونکہ ٹائم تھوڑا ہے اور زیادہ ممبران oblige ہو سکیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ایک شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی گئی تھی جس کا کام یہ تھا کہ پنجاب میں ماڈل قبرستان تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ منصوبہ میاں محمد شہباز شریف نے شروع کیا تھا لیکن تب بھی اُن پر بہت تنقید کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ اس شہر خموشاں کے طرز پر کیا حکومت دوسرے شہروں میں ایسے ماڈل قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ کا سوال کچھ اور ہے کیونکہ مجھ سے specifically صرف لاہور کے بارے میں پوچھا گیا ہے لہٰذا یہ fresh question بنتا ہے۔ باقی شہروں میں ماڈل قبرستان بن رہے ہیں جبکہ لاہور کی حد تک میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ لاہور میں کاہنہ کے علاقہ میں ماڈل قبرستان لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے اور وہ ماڈل قبرستان شہر خموشاں اتھارٹی بنا رہی ہے۔ میں باقی شہروں کے بارے میں تفصیل محترمہ کو مہیا کر دوں گا لیکن لاہور کی حد تک مجھے ساری معلومات ہیں۔ یہاں لاہور میں ٹوٹل 845 قبرستان ہیں جو مختلف سوسائٹیوں کے تحت ہیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ! مزید کوئی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں لاہور کے متعلق ہی ان سے سوال کرتی ہوں کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ کچھ لوگوں کی فیس waive off کی جاتی ہے لہٰذا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شہر خموشاں میں جو لوگ دفن ہوئے ہیں ان میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لواحقین سے دس ہزار روپے وصول نہیں کئے گئے بلکہ معاف کر دیئے گئے ہیں، مجھے اس کی لسٹ مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں بتا دیتا ہوں۔ دس ہزار روپے شہر خموشاں ماڈل قبرستان کی فیس ہے لیکن لاہور کے باقی 845 قبرستانوں کی فیس vary کرتی ہے اور کہیں پر بالکل بھی نہیں ہے۔ اگر کہیں کمیٹیاں موجود ہیں وہاں پر فیس ہوتی ہے۔ اسی طرح میانی صاحب قبرستان میں بھی فیس مقرر ہے۔ جن لوگوں کی فیس معاف کی گئی ہے ان کی لسٹ ہم محترمہ کو مہیا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سوڈیوال ملتان روڈ میں گورنمنٹ مکرم گرلز ہائی سکول روڈ پر تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*2067: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر71(سوڈیوال ملتان روڈ لاہور)نزد گورنمنٹ(مکرم) گرلز ہائی سکول سوڈیوال کوارٹر روڈ مصروف ترین روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مصروف روڈ پر نمبر62/1 کے مکین نے12فٹ دیوار آگے بڑھالی جس کی وجہ سے اس روڈ کے باقی مکین بھی اپنی اپنی دیواریں بڑھانا شروع ہو گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تجاوزات کی وجہ سے راہگیروں اور سکول آنے جانے والی بچیوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے عوام الناس کی دشواری ختم کرنے کے لئے متذکرہ بالا روڈ سے غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر71(سوڈیوال ملتان روڈ لاہور)نزد گورنمنٹ مکرم گرلز ہائی سکول سوڈیوال کوارٹرز روڈ ایک مصروف ترین سڑک ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس علاقہ کے کچھ مکینوں نے پختہ تجاوزات تعمیر کر رکھی ہیں۔

(ج) جی ہاں!ان پختہ تجاوزات کی وجہ سے راہگیروں اور سکول کے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا ہے۔ چونکہ یہ آبادی محکمہ PHE&HUD کے کنٹرول میں ہے اس لئے پختہ تجاوزات ختم کرانا بھی انہی کی ذمہ داری ہے تاہم سمن آباد زون ، میٹروپولیٹن کارپوریشن،لاہور نے موقع پر جا کر سروے کیا ہے اور اس ضمن میں متعلقہ محکمہ کو چٹھی

لکھ دی ہے۔کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید یہ کہ سمن آباد زون متعلقہ محکمہ سے اس معاملے میں مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

لاہور: بشارت روڈ باغبانپورہ میں فٹ پاتھ کے دونوں اطراف دکانداروں کے ناجائز قبضے واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*2275: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بشارت روڈ باغبانپورہ لاہور کے فٹ پاتھ کے دونوں اطراف دکانداروں کے ناجائز قبضے کے حوالے سے ٹاؤن انتظامیہ نے کبھی کوئی کارروائی عمل میں لائی ہے؟

(ب) بشارت روڈ فٹ پاتھ پر قابضین کے خلاف آخری مرتبہ کب کارروائی کی گئی اور کتنے لوگوں کو کیا کیا جرمانہ یا سزا دی گئی؟

(ج) کیا روڈ کے دونوں اطراف فٹ پاتھ کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ٹاؤن انتظامیہ ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بشارت روڈ باغبانپورہ، لاہور پر تجاوزات کے خاتمہ کے لئے عملہ تہہ بازاری شالامار زون بلا تفریق کارروائی کرتا ہے اور دوران کارروائی ضبط شدہ سامان داخل سٹور کیا جاتا ہے، جبکہ آپریشن کے بعد فالو اپ بھی کیا جاتا ہے۔

(ب) بشارت روڈ پر ریڑھیوں اور عارضی تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے شالامار زون کی جانب سے آخری مرتبہ 27.02.2020 کو آپریشن کیا گیا جس میں 10 ریڑھیاں گرفت میں لے کر داخل سٹور کی گئیں جو کہ تا حال سٹور میں موجود ہیں جبکہ پچھلی سہ ماہی میں مذکورہ روڈ پر تجاوز کنندگان کو مبلغ -/14000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ج) عملہ تہہ بازاری شالامار ٹاؤن تجاوزات کے خلاف متحرک ہے اور آئندہ بھی وقتاً فوقتاً کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

ضلع چکوال: کھجور روڈ کی تعمیر و مرمت اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2378: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کھجور روڈ کی مرمت کا کام کب شروع ہوا۔ یہ روڈ سیدن شاہ ضلع چکوال میں کھجور گاؤں کو چو آسیدن شاہ سے connect کرتی ہے؟

(ب) اس کے لئے کتنے فنڈز allocate ہوئے تھے اور کتنے جاری ہوئے؟

(ج) کتنے فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اور کتنا کام بقایا ہے؟

(د) حکومت اس بقیہ کام کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ منصوبہ کشادگی، بہتری و بحالی لنک روڈ کھجولہ تحصیل چو آسیدن شاہ بحوالہ وزیر اعلیٰ مراسلہ نمبری ASCM(Coord&Dev.)/CMO/17/OT-47/163945 مورخہ 16.10.2017 دوران سال 2017-18 میں منظور ہوا اس کا تخمینہ مبلغ 40.756 ملین روپے رکھا گیا جس کی انتظامی منظوری ڈپٹی کمشنر چکوال نے دی۔ یہ سڑک کھجولہ گاؤں کو چو آسیدن شاہ سے ملاتی ہے۔

(ب) اس سکیم کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے دوران سال 2017-18 مبلغ 20.756 ملین روپے مختص کئے اور جاری کئے۔

(ج) پچاس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور پچاس فیصد کام بقایا ہے۔

(د) بقایا کام کو مکمل کرنے کے لئے مبلغ 20.000 ملین روپے درکار ہیں۔ اس سال گورنمنٹ کی سالانہ ترقیاتی پروگرام کو تیار کرنے کے بارے میں دی گئی ہدایات میں تمام لوکل گورنمنٹس کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کریں لہٰذا اس سکیم کو آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ترجیح دی جائے گی۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سال 2017-18 اور 2018-19 کے لئے مختص بجٹ اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2418: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سال 2017-18 اور 2018-19 کا بجٹ مد وار کتنا کتنا تھا؟

(ب) اس کمپنی میں کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس کمپنی میں کتنے ملازمین deputation اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(د) اس کمپنی کے جو ملازمین deputation اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو تنخواہ کس حساب سے دی جا رہی ہیں؟

(ہ) خصوصی package پر کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ، گریڈ اور ماہانہ تنخواہ package کی تفصیل دی جائے؟

(و) اس کمپنی کے کتنے افسران کے خلاف کس کس بنیاد پر قانونی / محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی برائے مالی سال 2017-18 کا بجٹ 2922.78 ملین روپے اور مالی سال 2018-19 کا بجٹ 2112.40 ملین روپے تھا جن کی تفصیل مد وار تتمہ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کل 151 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں صرف ایک ملازم deputation جبکہ 150 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(د) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں صرف ایک ملازم deputation جبکہ 150 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ کمپنی میں deputation اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہ کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کوئی ملازم خصوصی package پر تعینات نہ ہے۔

(و) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے کسی آفیسر کے خلاف کوئی قانونی / محکمانہ کارروائی نہیں ہو رہی۔

فیصل آباد: ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں شامل مشینری، گاڑیوں کی خریداری میں بے ضابطگی اور تحقیقات سے متعلقہ تفصیلات

*2436: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جس میں سٹیٹ آف دی آرٹ قسم کی مشینری شامل کی ہے یہ مشینری کون کون سی ہے یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھی۔

(ب) ان کی خریداری کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؟

(ج) ان کی سپلائی کے لئے کس کس کمپنی / فرم نے ٹینڈر جمع کروائے تھے اور کس کمپنی کو ٹینڈر الاٹ ہوا تھا کتنی مالیت میں ہوا تھا؟

(د) اس کمپنی کے لئے کتنی گاڑیاں کس کس فرم سے خرید کی گئیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کی خریداری کے لئے کس تھرڈ پارٹی سے تصدیق کروائی گئی تھی؟

(و) کیا حکومت ان گاڑیوں کی خریداری کی تحقیقات CMIT سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جس میں سٹیٹ آف دی آرٹ قسم کی مشینری شامل کی ہے جس میں 10 ٹریکٹر لوڈر، 04 ٹریکٹر بلیڈ، 48 منی ڈمپر، 16 کمپیکٹر، دو مکینیکل روڈ واشر، چار مکینیکل سویپرز اور بارہ ڈمپر شامل ہیں۔ مشینری کی تفصیلات تتمہ (الف) (کالم نمبرز I&A,F) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اٹھائیس منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے 7۔ جنوری 2016، کو "دنیا" اور "جنگ" اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ 16 کمپیکٹر، دو مکینیکل روڈ واشر اور چار مکینیکل سویپرز کے سپر سٹر کچر کے لئے 6۔ مئی 2016، کو ڈان اور دنیا اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ چار منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے 26۔ اکتوبر 2016، کو پیپرا ویب سائٹ پر اشتہار دیا گیا۔ بارہ ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے 16۔ اکتوبر 2018 کو "دنیا" اور 18۔ اکتوبر 2018 کو "The News" اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ 16 منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے 12۔ اکتوبر 2018 کو "ایکسپریس" اور "The Nation" اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ اخبار میں اشتہار کی تفصیلات تتمہ (الف) کالم نمبر D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اٹھائیس منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے شریف انجینئرنگ ورکس، بیکو بلال انجینئرنگ، آٹو موبائل کارپوریشن اور کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروائے اور شریف انجینئرنگ ورکس کو بیاسی لاکھ ساٹھ ہزار روپے میں یہ ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

آٹھ کمپیکٹر m3-13 کے سپر سٹر کچر کے لئے کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروایا اور ایک کروڑ ترانوے لاکھ ساٹھ ہزار میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

آٹھ کمپیکٹر m3-08 کے سپر سٹر کچر کے لئے کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروایا اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ ساٹھ ہزار روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

دو مکینیکل روڈ واشر کے سپر سٹر کچر کے لئے بیکو بلال انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروایا اور چوراسی لاکھ بیاسی ہزار پانچ سو روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چار مکینیکل ویکیوم سوپیپرز کے سپر سٹرکچر کے لئے کارسازاور آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور کارساز پرائیویٹ لمیٹڈ کو تین کروڑ ستتر لاکھ چوبیس روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چار منی ڈمپر کے سپر سٹرکچر کے لئے شریف انجینئرنگ ورکس اور آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور شریف انجینئرنگ ورکس کو گیارہ لاکھ چھیالیس ہزار چھ سو روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چھ ڈمپر (4*2) کے سپر سٹرکچر کے لئے سمیکو ٹیکنالوجیز اور آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور سمیکو ٹیکنالوجیز کو ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ تیرہ ہزار تین سو تیس روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چھ ڈمپر (6*4) کے سپر سٹرکچر کے لئے سمیکو ٹیکنالوجیز اور ر آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور سمیکو ٹیکنالوجیز کو ایک کروڑ اٹھاون لاکھ تیرہ ہزار تین سو تیس روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

16 منی ڈمپر کے سپر سٹرکچر کے لئے شریف انجینئرنگ ورکس، آٹو موبائل کارپوریشن اور کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروائے اور کسان انجینئرنگ کو پینتالیس لاکھ بانوے ہزار روپے میں یہ ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

مشینری کی سپلائی کے لئے جس جس کمپنی نے ٹینڈر جمع کروائے اور جس کمپنی کو یہ ٹینڈر الاٹ ہوئے ان کی تفصیلات تتمہ (الف) کالم نمبرزI&E,G,H ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے لئے گاڑیاں ملت ٹریکٹرز سے 14 ،پاک سوزوکی موٹرز سے 48، سوزو فیصل آباد موٹرز گندھارا انڈسٹریز سے 22 اور ہینو پاک موٹرز سے 12 خریدی گئیں جن کی تفصیلات تتمہ (الف) سیریل نمبرز 1،2،3،5،6،7،13،14 اور 15 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہماری کمپنی کے پاس سب الگ الگ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جس میں ٹیکنیشنز اور انجینئرز موجود ہیں جو گاڑیاں خود جانچ سکتے ہیں اور تھرڈ پارٹی کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں پر یہ سہولت موجود نہ ہو۔

(و) FWMC نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی گاڑیاں اور مشینری پیپر ارولز کے مطابق مقابلتی قیمت میں اچھی شہرت کی حامل مینو فیکچررملت ٹریکٹرز، پاک سوزوکی موٹرز، سوزوگندھارا انڈسٹریز اور ہینوپاک موٹرز سے خریدی گئیں اور ان کے اوپر اچھی شہرت کی کمپنیوں سے سپر سٹرکچر تیار کروایا گیا جس میں سے زیادہ تر سالڈ ویسٹ مشینری 2014-2016 میں خریدی گئی اور کچھ 2018 میں خریدی گئی۔ جن کو FWMC کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے ٹیکنیشنز اور انجینئرز نے اچھی طرح جانچنے کے بعد استعمال میں لے کر آئے جو کہ اب تک درست حالت میں ہیں اور بہترین کام کر رہی ہیں اور اس میں کوئی کسی قسم کا مسئلہ، نقص سامنے نہیں آیا۔ اس خریداری کے متعلق کسی بھی حلقہ فکر کی جانب سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی مسئلہ سامنے آیا۔ اس پس منظر میں CMIT تحقیقات کروانے کی ضرورت نہ ہے۔ حکومت CMIT سے تحقیقات تب کرواتی ہے جب گاڑیوں یا مشینری میں کوئی نقص پایا جائے یا گاڑیاں دی گئی تصریحات کے مطابق نہ ہوں یا پھر گاڑی ڈیزائن لائف سے پہلے ناکارہ ہو جائے۔

ضلع خانیوال: پی پی۔209 اور پی پی۔210 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد اور مقام تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

* 2441: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال کے حلقہ پی پی۔209 اور پی پی۔210 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس آج تک کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ج) کیا پی پی-209 اور پی پی-210 کی کل آبادی کے مطابق یہ فلٹریشن پلانٹس کافی ہیں جبکہ وہاں کا زیر زمین پانی ناقص اور نمکین ہے؟

(د) کیا حکومت تحصیل جہانیاں ضلع خانیوال کے دونوں حلقوں پی پی-209 اور پی پی-210 میں مزید فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-209 میں تین واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں جو کہ چک نمبر 61/15-L, 64/15-L, 67/15-L ضلع خانیوال اور ان کی Executing Agency سابقہ ٹی ایم اے میاں چنوں تھی اب ضلع کونسل خانیوال ہے۔ پی پی-210 میں دو واٹر فلٹریشن پلانٹس جہانیاں شہر میں لگائے گئے ہیں۔

1- نزد مین گیٹ میونسپل کمیٹی، جہانیاں

2- نزد سب ڈویژنل پبلک سکول، جہانیاں

اس کی Executing Agency محکمہ تحفظ ماحول ہے اور آپریشن اینڈ مینٹیننس میونسپل کمیٹی، جہانیاں کے پاس ہے۔

(ب) تین واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

(ج) بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر واٹر فلٹریشن پلانٹس ناکافی ہیں۔ مزید لگانے کی ضرورت ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے پنجاب آب پاک اتھارٹی قائم کر دی ہے جو کہ وسائل کی دستیابی پر پی پی-209 اور پی پی-210 میں مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

لاہور: پی پی-154 میں واٹر فلٹریشن کی تعداد، ان کی چالو حالت اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2463: **چودھری اختر علی**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے خراب اور کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ج) ان سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم ہوتا ہے؟

(د) بند یا خراب فلٹریشن پلانٹ کو چلانے کے لئے کن کن اشیاء کی ضرورت ہے اور کب تک ان کو چلانے کا ارادہ ہے؟

(ہ) کیا اس حلقہ کی تمام یونین کونسل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان پلانٹ کو چلانے کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کیا ان پلانٹ کے فلٹر کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام پی پی-154 لاہور میں تین واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جو کہ یونین کونسل نمبر136,143 اور 154 میں نصب ہیں جبکہ پی پی-154 لاہور میں واسا کی جانب سے پانچ فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)	دھوبی گھاٹ	(2)	مومن پورہ
(3)	پاکستان منٹ	(4)	مومن پورہ پی ٹی سی ایل ایکسچینج
(5)	مین بند روڈ نزد گھاس منڈی سراج پورہ		

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے زیر انتظام یونین کونسل نمبرز136 اور143 والے فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں جبکہ یونین کونسل نمبر154 میں نصب فلٹریشن

پلانٹ بند ہے جبکہ واسا، ایل ڈی اے، لاہور کے زیر انتظام تمام فلٹریشن پلانٹس صحیح کام کر رہے ہیں اور تمام کے تمام چالو حالت میں ہیں۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے زیر انتظام یونین کونسلز نمبر136: اور143 والے فلٹریشن پلانٹس سے روزانہ 1500 سے 2000 گیلن پانی عوام الناس کو میسر آتا ہے جبکہ یونین کونسل نمبر154 کا فلٹریشن پلانٹ جب درست حالت میں تھا تب 1500 سے 2000 گیلن پانی عوام الناس کو میسر آتا تھا جبکہ واسا، ایل ڈی اے، لاہور کے زیر انتظام تمام فلٹریشن پلانٹس سے تقریباً18000 سے 20000 گیلن پانی روزانہ کی بنیاد پر شہریوں کو مہیا کیا جارہا ہے۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کا یونین کونسل نمبر154 میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹ کی موٹر، بیٹری چارجز، پلمبرنگ و دیگر کام ہونا ہے جس کا تخمینہ منظوری کے لئے افسران بالا ارسال کیا ہوا ہے۔

(ہ) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کا یونین کونسل نمبرز136 اور143 کے فلٹریشن پلانٹس محکمہ ہیلتھ نے نصب کر کے ٹی ایم اے کے حوالے کئے تھے۔ علاوہ ازیں یونین کونسل نمبر154 میں نصب پلانٹ بھی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے KSB کمپنی سے نصب کروایا تھا اور بعد میں تین سال کے لئے ٹی ایم اے شالامار کے حوالے کر دیا تھا اور اب ان کا انتظام میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس ہے۔

حکومت ضرورت کی بنیاد پر فلٹریشن پلانٹس لگاتی ہے اگر ضرورت ہوئی تو اس علاقہ میں واسا کی جانب سے مزید فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جاسکتے ہیں۔

(و) پی پی۔154 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کے زیر انتظام فلٹریشن پلانٹس پر ایک ایک آپریٹر تعینات ہے اور حسب ضرورت فلٹرز کی تبدیلی کو یقینی بنایا جاتا ہے جبکہ واسا فلٹریشن پلانٹس کو چلانے اور دیکھ بھال کی ذمہ داری معاہدے کے مطابق M/S KSB(Pvt.)Ltc کی ہے اور ان کو بذریعہ SCADA نظام چلایا جاتا ہے۔ ان فلٹریشن پلانٹس کے فلٹر تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ ان کے میڈیا کو ہر تین چار سال بعد تبدیل کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 میں یونین کونسلز کی تعداد،
فراہم کردہ رقم اور ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2466: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں کتنی یونین کونسلز ہیں؟

(ب) ان یونین کونسلز کے لئے کتنی رقم مالی سال 19-2018 میں فراہم کی گئی تھی؟

(ج) ان یونین کونسلز میں عملہ صفائی کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ان یونین کونسلز میں صفائی کی صورتحال کیسی ہے؟

(ہ) کیا روزانہ کی بنیاد پر گلیوں اور محلوں کی صفائی کی جاتی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اٹھایا جارہا ہے؟

(و) ان یونین کونسلز میں عملہ صفائی کے لئے کتنے مزید ملازمین کی ضرورت ہے یہ کب تک بھرتی کر لئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی۔154 میں بارہ یونین کونسلز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے: یونین کونسلز نمبر 155,154,153,144,143,141,140,136,135,134,133,131

(ب) یونین کونسلز میں رواں مالی سال 19-2018 کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔
ٹوٹل یونین کونسلز 12 گرانٹ فی یونین کونسل -/33,00,000 روپے ٹوٹل گرانٹ -/3,96,00,000 روپے

(ج) ان یونین کونسلز میں عملہ صفائی کی تعداد 311 ہے۔

(د) ان یونین کونسلز میں صفائی کی صورتحال بالکل مناسب اور تسلی بخش ہے۔

(ہ) روزانہ کی بنیاد پر صفائی کے کام پر مامور عملہ گلیوں اور محلوں کی صفائی کر کے تمام کوڑا کرکٹ کوڑادان میں ڈال دیتا ہے جس کو متعین کردہ گاڑی بروقت اُٹھا کر اس کی مختص جگہ پر لے جاتی ہے۔

(و) ایل ڈبلیو ایم سی تمام یونین کونسلز میں ورکرز کی تعداد کو سائنسی اور مقامی ضرورت کے اصولوں کے مطابق مقرر کرنے کے لئے نیا لائحہ عمل مرتب کر رہی ہے جس کے مطابق تمام یونین کونسلز میں ورکرز کی تعداد تبدیل ہو جائے گی اور یہ کام جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ضلع ساہیوال: چک نمبر 5/53 ایل میں جناز گاہ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2483: **محترمہ شمسہ علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 5/53 ایل تحصیل وضلع ساہیوال میں جناز گاہ نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں ہذا میں سرکاری زمین موجود ہے جو وہاں کی پبلک کی ویلفیئر کے لئے استعمال میں لائی جاسکتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں میں جناز گاہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) چک نمبر 5/53 ایل تحصیل وضلع ساہیوال میں تین قبرستان موجود ہیں جبکہ جناز گاہ نہ ہے۔

(ب) گاؤں میں موجود سرکاری زمین کے بارے میں محکمہ مال ہی بتا سکتا ہے۔ چک نمبر 5/53 ایل کی آبادی بسی لعل شاہ کا قبرستان 44 کنال 10 مرلے رقبہ پر موجود ہے اور قبرستان میں کافی خالی جگہ موجود ہے جس پر جناز گاہ تعمیر کی جاسکتی ہے۔

(ج) یہ کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت ضلع کی سطح پر لوکل ڈویلپمنٹ بورڈ تشکیل پا چکے ہیں لہٰذا چک نمبر 5/53 ایل کی جناز گاہ کی تعمیر کا منصوبہ لوکل ڈویلپمنٹ بورڈ ضلع ساہیوال میں برائے منظوری پیش کر دیا جائے گا۔

صوبہ بھر کے بڑے شہروں میں
آبادی کے تناسب سے ماڈل قبرستان کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2492: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آبادی کے تناسب سے صوبے کے بڑے شہروں میں کتنے نئے ماڈل قبرستان تعمیر کئے گئے اور کتنوں کے لئے جگہ مختص کی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں قبرستانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت پنجاب نے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی ہے جس کا مقصد پنجاب بھر میں ماڈل قبرستان کی تعمیر اور دیکھ بھال ہے۔ حکومت کی سفارش پر محکمہ مال نے تمام صوبوں میں سرکاری زمین مختص کر دی ہیں۔ جہاں پر نئے ماڈل قبرستان بنائے جا سکتے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ابتدا میں صوبہ کے تین بڑے شہروں میں ماڈل قبرستان مکمل ہو چکے ہیں۔ چار شہروں میں ماڈل قبرستان بننے کے مراحل میں ہیں اور اس سال تین شہروں میں نئے قبرستان بنائے جانے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے قبرستانوں کے مسائل حل کرنا حکومت کی اوّلین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ جس کی ابتدا شہر خموشاں اتھارٹی بنا کر کر دی گئی ہے۔ تاہم اس سال نئے ماڈل قبرستان کی تعمیر کے علاوہ گیارہ منصوبے موجودہ قبرستانوں کی چاردیواری کے لئے بھی منظور کئے گئے ہیں۔ ان اقدامات سے حکومت موجودہ وسائل بروئے کار لا کر قبرستانوں کے مسائل حل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے ۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت کی طرف سے پیدائش،
موت سرٹیفکیٹ اور نکاح رجسٹریشن کی فیس کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

*2523: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے پیدائش، ڈیتھ اور نکاح رجسٹریشن کی کتنی سرکاری فیس مقرر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل کے سیکرٹریز اپنی مرضی سے زائد فیسیں وصول کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پیدائش اور ڈیتھ فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت کی جانب سے پیدائش، ڈیتھ رجسٹریشن (اندراج) کی کوئی سرکاری فیس مقرر نہ ہے۔ پیدائش کا اندراج بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔ اندراج پیدائش اور رسید جاری کرنے کے لئے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ تاہم کمپیوٹرائزڈ برتھ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی فیس مبلغ -/100 روپے فی سرٹیفکیٹ مقرر ہے۔

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961 کے تحت وضع کردہ قواعد کے قاعدہ نمبر 9 کے مطابق نکاح کے اندراج کے لئے دولہا یا اس کے نمائندے کی طرف سے نکاح رجسٹرار کو -/2 روپے رجسٹریشن فیس ادا کی جائے گی اگر حق مہر -/2000 روپے سے تجاوز کر جائے تو ایسی فیس ادا کی جائے گی جس کا شمار مذکورہ حق مہر کے ہر ہزار یا ہزار روپے کے جُز کے لئے ایک روپے کی شرح سے کیا گیا ہو جو فیس زیادہ سے زیادہ بیس روپے ہو گی۔ مزید یہ کہ مذکورہ بالا قاعدہ کے تحت وصول کردہ فیس کا 80 فیصد نکاح رجسٹرار خود اپنے پاس رکھے گا اور بقیہ بیس فیصد یونین کونسل کو ادا کرے گا۔

(ب) سیکرٹری یونین کونسل / اہل کار میونسپل کمیٹی کمپیوٹرائزڈ نقل و معائنہ فیس کے علاوہ کسی بھی قسم یا صورت میں کوئی فیس یا رقم وصول کرنے کا مجاز نہ ہے۔ اگر کوئی فیس یا رقم برائے اندراج وصول کی گئی تو سیکرٹری کے علاوہ چیئرمین بھی ذمہ دار ہو گا۔
حکومت کی مقرر کردہ فیس سے زائد وصولی، اختیارات سے تجاوز اور اختیارات کا غلط استعمال ہے۔ اس حوالے سے جب کوئی شکایت وصول ہوتی ہے تو بروقت کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت نے پیدائش اور ڈیتھ کے حوالے سے کوئی فیس مقرر نہ کی ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی۔52 گل والا کے لئے
نکاسی آب اور چھپڑ کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*2524: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گل والا پی پی۔52 گوجرانوالہ میں سیوریج کا پانی اور چھپڑ / تالاب کا پانی گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندہ پانی گلیوں / سڑکوں پر کھڑا ہونے کی وجہ سے اس گاؤں کے بچے / بچیاں سکول نہیں جاسکتے اور جنازگاہ تک جنازہ لے جانے کے لئے گندے پانی سے گزر کر قبرستان تک جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس گاؤں کے نکاسی آب کے لئے دو کلومیٹر کا نالہ تعمیر کرنے اور تالاب / چھپڑ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پانی کا نکاس کر دیا گیا ہے اور وقتاً فوقتاً پانی کا نکاس کیا جاتا رہا ہے۔

(ج) موضع گل والا گوجرانوالہ کی گلیوں / سڑکوں وغیرہ سے پانی کے نکاس کے لئے نالہ کی تعمیر مستقل حل ہے۔ جس کا تخمینہ مرتب کر لیا گیا ہے اور بابت منظوری گورنمنٹ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی منظوری ہوتی ہے۔ مذکورہ دیہہ تحصیل وزیر آباد میں ہے چونکہ ضلع کونسل defunct ہو چکی ہے۔ تحصیل کونسلز معرض وجود میں آچکی ہیں لیکن فنکشنل نہ ہیں لہٰذا تحصیل کونسل وزیر آباد فنکشنل ہونے کے بعد فنڈز کی دستیابی کی صورت میں کام شروع کر دے گی۔

قصور: پی پی۔176 میں واٹر فلٹریشن کی تعداد اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*2545: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔176 قصور میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں؟

(ب) یہ کب کس کمپنی نے لگائے تھے ان پر کتنی لاگت آئی تھی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟

(د) ان کی دیکھ بھال اور فلٹر کی تبدیلی پر کتنی رقم ماہانہ اور سالانہ خرچ ہوتی ہے؟

(ہ) کیا یہ واٹر فلٹریشن پلانٹ اس حلقہ کی تمام آبادی کو cover کرتے ہیں اور ان کی ضرورت کے مطابق ہیں؟

(و) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے Clean Drinking Water for All (CDWA) Project کے تحت چھ واٹر فلٹریشن پلانٹ مندرجہ ذیل جگہوں پر لگائے ہیں:

1. پرانی پانی والی ٹینکی ہمت پورہ، نزد پولیس سٹیشن عقب ویٹرنری ہسپتال۔
2. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول تھہ شیخم۔
3. نزد جامع مسجد حسین خان والا۔
4. کوٹ ڈیرے والا، محلہ باغ والا، کھڈیاں۔
5. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول فتح پور۔
6. چوک چکی صدیق ترکھان والی، رہائش فوجی محمد اکرم جورہ۔

(ب) یہ پلانٹس 16-2015 میں ڈائریکٹوریٹ جنرل لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے Clean Drinking Water for All (CDWA) Project کے تحت کے ایس بی پمپس کمپنی سے لگوائے تھے۔ فی پلانٹ لاگت تقریباً بائیس لاکھ روپے ہے۔

(ج) تمام پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

(د) ان پلانٹس کی دیکھ بھال کے لئے ماہانہ خرچہ تقریباً -/120000 اور سالانہ خرچہ تقریباً -/1440000 روپے ہے۔

(ہ) فی پلانٹ ایک گھنٹہ میں چار ہزار لٹر پانی صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو کہ تقریباً 70 ہزار آبادی کے لئے کافی ہیں۔

(و) Clean Drinking Water for All (CDWA) Project کے تحت پی پی۔ 176 میں مزید پلانٹس لگانے کا کوئی پراجیکٹ زیر غور نہ ہے۔

قصور شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ

کے مقام تنصیب اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*2546: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور شہر کی حدود میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹ کو چلانے کے لئے کتنی رقم اور کن کن اشیاء کی ضرورت ہے؟

(د) قصور شہر کی کس کس آبادی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے اور بند پلانٹ کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کارپوریشن قصور میں کل بیس فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام فلٹریشن پلانٹس درست اور چالو حالت میں ہیں۔

(ج) میونسپل کارپوریشن کو ان پلانٹس کو چلانے کے لئے درج ذیل پارٹس / مٹیریل کی ضرورت ہے۔

1۔ فیڈنگ پمپس
2۔ سونلٹ والوز
3۔ وسیل میٹرز
4۔ الیکٹرک پارٹس
5۔ ٹوٹیاں / کلیننگ مٹیریل

ان پارٹس پر اخراجات مبلغ 7لاکھ روپے مع لیبر چارجز ایک سال کے لئے ہوں گے۔

(د) سٹی قصور شہر کی درج ذیل آباد کالونیز میں مزید سات فلٹریشن پلانٹس کی ضرورت ہے۔

1۔ کوٹ پیراں
2۔ کوٹ غلام محمد خان
3۔ گلبرگ کالونی
4۔ سٹیل باغ موڑ
5۔ بستی صابری ٹربائن
6۔ دھوڑ کوٹ
7۔ شیرے والا کھوہ

(ہ) حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب آبِ پاک اتھارٹی کا قیام عمل میں آچکا ہے یہ اتھارٹی بہت زیادہ متحرک ہے اور شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

لاہور میں کوڑا کرکٹ تلف کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***2722: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں دس کروڑ روپے میونسپل کوڑے کو تلف کرنے کے لئے جگہ کی فراہمی کے لئے مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ جگہ کہاں مختص کی جائے گی اور جگہ مختص کرنے کا کیا طریق ہو گا نیز لاہور میں کتنی جگہ کوڑے کو تلف کرنے کے لئے مختص ہو گی؟

(ج) لاہور میں کوڑا تلف کرنے کے لئے کتنی جگہ کی ضرورت ہے اور ہر سال لاہور میں کتنا کوڑا جمع ہو گا اور اسے کس طرح تلف کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کوڑا تلف کرنا مسئلہ بنتا جا رہا ہے حکومت نے لاہور کے کوڑا کو تلف کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کیا اس کوڑے کو کسی کام میں لایا جا سکتا ہے تو کیسے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) بجٹ 20-2019 میں کوڑا تلف کرنے کی جگہ فراہمی کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تاوقت لاہور میں 190 ایکڑ جگہ مختص کی گئی ہے جہاں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 5500 ٹن کوڑا تلف کیا جاتا ہے جسے لکھوڈیر ڈمپنگ سائٹ پر تلف کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ البتہ حکومت دو نئی جگہ پر کوڑا تلف کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ کوڑے کو استعمال میں لانے کے لئے بہت سارے طریقے ہیں جن میں کھاد بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا اور بجلی بنانا وغیرہ شامل ہے۔ حکومت ان تمام پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جس پر منصوبہ بندی شروع کر دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ البتہ حکومت دو نئی جگہ پر کوڑا تلف کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس پر عمل شروع کر دیا ہے جس میں سندر اور کھارا سائٹ شامل ہیں جن پر بنیادی تحقیقات جاری ہیں۔ ایک نئی سائٹ بنانے کے لئے EIA Study کی جاتی ہے جس میں رہائشی علاقوں اور دریاؤں سے دوری SIA Study ماحولیاتی تشخیص شامل ہے۔

کوڑے کو استعمال میں لانے کے لئے بہت سارے طریقے ہیں جن میں کھاد بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا اور بجلی بنانا وغیرہ شامل ہے۔ حکومت ان تمام پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جس پر منصوبہ بندی شروع کر دی گئی ہے۔

ضلع کونسل و میونسپل کمیٹی کی پوسٹوں کو ڈائی انگ کیڈر قرار دینے سے متعلقہ تفصیلات

*2793: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع کونسل و میونسپل کمیٹی کی پوسٹوں کو2017 میںdying cadre قرار دے دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی وجہ سے جو بھی پوسٹ خالی ہوتی ہے وہ منسوخ تصور کی جاتی ہے؟

(ج) Rule 17 کیا ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیا حکومت اس آرڈر کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کے بدلتے ہوئے نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے اور لوکل گورنمنٹ سسٹم کو پائیدار رکھنے کے لئے ضلع کونسل و میونسپل کمیٹی میں 47پوسٹوں کو مورخہ 19.04.2017 میں dying cadre قرار دے دیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات بھی درست ہے کہ Dying Cadre پوسٹ ریٹائرمنٹ اور وفات کی صورت میں متعلقہ لوکل گورنمنٹ کے شیڈول آف سٹیبلشمنٹ(SOE) سے خود بخود ختم ہو جائے گی اور اس Dying Cadre پوسٹ پر پروموشن,17-A of PCS Rules 1974 کے تحت تعیناتی اور حتیٰ کہ نئی بھرتی بھی نہیں کی جاسکتی ہے۔

(ج) Rule 17-A کے تحت کوئی سرکاری ملازم یا ملازمہ دوران سروس وفات پا جائے یا میڈیکل رپورٹ کی بنیاد پر مزید گورنمنٹ سروس کے قابل نہ ہو اور اسے ریٹائرڈ کر دیا جائے تو اس کی بیوہ، ایک بیٹا یا بیٹی کو اسی دفتر / محکمہ میں جس میں متوفی یا میڈیکل بنیادوں پر ریٹائر ہونے والا ملازم / ملازمہ خدمات انجام دے رہا تھا گریڈ1 تا گریڈ11 کی کسی خالی پوسٹ پر ملازمت دی جائے گی۔ تاہم رول17-A of PCS, Rules 1974 کے تحت سکیل نمبر1 تا11 تک بھرتی کی جاسکتی ہے ماسوائے ان سیٹوں کے جو dying cadre قرار دے دی گئی ہیں۔

(د) جی نہیں! حکومت ان dying cadre سیٹوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

وجوہات:

47 پوسٹیں موجودہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کے بدلتے ہوئی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے dying cadre قرار دی گئیں یہ 47 پوسٹیں غیر ضروری طور پر تمام لوکل گورنمنٹس کے شیڈول میں موجود تھیں اور ان پر کوئی ملازم کام کر رہا تھا ان پوسٹوں پر تنخواہیں لوکل گورنمنٹس کو ادا کی جارہی تھیں جو حکومت پر اضافی بوجھ تھا ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پوسٹوں کو dying cadre قرار دیا گیا ہے اور حکومت ان کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

لاہور اور دیگر شہروں میں عملہ
کی طرف سے سڑکوں کی صفائی میں عدم دلچسپی سے متعلقہ تفصیلات

*2977: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود صوبہ بھر میں اور لاہور و دیگر شہروں میں لوکل گورنمنٹ کا عملہ صفائی مخصوص سڑکوں کے علاوہ سڑکوں کی صفائی نہایت بے دلی سے کرتا ہے اور فٹ پاتھ کی صفائی بالکل نہیں کرتے ،وہاں سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر کوڑا ادھر ادھر پھینک دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ اور حکومت سڑکوں مع فٹ پاتھ کی صفائی کو یقینی بنانے اور متعلقہ عملہ صفائی مع ذمہ دار افسران کے خلاف فرائض سے عدم دلچسپی پر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور میں ایم سی ایل کے علاقے کی سڑکوں کی صفائی کی ذمہ دار ایل ڈبلیو ایم سی محکمہ کی ہے۔ جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا دو طرح کی سڑکیں شامل ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مین روڈز 2- سب مین، لنک سڑکیں

دونوں طرح کی سڑکوں اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی کا جامع پلان موجود ہے جس پر روزانہ کی بنیادوں پر عمل کیا جاتا ہے لیکن دونوں طرح کی سڑکوں اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی کا طریق کار مختلف ہے زیادہ تر مین روڈز اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی مکینیکل ذرائع سے کی جاتی ہے اور اس میں انسانی مداخلت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ جبکہ لنک روڈز، سب مین کی صفائی اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی انسانی ذرائع سے کی جاتی ہے جس کے لئے لیبر کام کرتی ہے اور beatلسٹ کی فارم میں پلان تیار کیا جاتا ہے۔

(ب) LWMC دونوں طرح کے پلانز پر کاربند ہے اور ہمیشہ سے کوشش کرتی ہے کہ کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ LWMC فٹ پاتھوں اور سڑکوں کی صفائی یقینی بنا رہی ہے اور فرائض سے عدم دلچسپی پر متعلقہ اہلکار کے خلاف فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کو سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3021: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

میونسپل کمیٹی مامون کانجن(ضلع فیصل آباد) کی شہر کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں کیا حکومت اس کمیٹی کو سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈ مہیا کرنے کا ارادہ ہے تو یہ فنڈ کب تک مہیا ہو جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

ٹاؤن کمیٹی، ماموں کانجن(سابقا میونسپل کمیٹی ماموں کانجن)کی حدود میں شامل جو سڑکیں مرمت طلب ہیں ان کا تخمینہ مرتب کر کے منظوری کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر (ڈویلپمنٹ) فیصل آباد مورخہ 03.10.2019 کو بھجوا دیا گیا ہے جس کی کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا:پی پی۔72میں یونین کونسلز
کی اپنی اور کرائے کی عمارات میں قائم دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

***3092:جناب صہیب احمد ملک :** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 ضلع سرگودھا میں کتنی یونین کونسلز ہیں ان میں کتنی اپنی عمارت اور کتنی کرایہ کی عمارات میں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان مین جو یونین کونسلز کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہیں ان کا سالانہ کرایہ کتنا دیا جا رہا ہے؟

(ج) یونین کونسل نمبر1 مڈھ پرگنہ میں سیکرٹری یونین کونسل کب سے تعینات ہے اس کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کیا ہے؟

(د) یونین کونسل مڈھ پرگنہ کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اور اس کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے یکم جنوری2016 تا یکم ستمبر2019 کے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پی پی۔ 72ضلع سرگودھا میں کل یونین کونسلز کی تعداد19 ہے نیز 13یونین کونسلز اپنی بلڈنگ میں ہیں اور 6یونین کونسلز کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں۔

(ب) ان کا سالانہ کرایہ 2لاکھ 79ہزار 924روپے ادا کیا جاتا ہے۔

(ج) موجودہ سیکرٹری تقریباً ایک ماہ سے تعینات ہے۔ اس کی تعلیمی قابلیت بی اے ہے اور سب انجینئر ہے۔ یونین کونسل ورک کا دس سال کا تجربہ ہے۔ سابقا سیکرٹری 31-10-2019 سے ریٹائرڈ ہو گیا ہے۔

(د) یونین کونسل مڈھ پرگنہ کے یکم جنوری 2016 تا دسمبر 2016 تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. یکم جنوری 2016 تا دسمبر 2016 تک آمدن -/ 37,28,121روپے تھی۔
یکم جنوری 2016 تا دسمبر 2016 تک اخراجات -/19,79,653روپے تھے۔
2. یکم جنوری 2017 تا دسمبر 2017 تک آمدن -/21,22,570روپے تھی۔
یکم جنوری 2017 تا دسمبر 2017 تک اخراجات -/18,70,000روپے تھے۔
3. یکم جنوری 2018 تا دسمبر 2018 تک آمدن -/29,13,063روپے تھی۔
یکم جنوری 2018 تا دسمبر 2018 تک اخراجات -/24,64,940روپے تھے۔
4. یکم جنوری 2019 تا ستمبر 2019 تک آمدن -/31,54,414روپے تھی۔
یکم جنوری 2019 تا ستمبر 2019 تک اخراجات -/17,13,506روپے تھے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں
رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3162: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-72 تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (سرگودھا) کی حدود میں کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں؟

(ب) اب تک کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی نشاندہی ہوئی ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی بھلوال کی حدود میں کل چھ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جن میں سے چار ہاؤسنگ سکیمز زیر کارروائی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1- حاکم سٹی بھلوال 2- آئی کون ویلی بھلوال

3- کنال ویو بھلوال 4- نوازش ٹاؤن بھلوال

جبکہ 2 سکیمز طارق گارڈن اور النواز ویلی فیز 2 غیر قانونی ہیں۔

میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں مندرجہ ذیل دو سکیمیں فعال کرتی ہیں۔

1- نیو سٹی بھیرہ (رجسٹرڈ ہے)

2- ایفل سٹی بھیرہ ہاؤسنگ سکیم جو کہ پہلے ضلع کونسل سرگودھا کی حدود میں واقع تھی اب میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں واقع ہے اور اس کا کیس برائے لینے منظوری ٹیکنیکل سکروٹنی ڈسٹرکٹ پلاننگ اینڈ ڈیزائنگ کمیٹی سرگودھا میں زیر غور ہے۔

تحصیل کونسل بھیرہ و ٹاؤن کمیٹی میانی کی حدود میں کوئی ہاؤسنگ سکیم فعال نہ کرتی ہے۔

(ب) دو ہاؤسنگ سکیمیں غیر قانونی ہیں ان غیر قانونی سکیمز کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے اخبار اشتہار دیا گیا ہے جبکہ سب رجسٹرار اور ADLR بھلوال کے ذریعے کھیوٹ و رجسٹری انتقال block کروا دیئے گئے ہیں۔

مزید عرض ہے کہ دونوں غیر قانونی سکیمز کے مالکان کے خلاف استغاثہ جات بھی متعلقہ تھانہ میں بھجوائے گئے ہیں۔ محکمہ سوئی گیس اور فیسکو کو بھی تحریری طور پر ان غیر قانونی سکیمز کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ قانونی کارروائی کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور: تحصیل جام پور میں پارکس اور ان میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3169: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں کتنے پارکس کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکس پر مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) ان پارکس کی حالت کیسی ہے کیا تمام پارکس میں عوام کی سیر و تفریح کے لئے سہولیات میسر ہیں؟

(ہ) حکومت اس تحصیل میں مزید پارکس بنانے اور موجودہ پارکس میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں تین پارکس ہیں:

1۔ **میونسپل پارک نزد ماڈل بازار جام پور**

2۔ **عبید اللہ سندھی پارک نزد چاہ مندو والا جام پور**

3۔ **چلڈرن پارک نزد گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج جام پور**

(ب) میونسپل پارک جام پور کی نیلامی ایک سال کے لئے ماہانہ کرایہ داری پر ہو چکی ہے اس کی دیکھ بھال ٹھیکیدار کے ذمہ ہے اور باقی دو پارکس میں دو بیلدار اور ایک مالی کی دیکھ بھال کے لئے ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

(ج) ان پارکس پر مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) درست حالت میں ہیں صرف ایک پارک میں ٹھیکیدار کی طرف سے جھولہ جات عوام الناس کی سیر و تفریح کی سہولت کے لئے لگائے گئے ہیں جبکہ آمدہ گرانٹ کے بعد مزید دو پارکوں میں بھی عوام الناس کی سیر و تفریح کے لئے سہولیات میسر کر دی جائیں گی۔ عبید اللہ سندھی پارک میں آمدہ ہدایت گورنمنٹ آف پنجاب پلانٹیشن کی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی جام پور اپنے موجودہ پارکس میں عوام الناس کو مزید بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راجن پور میں موجود قبرستانوں کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

*3178: **محترمہ شازیہ عابد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں کتنے قبرستان ہیں؟

(ب) ان میں کتنے قبرستانوں کی چاردیواریاں ہیں اور کتنے کی نہیں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور کے زیادہ تر قبرستانوں کی چاردیواریاں نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع بھر کے تمام قبرستانوں کی چاردیواریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل جام پور کی حدود میں 180 قبرستان ہیں اور میونسپل کمیٹی جام پور کی حدود میں مندرجہ ذیل چار قبرستان ہیں۔

1۔ ٹھاکرے والا 2۔ محسن شاہ بخاری

3۔ سید جمن شاہ بخاری 4۔ نوشاہ غازی

(ب) تحصیل جام پور کے 19 قبرستانوں کی چار دیواریاں موجود ہیں اور باقی 161 قبرستان کی چار دیواریاں نہ ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی کے چاروں قبرستانوں کی چار دیواری ہے ٹھاکرے والا قبرستان قدیمی اور رقبہ کے لحاظ سے جام پور شہر کا سب سے بڑا قبرستان ہے اور اس قبرستان کی چار دیواری کا کچھ حصہ قابل مرمت ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ ضلع راجن پور کے تقریباً پچاس فیصد قبرستانوں کی چار دیواریاں تعمیر ہو چکی ہیں۔

(د) قبرستانوں کی چار دیواریاں بنانے کے لئے اس سے پہلے کوئی سپیشل گرانٹ موصول نہ ہوئی ہے اگر اس کے لئے حکومت سے گرانٹ مہیا کی گئی تو تمام قبرستانوں کی چار دیواریاں مکمل کر دی جائیں گی۔

میونسپل کمیٹی جھنگ میں ملازمین کی تعداد و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3201: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جھنگ میں عملے کی کل کتنی پوسٹیں منظور شدہ ہیں؟

(ب) میونسپل کمیٹی جھنگ میں مختلف پوسٹیں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی جھنگ میں صفائی ستھرائی کا عملہ کم ہے؟

(د) کیا حکومت میونسپل کمیٹی جھنگ کا عملہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت میونسپل کمیٹی کو اب میونسپل کارپوریشن کا درجہ حاصل ہو چکا ہے اور اس کے سٹاف میں اضافہ کر کے اب 1029 پوسٹیں ہو چکی ہیں۔

(ب) مختلف اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تقرریوں پر پابندی کے پیش نظر درج بالا سیٹوں پر تقرری عمل میں نہ لائی گئی تھی۔ تاہم عملہ صفائی خاکروب وغیرہ کی تقرری ڈیلی ویجز پر کر کے تعداد پوری کی جاتی تھی۔ بروئے نوٹیفکیشن نمبری No.ADMN-II(LG)3-55/2007 مورخہ 03.03.2016 ڈیلی ویجز تقرری پر بھی پابندی عائد ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں نیز مستقل عملہ صفائی کی ریٹائرمنٹ ہونے کے بعد اس تعداد میں اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی کو کارپوریشن کا درجہ حاصل ہونے کے بعد عملہ میں 243 سیٹوں کا اضافہ ہوا ہے۔

(د) حکومت پنجاب کو خالی سیٹوں کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جونہی جواب آئے گا تو اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

لاہور: حق نواز روڈ باغبانپورہ پر
تجاوزات اور ٹریفک کی روانی متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***3251: محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حق نواز روڈ باغبانپورہ لاہور پر تجاوزات کی بھرمار ہے حق نواز روڈ تا شوالہ چوک تک ٹریفک کی روانی ان تجاوزات کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے اپنی دکانوں سے باہر تھڑے بنا کر دکانیں بڑی کرر کھی ہیں اس پر حکومت کارروائی کرے اوران تھڑوں کو ختم کرنے میں کردار ادا کرے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حق نواز روڈ باغبانپورہ تا شوالہ چوک تک عارضی تجاوزات کے خلاف انٹی انکروچمنٹ سکواڈ شالامار زون تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کارروائی کرتا رہتا ہے اور ضبط شدہ سامان داخل تہہ بازاری سٹور کیا جاتا ہے تاکہ ٹریفک کی روانی متاثر نہ ہو۔ اس کے بعد عملہ تہہ بازاری فالواپ بھی کرتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے کلین اپ آپریشن کے دوران تمام تھڑاجات، ریمپ اور سیڑھیاں وغیرہ مسمار کر دیئے گئے ہیں۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال قصبہ پھلروان
میں غیر قانونی سستا بازار لگوانے سے متعلقہ تفصیلات

***3265: سید حسن مرتضیٰ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کے اضلاع میں عوام کی سہولت کے لئے سستے بازاروں کا انعقاد کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سستا بازار لگانے کے لئے انتظامیہ کی طرف سے معیار مقرر کیا جاتا ہے اور جو بندہ اس معیار پر پورا اترتا ہے تو متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے اسے سستا بازار لگانے کے لئے NOC جاری کیا جاتا ہے؟

(ج) قصبہ پھلروان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں کتنے لوگوں نے سستا بازار لگانے کے لئے apply کیا ان میں سے کتنے لوگ انتظامیہ کے مقرر کردہ معیار پر پورا اترے جنہیں بازار لگانے کی اجازت دی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ پھلروان (پلے گراؤنڈ نزد ریلوے لائنز) تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر سستا بازار لگوایا جارہا ہے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے اور کیا وہ غیر قانونی بازار بند کرایا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ! درست ہے کہ قصبہ پھلروان میں سستا بازار لگانے کے لئے دو افراد نے درخواست گزاری تھیں جن میں سے فقط ایک شخص مسمی رانا جاوید اختر ولد حاجی امان اللہ کو سستا بازار لگانے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا نے NOC جاری کیا ہے۔

(د) جی ہاں! درست ہے لیکن مورخہ 2019-10-03 کو بحکم جناب ڈپٹی کمشنر سرگودھا غیر قانونی بازار واقع پے گراؤنڈ نزد ریلوے لائنز قصبہ پھلروان تحصیل بھلوال کو ختم کروایا گیا ہے۔ اب اس جگہ پر ایسا کوئی بازار نہ لگایا جاتا ہے۔

بہاولپور کارپوریشن کی حدود کا تعین، عملہ کی تعداد و گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3281: جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور کارپوریشن کی حدود کہاں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟
(ب) اس کی حدود میں کون کون سے علاقہ جات شامل ہیں؟
(ج) اس کارپوریشن کے عملہ صفائی کی تعداد کتنی ہے؟
(د) اس کارپوریشن کے پاس کون کون سی گاڑیاں ہیں کس کس مقصد کے لئے ہیں؟
(ہ) اس کارپوریشن میں جو دیہی علاقہ جات شامل ہیں ان میں صفائی کے لئے کیا انتظامات ہیں؟
(و) کیا حکومت اس کارپوریشن میں عملہ صفائی کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود سابقا اربن یونین کونسلز نمبر 1 تا 21 اور ریونیو حدود تحصیل بہاولپور (سٹی) پر مشتمل ہے۔

(ب) اربن یونین کونسلز میں موضع جات کی تفصیل اس طرح ہے۔ موضع بہاولپور، بانگا، ہانسرہ، حمایتی، کرنا، ڈیرہ عزت، ہوت والا، رڈاں، 8/BC، 9/BC، 10/BC، بندرا، ویسلاں، ذخیرہ سمہ سٹہ، غنی پور، گوٹھ باجن، خانووالی، بھنڈادا خلی بندرا، غفور آباد، فتووالی، بکھری، گوٹھ گہنا، سمہ سٹہ، شرقپور، ربی، ڈیرہ مستی، راماں، نوشہرہ، اگلیاپور، ساہلاں، باقرپور، قادر بخش چنڑ، پنہواں، ماڑی قاسم شاہ، کسرہ موتجل، منگوانی، چاون، جھانگی والا، درویش محمد، گدپور، بھنڈا غلام حسین، بھنڈا تاؤ بر مد اہ۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن، بہاولپور میں عملہ صفائی 765۔ نفر پر مشتمل ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہے جس میں 191۔ نفر عملہ سیوریج لائنوں کی صفائی کے لئے ادارہ میٹروپولیٹن کارپوریشن بہاولپور میں تعینات ہے جبکہ 574 نفر عملہ صفائی کی خدمات سال 2014 سے حکومت پنجاب کی جانب سے قائم کی گئی بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، بہاولپور کے سپرد ہیں۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس کل گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے:

(i) جیپ ٹیوٹا فارچونر(زیر استعمال ایڈمنسٹریٹر)

(ii) سوزوکی کلٹس کار(پرانی)۔چار(زیر استعمال افسران میٹروپولیٹن)

(iii) ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(iv) ٹریکٹر فرنٹ اینڈ لوڈر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(v) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(vi) موٹر سائیکل۔نو(زیر استعمال ملازمین فیلڈ سٹاف)

(vii) سکر مشین۔دو(سیوریج صفائی)

(viii) فائر بریگیڈ۔دو(ایمرجنسی ڈیوٹی)

(ix) سوزوکی پک اپ۔ایک(سپرے کے لئے)

(x) ہائیڈرولک لفٹر۔ایک(سٹریٹ لائٹ)

(xi) فورک لفٹر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

جبکہ اپریل 2014 سے ذیل گاڑیاں BWMC کو حدود بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظامات کے لئے دی گئی ہیں:

(i) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔گیارہ

(ii) ٹریکٹر مع لوڈر۔تین

(iii) ٹریکٹر مع فرنٹ بلیڈ۔ایک

(iv) ٹریکٹر مع کانٹک کیئر۔دو

(v) مکینیکل سویپر۔دو

(vi) موٹر سائیکل۔چھ

(ہ) اپریل 2014 سے حدود بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظامات بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ذمہ ہیں۔

(و) بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظام بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ذمہ ہیں اس لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن میں عملہ صفائی بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔

میونسپل کارپوریشن اور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی

بہاولپور میں موجود گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3282: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور اور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بہاولپور کی ملکیتی کتنی گاڑیاں کون کون سی ہیں صفائی کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں کتنی گاڑیاں اس کمپنی کی ڈیرہ غازی خان شفٹ کی گئی ہیں ان کو یہاں سے شفٹ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کی وجہ سے جو صفائی انتظام بہاولپور کا نہیں ہو رہا ہے اس کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس کمپنی کی گاڑیاں واپس شفٹ بہاولپور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس کل پندرہ گاڑیاں اور پانچ موٹر سائیکل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) جیپ ٹیوٹا فارچونر (زیر استعمال ایڈمنسٹریٹر)

(ii) سوزوکی کلٹس کار (پرانی)۔ چار (زیر استعمال افسران میٹروپولیٹن)

(iii) ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(iv) ٹریکٹر فرنٹ اینڈ لوڈر۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(v) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(vi) موٹر سائیکل۔ نو (زیر استعمال ملازمین فیلڈ سٹاف)

(vii) سکر مشین۔ دو (سیوریج صفائی)

(viii) فائر بریگیڈ۔ دو (ایمرجنسی ڈیوٹی)

(ix) سوزوکی پک اپ۔ایک(سپرے کے لئے)

(x) ہائیڈرولک لفٹر۔ایک(سٹریٹ لائٹ)

(xi) فورک لفٹر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

جبکہ اپریل 2014سے ذیل گاڑیاں BWMC کو حدود بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظامات کے لئے دی گئی ہیں:

(i) ٹریکٹر مع ٹرالی۔گیارہ

(ii) ٹریکٹر مع لوڈر۔تین عدد

(iii) ٹریکٹر مع فرنٹ بلیڈ۔ایک

(iv) ٹریکٹر مع کانٹ کیرے ئر۔دو

(v) مکینیکل سویپر۔دو

(vi) موٹر سائیکل۔چھ

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 92صفائی کی گاڑیاں شہر میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔موجوہ گاڑیوں میں سے 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں جبکہ باقی ماندہ 73 گاڑیاں سال2014سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں نیز اوپر بیان کردہ تمام گاڑیاں شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔ان 73 گاڑیوں کی تفصیل زیریں بالا تحریر ہے۔

1۔ منی ڈمپرز(40) 2۔ ویسٹ کمپیکٹرز(14)

3۔ ڈمپ ٹرکس(10) 4۔ آرم رول ٹرکس(4)

5۔ روڈواشر(1) 6۔ فرنٹ لوڈر(3)

7۔ فرنٹ بلیڈ(1)

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن،بہاولپور کے پاس خریدکردہ گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے:

(i) جیپ ٹیوٹا فارچونر(زیر استعمال ایڈمنسٹریٹر) سال2017

(ii) سوزوکی کلٹس کار(پرانی)۔چار(زیر استعمال افسران میٹروپولیٹن)سال2002سال2007

(iii) ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2008

(iv) ٹریکٹر فرنٹ اینڈ لوڈر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2015

(v) ٹریکٹر مع ٹرالی۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2007

(vi) موٹر سائیکل۔ نو (زیر استعمال ملازمین فیلڈ سٹاف) سال 1996 سال 2007
(vii) سکر مشین۔ دو (سیوریج صفائی) سال 2007 سال 2016
(viii) فائر بریگیڈ۔ دو (ایمرجنسی ڈیوٹی) سال 1996 سال 2002
(ix) سوزوکی پک اپ۔ ایک (سپرے کے لئے) سال 2010
(x) ہائیڈرولک لفٹر۔ ایک (سٹریٹ لائٹ) سال 2016
(xi) فورک لفٹر۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل) سال 2007
(i) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔ گیارہ (سال 2006)
(ii) ٹریکٹر مع لوڈر۔ تین (سال 2006)
(iii) ٹریکٹر مع فرنٹ بلیڈ۔ ایک (سال 2006)
(iv) ٹریکٹر معہ کانٹ کیٹر۔ دو (سال 2006)
(v) مکینیکل سویپر۔ دو (سال 2012)

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 73 صفائی کی گاڑیاں سال 2014 سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں جبکہ 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں۔ بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس 92 گاڑیوں کا فلیٹ شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں جس میں سے ایک ڈمپ ٹرک ایک ماہ قبل عارضی بنیادوں پر ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا تھا جو بعد ازاں ایک ہفتہ بعد ہی واپس بہاولپور پہنچ کر کمپنی فلیٹ میں شامل ہو گیا تھا اور شہر میں روزمرہ کی صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بہاولپور میں صفائی ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے لئے ہر ممکن اقدامات بروئے کار لا رہی ہے اور ان اقدامات کی بنیاد پر بہاولپور شہر پنجاب کا سب سے صاف ستھرا شہر قرار پایا ہے۔

(د) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی جانب سے ایک ڈمپ ٹرک ایک ماہ قبل عارضی بنیادوں پر ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا تھا جو بعد ازاں ایک ہفتہ بعد ہی بہاولپور پہنچ کر کمپنی فلیٹ میں شامل ہو گیا تھا اور کمپنی فلیٹ میں شامل ہو کر شہر میں روزمرہ کی صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

جھنگ: سیٹلائٹ ٹاؤن کے قیام
اور سیوریج سسٹم کے ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3310: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ صدر میں سیٹلائٹ ٹاؤن کب قائم ہوا اور اس کے ٹوٹل کتنے بلاک بنائے گئے ہیں اس میں سیوریج اور صاف پانی کے پائپ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے سیٹلائٹ ٹاؤن کے لوگ مختلف متعدی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس ٹاؤن میں سیوریج کے نئے پائپ بچھانے اور صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جھنگ صدر میں سیٹلائٹ ٹاؤن کا قیام 1955 میں لایا گیا۔ اس کے تین بلاک A,B اور F تھے۔ بعد ازاں حکومت پنجاب نے کم آمدنی والے لوگوں کے لئے ہاؤسنگ سکیم بنائی جس کے چھ بلاک U,V,W,X,Y,Z ہیں۔ یہ سکیم 1989 میں میونسپل کمیٹی کے حوالے کی گئی۔ 2006 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے سیٹلائٹ ٹاؤن کے کچھ حصوں میں سیوریج کا نیا نظام بچھایا اور ڈسپوزل ورکس کو اپ گریڈ کیا جو کامیابی سے چل رہا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گرین بیلٹ سیٹلائٹ ٹاؤن کے دونوں اطراف
2. A بلاک
3. کلمہ چوک تا موسیٰ چوک
4. عثمان چوک بہاری کالونی تا لنک چنیوٹ روڈ Z بلاک
5. جامع چوک سے براستہ چونگی واہ والی ڈسپوزل ورکس چک کھوکھرا جو کہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ تاہم دیگر جگہوں پر گلیوں میں پرانا سیوریج سسٹم چل رہا ہے اور اس کی میعاد پوری ہو چکی ہے جس کی وجہ سے یہاں کے رہائشی مسائل کا شکار ہیں۔

(ب) پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کے لئے سروے اور تخمینہ تیار کروایا جا رہا ہے۔ سروے اور تخمینہ مکمل ہونے پر لوکل گورنمنٹ پلاننگ کو منظوری کے لئے ارسال کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

501: جناب منیب الحق: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے کون کون سی مشینری استعمال ہو رہی ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) اس وقت اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے کتنے سینٹری ورکر، سویپر اور فراش کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں ان کیڈر کی خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اوکاڑہ شہر کے لئے نئی مشینری خریدنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے سات ٹریکٹر مع ٹرالیاں، دو فرنٹ لوڈر، دو فرنٹ بلیڈ ایک گاربیج کنٹینر لفٹر، 16 گاربیج کنٹینر پر مشتمل مشینری استعمال کی جا رہی ہے۔

(ب) اس وقت اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے بمطابق منظور شدہ شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ سینٹری ورکرز کی کل 447 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 26 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی اوکاڑہ اپنے پاس موجود مشینری سے شہر سے کوڑا تلف کئے جانے کے امور بااحسن طریقہ سے انجام دے رہی ہے۔ مزید برآں بمطابق لیٹر نمبر SO(Admn-III)(LG)Misc-P-I/2015 تمام سینی ٹیشن ڈیلی ویجز سٹاف بذریعہ janitorial کمپنی رکھے جائیں گے۔

ساہیوال: ضلع کونسل میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹی میں جاری سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

510: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع کونسل ساہیوال، میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر وپی پی۔198 ساہیوال میں سال 17-2016 اور18-2017 میں کتنی سکمیں منظور ہوئیں، کتنی مکمل ہوئیں اور کتنی پر کام بقایا ہیں؟

(ب) اس وقت ضلع کونسل ساہیوال، میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر کے پاس کتنے کتنے فنڈز کس کس مد میں موجود ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں کے ماہانہ کتنے اخراجات ہیں سال 17-2016 اور18-2017 کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال، ضلع کونسل ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر کے ملازمین غبن کیس / نقشہ جات فیس ودیگر بے قاعدگیوں میں ملوث پائے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ کریں نیز کتنے ملازمین کے کیس انٹی کرپشن میں ہیں اور کتنوں کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف)

(i) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال میں سال17-2016 اور سال18-2017 کی سکیمز کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 17-2016

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
147	147	0

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2017-18

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
240	240	0

یونین کونسل ترقیاتی پروگرام برائے سال 2017-18

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
58	58	0

سابقہ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کی ترقیاتی سکیمز سال 2016-17

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
49	49	0

سال 2017-18

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
40	40	40

یونین کونسل ترقیاتی پروگرام برائے سال 2017-18

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
4	4	0

(ii) سابقہ میونسپل کارپوریشن ، ساہیوال کی ترقیاتی سکیمز: سال 2016-17

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
33	33	0

سال 2017-18

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
103	103	0

(iii) سابقہ میونسپل کمیٹی کمیر کی ترقیاتی سکیمز: سال 2016-17

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
22	22	0

سال 2017-18

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
22	22	0

سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز	کینسل سکیمز
30	25	(in running)1	4

(ب) تفصیل برائے موجودہ فنڈز برائے مختص رقم مالی سال20-2019

(i) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال

سائز اخراجات	تنخواہ ملازمین اخراجات	ترقیاتی اخراجات
-/159805000روپے	-/98381263روپے	-/1670000000روپے

(ii) سابقہ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال

سائز اخراجات	تنخواہ ملازمین اخراجات	ترقیاتی اخراجات
-/323125000روپے	-/354962000روپے	-/100000000روپے

(iii) سابقہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال

سائز اخراجات	تنخواہ ملازمین اخراجات	ترقیاتی اخراجات
-/41148000روپے	-/28425298روپے	-/152000000روپے

(ج)

(i) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال کے سالانہ اخراجات سال17-2016کو 99681062روپے اور سال 18-2017 کو-/669198108روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) سابقہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے سالانہ اخراجات سال17-2016کو -/169039343روپے اور سال 18-2017 کو-/3843991242روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) سابقہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال کے سالانہ اخراجات سال 17-2016کو -/14280839روپے اور سال18-2017کو-/78010373روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال، میونسپل کارپوریشن ساہیوال و میونسپل کمیٹی کمیر کا کوئی بھی ملازم کسی قسم کے غبن کیس و دیگر بے قاعدگیوں میں ملوث ہے اور نہ ہی کسی کا کوئی کیس انٹی کرپشن میں ہے۔

راجن پور: میونسپل کمیٹی جام پور میں
گاڑیوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

532: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور (راجن پور) کی کتنی گاڑیاں ہیں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) جام پور میں صفائی کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے اور یہ عملہ کہاں پر کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر میں صفائی نہیں ہو رہی کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے تعفن پھیل رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شہر کی صفائی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور میں کل گاڑیاں (9ٹریکٹرز تین ناکارہ 6چالو حالت) ایک سکر مشین ہینو (قابل مرمت)، ایک جیٹر مشین ہینو (قابل مرمت)، ایک کار مارگلہ ماڈل 1993 (قابل مرمت) ایک کار سوزوکی کلٹس ماڈل 2003 چالو حالت اور ایک جیپ (ناکارہ) دو موٹر سائیکل (ناکارہ) ہیں۔ میونسپل جام پور میں 177 ملازم ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں ان میں سے 43 دفتری امور سرانجام دے رہے ہیں اور 134 ملازم صفائی کا عملہ ہے ملازمین بمع نام گریڈ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی جام پور میں صفائی عملہ 134 ہے (ڈرائیورز، بیلدار، سینٹری ورکر اور ڈسپوزل سٹیشنز) شہر میں کوئی اربن یونین کونسل نہ ہے جبکہ میونسپل کمیٹی جام پور 13 شہری وارڈز پر مشتمل ہے عملہ صفائی شہر کی حدود میں وارڈز وار روزانہ کی بنیاد پر صفائی کرتا ہے اور شہر سے اکٹھا ہونے والا کوڑا کرکٹ بھی روزانہ کی بنیاد پر شہری حدود

سے باہر منتقل کر دیا جاتا ہے۔صفائی عملہ / سینٹری ورکرز مع گریڈ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ میونسپل کمیٹی کا عملہ صفائی روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ بذریعہ ٹریکٹر ٹرالی، گدھا ریڑھی، ہتھ ریڑھی اُٹھا کر شہری حدود سے باہر منتقل کرتا ہے۔

(د) سینٹری انسپکٹرز میونسپل کمیٹی جام پور کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر شہر کا وزٹ کریں اور جہاں کہیں کوڑا کرکٹ کا ڈھیر نظر آئے اس کو فوری طور پر اٹھوا کر شہری حدود سے باہر منتقل کریں۔ میونسپل کمیٹی اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے بہتر سے بہتر صفائی کے انتظامات ہنگامی بنیادوں پر کر رہی ہے۔

این اے۔193 جام پور میں
ترقیاتی کاموں اور دیگر منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

533: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) این اے۔193 جام پور (راجن پور) میں میونسپل کمیٹی کے تحت پچھلے تین سال میں کتنے ترقیاتی کام کئے گئے ان کاموں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ کی گئی، ان میں کتنے منصوبے مکمل کئے گئے اور کتنے منصوبے نامکمل چھوڑ دیئے گئے ان منصوبہ جات کا ٹھیکہ کس کس کو دیا گیا؟

(ج) کیا حکومت نامکمل منصوبہ جات کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف)

(i) میونسپل کمیٹی جام پور نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 کے تحت 25 سکیمز نالی سولنگ، ٹف ٹائلز وغیرہ تعمیر کروائی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) میونسپل کمیٹی جام پور نے سالانہ ترقیاتی پروگرام18-2017 کے تحت20 سکیمز نالی سولنگ، ٹف ٹائلز وغیرہ تعمیر کروائی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) مالی سال 18-2017 میں لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت13 منصوبے مکمل کئے گئے جن کی تفصیل بمع نام ٹھیکیداران تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) میونسپل کمیٹی جام پور کی مالی پوزیشن بہت کمزور تھی اس لئے 19-2018 میں کوئی ADP نہ لگائی ہے۔

(ب) ان منصوبوں پر 3 کروڑ23 لاکھ50 ہزار روپے خرچ کئے گئے ہیں کوئی منصوبہ نامکمل نہ ہے۔ ٹھیکیداروں کے نام تتمہ (الف، ب اور ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کوئی منصوبہ نامکمل نہ ہے۔

ساہیوال: ضلع کونسل میں سال 17-2016 تا 18-2017 کے دوران ترقیاتی سکیموں کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

588: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع کونسل ساہیوال میں مالی سال17-2016 اور سال18-2017 کے دوران کون کون سی ترقیاتی سکیمز منظور ہوئیں۔ یونین کونسل وار آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ترقیاتی سکیمز کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، کتنی رقم بقایا بچ گئی باقی ماندہ رقم کہاں کہاں پر خرچ اور کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا سکیمز میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں۔ کتنی زیر تکمیل ہیں۔ ان کا معیار کیا ہے کیا ان کا تھرڈ پارٹی سے وزٹ کروایا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع کونسل ساہیوال میں سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں100 سکیمز جبکہ بحالی و مرمت کے لئے 47 سکیمز منظور ہوئیں اور 18-2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 173 سکیمز جبکہ بحالی و مرمت کے لئے 65 سکیمز منظور ہوئیں۔ یونین کونسل وار منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) مذکورہ ترقیاتی سکیموں کے لئے 17-2016 میں مبلغ/-18,99,32,000 روپے اور 18-2017 میں مبلغ/-33,35,25,000 روپے کی رقوم مختص کی گئیں۔

(ii) گرانٹ برائے دیہی ڈویلپمنٹ پروگرام مبلغ/-14,50,00,000 روپے ترقیاتی سکیموں کے لئے مختص شدہ رقوم خرچ ہو گئیں ہیں۔ کوئی بچت نہ ہوئی ہے۔

(ج) تمام سکیمز ہائے مکمل ہو چکی ہیں ان کا معیار تسلی بخش ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے لوکل گورنمنٹ دیہی ڈویلپمنٹ پروگرام کے سلسلہ میں موصول ہونے والی گرانٹ کی سکیموں کی Third Party Verification (TPV) بھی ہو چکی ہے۔

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن میں
ملازمین کی تعداد اور ان کی تنخواہوں سے متعلقہ تفصیلات

589: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ حجم کیا ہے؟

(ب) میونسپل کارپوریشن ہذا کے فنڈز کی کمی کی وجہ سے کتنے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن گریجویٹی اور فوت ہونے والے ملازمین کی مالی امداد کے کیسز زیر التواء ہیں ان کو ادائیگیوں کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں؟

(ج) کیا حکومت فنانس ایوارڈ کے تحت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کو ماہانہ اس قدر فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کہ اس کے جملہ ملازمین کی تنخواہیں اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن و دیگر مالی معاملات کی بروقت ماہانہ ادائیگی ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد527 اور ڈیلی ویجز پر176 ملازم کام کر رہے ہیں۔ ان تمام ملازمین کی تنخواہوں کا حجم برائے مالی سال 2018-19 مبلغ27 کروڑ78 لاکھ71 ہزار745 روپے تھا۔

(ب) فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی ریٹائرڈ یا فوت شدہ ملازمین کے واجبات زیرِ التواء نہ ہیں۔

(ج) محکمہ خزانہ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کو صوبائی مالیاتی کمیشن (پی ایف سی) کے تحت ماہانہ کی بنیاد پر فنڈز منتقل کر رہا ہے۔ یہ فنڈز تنخواہوں، پنشن، یوٹیلٹی بلز وغیرہ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان فنڈز کے علاوہ میونسپل کارپوریشنز اپنے فنڈز بھی Generate کرتی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ PFC Award 2019 متعارف کروانے کے لئے کام کر رہی ہے جس کے تحت فنڈز نئے فارمولے کے تحت لوکل گورنمنٹس کو مہیا کئے جائیں گے۔ نئے ایوارڈ تک ان لوکل گورنمنٹس کو PFC Award 2017 کے تحت فنڈز جاری کئے جائیں گے۔ مالی سال 2018-19 میں میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کو مبلغ38 کروڑ69 لاکھ88 ہزار روپے مہیا کئے گئے ہیں۔

ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی

کی تشکیل اور اس پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

590: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ساہیوال کا حدود اربعہ کیا ہے؟

(ب) کمپنی کب معرض وجود میں آئی۔اس کے سالانہ کل کتنے اخراجات ہیں اور کتنا فنڈز بقایا ہے؟

(ج) تحصیل ساہیوال کے اربن / رورل ایریا کی صفائی کی حالت بہت بہتر ہے۔اس کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور کتنی مدت میں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز اس بابت جولائی 2018 سے تاحال کئے جانے والے اقدامات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا وجود ہی نہ ہے اس لئے اس سے متعلق تفصیلات موجود نہ ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کی حدود میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی کروائی جا رہی ہے۔ محدود وسائل اور عملہ کی کمی کے باوجود میونسپل کارپوریشن، ساہیوال صفائی کے عمل میں کوشاں ہے اسی لئے کلین اینڈ گرین پروگرام کے سلسلہ میں ساہیوال سٹی صفائی کے حوالہ سے پنجاب بھر میں دوسرے نمبر پر تھا۔

لاہور: سنگھ پورہ تا شالامار چوک میں
قانونی و غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز سے متعلقہ تفصیلات

606: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سنگھ پورہ تا شالامار چوک کتنے قانونی و غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ ہیں؟

(ب) کیا جی ٹی روڈ باغبانپورہ بازار کے باہر قائم پارکنگ سٹینڈ قانونی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پارکنگ سٹینڈ کا ٹھیکہ کتنے عرصہ کے لئے دیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی سنگھ پورہ تا شالامار چوک ٹوٹل دس پارکنگ سٹینڈز چلارہی ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہے:

1۔	ولیم مارکیٹ	2۔	مسرت رزاق ہسپتال
3۔	نیشنل بنک آف پاکستان	4۔	گورمے ریسٹورنٹ
5۔	الفلاح بنک	6۔	ایم سی بی بنک
7۔	اسسٹنٹ کمشنر آفس	8۔	ٹریفک پولیس لائسنس آفس
9۔	مناواں ہسپتال	10۔	نعمت خانہ

(ب) باغبانپورہ بازار کے باہر پارکنگ سائیٹ کا نام ولیم مارکیٹ پارکنگ سائیٹ ہے جو کہ قانونی اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے منظور شدہ پارکنگ سائیٹ ہے۔

(ج) ولیم مارکیٹ پارکنگ سائیٹ لاہور پارکنگ کمپنی خود چلارہی ہے اور یہ سٹینڈ کسی ٹھیکیدار کے پاس نہ ہے۔

رحیم یار خان: میونسپل کمیٹی میں گاڑیوں، ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

664: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی (رحیم یار خان) کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اوراس میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) رحیم یار خان شہر میں صفائی کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے، یہ عملہ کہاں پر کام کررہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر میں صفائی نہیں ہورہی، کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے تعفن پھیل رہا ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شہر کی صفائی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سابقا میونسپل کمیٹی موجودہ میونسپل کارپوریشن، رحیم یار خان کے پاس تین سوزوکی کاریں، تین پوٹھوہار جیپیں، آٹھ ٹریکٹر ٹرالیاں، چار لوڈر، تین ٹینکر گندہ پانی، دو سکر مشین، ایک جیٹنگ مشین، دو فرنٹ بلیڈ اور اٹھارہ ڈی واٹرنگ سیٹ موجود ہیں جو کہ ورکنگ پوزیشن میں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان میں 755 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام و گریڈ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شہر میں صفائی کے لئے 445 ملازمین پر مشتمل عملہ صفائی تعینات ہے جو کہ حدود میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان وارڈ نمبر 1 تا 50 میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ وارڈ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شہر میں صفائی روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہے اور کوڑا کرکٹ بھی روزانہ کی بنیاد پر اٹھوایا جا رہا ہے۔

(د) رحیم یار خان شہر میں صفائی روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں شہریوں کی طرف سے کوئی شکایت نہ ہے۔

رحیم یار خان: پی پی-263 اور پی پی-264
میں واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

678: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-263 اور پی پی-264 ضلع رحیم یار خان میں پچھلے پانچ سالوں میں کتنی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں لاؤنچ کی گئیں؟

(ب) ان میں سے اب تک کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ناکارہ سکیموں کے لئے دوبارہ فنڈ مختص کر کے ان کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سابقا ضلع کونسل رحیم یار خان نے حلقہ پی پی۔263 میں ایک سیوریج سکیم لاؤنچ کی اور ایک کی مرمت و بحالی کی جبکہ پی پی۔264 میں دو سیوریج لاؤنچ کیں اور چار کی مرمت و بحالی کی گئی۔ اسی طرح سابقا میونسپل کمیٹی رحیم یار خان نے پی پی۔263 میں آٹھ عدد واٹر سپلائی سکیمز و9عدد سیوریج لائنز کی مرمت و بحالی کی جس کی تفصیل تتمہ (الف اور ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تمام سکیمز چالو حالت میں ہیں ان میں سے کوئی بھی لائن ناکارہ حالت میں نہ ہے۔

(ج) مذکورہ بالا تمام سکیمز چالو حالت میں ہیں۔

ضلع قصور میں یونین کونسلز کی تعداد اور متعین سیکرٹریز سے متعلقہ تفصیلات

752: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کل کتنی یونین کونسلیں ہیں ان یونین کونسلوں میں متعین سیکرٹری کے نام، عہدے اور سکیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2019 سے اب تک سیکرٹری یونین کونسل نمبر 17 راجہ جنگ قصور، کے خلاف عوام کی جانب سے کرپشن اور جعلسازی کی بابت بہت ساری درخواستیں موصول ہوئی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان درخواستوں پر کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرپشن، جعلسازی اور ملی بھگت ثابت ہو جانے کے باوجود بھی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع قصور میں 125 یونین کونسلز تھیں جن میں تعینات سیکرٹریوں کے نام مع سکیل کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سابقہ یونین کونسل نمبر 17 راجہ جنگ اب ٹاؤن کمیٹی بن چکی ہے اور اس کے چیف آفیسر کے خلاف کوئی انکوائری نہ ہے جبکہ موجودہ یونین کونسل نمبر 17 گاؤں مان میں ہے جس کے سیکرٹری کے خلاف کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج) چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی راجہ جنگ و سابقہ یونین کونسل نمبر 17 گاؤں مان کے سیکرٹری کے خلاف کوئی انکوائری و شکایت نہ ہے۔

(د) جواب جُز (ج) میں درج ہے۔

قصور: قصبہ الٰہ آباد میں سیوریج کی ناقص صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

753: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الٰہ آباد (قصور) میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے کروڑوں روپے کی لاگت سے بننے والا نظام ناکارہ ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ کی گلیوں اور بازاروں میں ابلتے گٹر انتظامیہ کا منہ چڑا رہے ہیں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے شہریوں کا گزرنا محال ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ میں مین دیپالپور روڈ اور چونیاں روڈ پر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے خستہ حال ہو چکے ہیں روڈز پر بڑے بڑے کھڈے پڑنے سے حادثات معمول بن چکے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ کی قدیم آبادیوں میں سیوریج کا نظام ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے گندہ پانی جمع ہے؟

(ہ) کیا حکومت قصبہ الٰہ آباد میں سیوریج کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست نہ ہے کیونکہ الہ آباد کی تمام آبادی یہی سیوریج سسٹم استعمال کر رہی ہے۔ تاہم سیوریج سسٹم بند ہونے کی شکایت آتی رہتی ہے جن کو بروقت حل کر دیا جاتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ میونسپل کمیٹی الہ آباد محدود وسائل ہونے کے باوجود ہمہ وقت مسائل حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

(ج) مذکورہ شاہرات محکمہ ہائی وے سے متعلقہ ہے جن کی فوری مرمت کی ضرورت ہے؟

(د) الہ آباد کی قدیم آبادی ٹھینگ پنڈ ہے جس میں تقریباً30,32سال پہلے سیوریج سسٹم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ڈالا تھاجہاں اگر کوئی مسئلہ پیدا ہوتو فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔

(ہ) قصبہ الہ آباد میں سیوریج کا نظام درست کام کر رہاہے اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار باغ کے علاقہ القادر سکیم گلی میں خالی پلاٹ میں گندگی کے ڈھیر سے متعلقہ تفصیلات

775: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار باغ لاہور کے علاقہ القادر سکیم کی مین گلی میں رفیق ہاؤس 31 القادر ہاؤسنگ سکیم باغبانپورہ لاہور کے نام سے پلاٹ مع چاردیواری موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پلاٹ میں موجود جنگل نما درخت اور کوڑے کرکٹ سے خطرناک حشرات، کیڑے مکوڑہ و تعفن رہائشیوں کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے پلاٹ مالک کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے نیز کیا محکمہ اس پلاٹ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہاں چار دیواری والا ایک پلاٹ شالامار باغ لاہور کے علاقے القادر سکیم کی مین گلی میں رفیق ہاؤس 31 القادر ہاؤسنگ سکیم باغبانپورہ لاہور میں موجود ہے۔

(ب) مذکورہ پلاٹ کے گرد چار دیواری بمع گیٹ تعمیر ہے۔اس چار دیواری میں ارد گرد کے رہائشی کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے۔

(ج) شالامار زون، میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور نے مالکِ پلاٹ کو تلاش کر کے مذکورہ پلاٹ کا گیٹ کھلوایا اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے تعاون سے پلاٹ کی صفائی کرا دی گئی ہے اور مالکِ مکان کو ہدایت کر دی ہے کہ آئندہ وہ پلاٹ کی صفائی وغیرہ کا خیال رکھے۔

ضلع رحیم یار خان: پی پی۔264 میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

830:سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان حلقہ پی پی۔264 میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایا گیا ہے؟

(ج) رحیم یار خان میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس قائم کر رکھے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حلقہ پی پی۔264 تحصیل کونسل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی حدود میں آتا ہے اور یہ حلقہ دیہی ایریا پر مشتمل ہے اس حلقہ میں کوئی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نہ ہے اس لئے سینٹری ورکرز کی کوئی اسامی نہ ہے۔

(ب) چونکہ یہ حلقہ دیہی یونین کونسلز پر مشتمل ہے اس لئے ان یونین کونسلز میں سینٹری ورکرز کی اسامیاں نہ ہیں۔

(ج) رحیم یار خان میں کوئی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نہ ہے بلکہ شہر کی ویسٹ مینجمنٹ کا کام میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کے ذمہ ہے۔ مزید برآں میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کے پاس کوئی مستقل ڈمپنگ پوائنٹ / لینڈ فِل سائیٹ نہ ہے۔

ڈیرہ غازی خان: غیر قانونی کالونیوں کی تعمیر میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

842: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں غیر قانونی کالونیاں کن ادوار میں بنیں؟

(ب) جن افسران کی موجودگی میں یہ غیر قانونی کالونیاں بنتی رہیں ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈیرہ غازی خان کی حدود میں غیر قانونی کالونیاں 2006 تا 2012 کے دور میں تعمیر ہوئیں۔

(ب) 2006 تا 2012 کے دوران تعینات افسران اور اہلکاران نے غیر قانونی کالونیوں کے مالکان کو متعدد بار نوٹسز جاری کر کے تعمیراتی کام کو رُکوایا۔ غیر قانونی کالونیوں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت روکنے کے لئے متعدد بار محکمہ مال کو ان کی رجسٹری اور انتقال بند کرنے کے لئے لکھا گیا جبکہ محکمہ سوئی گیس اور واپڈا کو ان غیر قانونی کالونیوں میں بجلی اور گیس کے کنکشن منقطع کرنے کے لئے بھی تحریر کیا گیا۔ مزید یہ کہ بذریعہ اخبار عوام الناس کی آگاہی کے لئے غیر منظور شدہ کالونیوں کے بارے میں اشتہار دیا جا چکا ہے۔

ڈیرہ غازی خان: غیر قانونی کالونیوں کو قانونی دائرہ میں لانے سے متعلقہ تفصیلات

843: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کتنی کالونیاں غیر قانونی طور پر قائم ہیں؟

(ب) ان کو لیگلائز کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی حدود میں 107 غیر قانونی کالونیز / لینڈ سب ڈویژن ہیں۔

(ب) مورخہ 19-11-2019 کو حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن ڈائریکٹر جنرل (آئی اینڈ ایم)، لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو ان غیر منظور شُدہ ہاؤسنگ / لینڈ سب ڈویژن کالونیز کو ریگولرائز کرنے کے لئے پورے پنجاب کے لئے اپنی سفارشات تیار کرے گی۔

ڈیرہ غازی خان: واٹر فلٹریشن پلانٹ
کی تعداد ان کی چالو حالت اور مینٹیننس سے متعلقہ تفصیلات

847: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کتنے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے سرکاری اور کتنے مخیر لوگوں کی طرف سے لگائے گئے ہیں اور کتنے فعال ہیں؟

(ج) سرکاری اور غیر سرکاری واٹر فلٹریشن پلانٹ کی مینٹیننس کا کیا انتظام ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں اس وقت 51 فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں۔

(ب) تیس فلٹریشن پلانٹس سرکاری سطح پر اور ایک فلٹریشن پلانٹ غیر سرکاری تنظیم نے نصب کیا ہے ان میں سے تیس فلٹریشن پلانٹس فعال ہیں نیز میٹروپولیٹن کارپوریشن، ڈیرہ غازی خان کے زیر انتظام صرف ایک فلٹریشن پلانٹ واقع چوک چورہٹہ نزد کمپری ہینسو سکول کے ساتھ چل رہا ہے۔

(ج) فعال فلٹریشن پلانٹ میں سے 27 فلٹریشن پلانٹس کی مینٹیننس غیر سرکاری ادارے کر رہے ہیں اور تین عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ کی مینٹیننس سرکاری ادارے کر رہے ہیں۔

جھنگ: پی پی۔126 میں پارکس کی تعداد، ملازمین کی تعیناتی اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

875: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔126 جھنگ میں کتنے پارکس کس کس جگہ پر ہیں؟

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) ان پارکس پر سال 19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان حلقہ کے تمام پارکس کی حالت ناگفتہ بہ ہے اس بابت محکمہ حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی۔126 کی حدود میں درج ذیل سات پارکس ہیں جو میونسپل کارپوریشن جھنگ و تحصیل کونسل جھنگ کے زیر انتظام ہیں۔

1. جمیل شہید پارک، جھنگ صدر
2. نواز شریف پارک جھنگ سٹی
3. پیر پہاڑے شاہ پارک جھنگ سٹی

4. مجید امجد پارک جھنگ صدر
5. فاطمہ الزہرہ پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ
6. صفیہ اکبر پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ
7. بلقیس اختر ہاشمی پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے 26 ملازمین تعینات ہیں۔

(ج) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 19-2018 میں مبلغ ایک کروڑ 37 لاکھ 51 ہزار 778 روپے مع سیلری خرچ ہوئے جبکہ رواں مالی سال 20-2019 کے لئے اس مد میں مبلغ 1 کروڑ 95 لاکھ 74 ہزار 921 روپے مع سیلری مختص ہیں۔

(د) درست نہ ہے بلکہ پارکوں کی روزانہ کی بنیاد پر صفائی کی جاتی ہے اور وسائل کے مطابق ان پارکوں میں بہتری لائی جا رہی ہے۔

رحیم یار خان: ضلع کونسل کو سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے جاری کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

889: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع کونسل رحیم یار خان کو سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس رقم کی ماہانہ خرچ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع کونسل رحیم یار خان مورخہ 01.01.2017 کو وجود میں آئی ہے اور مورخہ 01.01.2017 سے لے کر اب تک تحصیل کونسل رحیم یار خان (سابق ضلع کونسل) میں سیوریج صفائی کے لئے کوئی رقم / گرانٹ موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) ایضاً

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر248/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی
کے نصب شدہ1700 کیمروں کے خراب ہونے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 21۔ مئی2020 کی خبر کے مطابق سیف سٹی کے1700 کیمرے خراب ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے لاہور میں1700 سے زائد کیمرے خراب، کئی علاقوں میں مانیٹرنگ متاثر ہو گئی جس کے باعث رونما ہونے والی کئی وارداتوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج نہ مل سکی۔ لاہور شہر میں آٹھ ہزار سے زائد کیمرے نصب ہیں جن میں سے اس وقت تقریباً1700 کیمرے خراب ہیں۔ کیمرے خراب ہونے کی وجہ سے کئی علاقوں میں کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ متاثر ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہر میں ہونے والی حالیہ وارداتوں کی فوٹیج بھی پولیس کو موصول نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ملزمان کو گرفتار کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ سیف سٹیز اتھارٹی کے قیام سے اب تک شہر میں کرائم کا گراف نیچے نہ آیا اور شہر میں سٹریٹ کرائم کے ساتھ ساتھ چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی ریکارڈ اضافہ ہوا جس کی وجہ سے لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہے۔ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے1700 کیمرے خراب ہونے کی وجہ سے لاہور شہر کی عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ جو تحریک التوائے کار محترمہ نے پیش کی ہے اس کی بنیاد ایک اخباری خبر ہے تو اس اخباری خبر کی بنیاد پر یہاں پر پیش کی گئی تحریک التوائے کار کو میں غلط تو نہیں کہوں گا لیکن اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ 100 فیصد درست نہیں ہے۔ محترمہ کا یہ فرمانا میں تعداد میں نہیں جانا چاہتا کہ کچھ کیمرے خراب ہیں۔ انہوں نے سینکڑوں کی تعداد میں بتایا ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہوتا یہ ہے کہ اس وقت لاہور شہر میں جتنے بھی کیمرے لگائے گئے ہیں ان میں سے کچھ خراب ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ ایک مسلسل عمل ہے جو ایک continuous process ہے کہ جو کیمرہ خراب ہوتا ہے اسے ٹھیک کر لیا جاتا ہے لیکن درمیان میں ایک ایسا patch ضرور آیا تھا کہ جب ان کو ٹھیک کرنے کے عمل میں تھوڑی سی delay پیدا ہوئی تھی جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جس کمپنی کے ساتھ ہمارا کنٹریکٹ تھا اور جس کمپنی نے یہ کیمرے provide کئے تھے اس کمپنی کا agreement renew ہونا تھا لیکن renewal میں کچھ مشکلات آ رہی تھیں۔ ہم ان کی terms & conditions پر renewal نہیں کرنا چاہ رہے تھے اور ہمارے درمیان کوئی اتفاق رائے پیدا نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے delay ہوئی تھی لیکن اب ہم ایک routine میں آ گئے ہیں اور جہاں پر بھی کیمرہ خراب ہوتا ہے تو اسے ٹھیک کر لیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات محترمہ نے فرمایا کہ ان کیمروں کی وجہ سے پولیس بہت سارے ملزمان کو trace نہیں کر سکی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کو سیف سٹی اتھارٹی کی وجہ سے جو assistance ملتی ہے وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے اور یہ ادارہ بالکل اپنے طور پر بہتر کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب بھی اگر اس وقت کچھ کیمرے کسی جگہ پر خراب ہیں اور ان کے نوٹس میں ہیں تو ہم انہیں ٹھیک کروانے کی ترجیحی بنیادوں پر کوشش کریں گے لیکن بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا ایک routine کا کام ہے۔ کیمرے ضرور خراب ہوتے ہیں لیکن انہیں ساتھ ہی ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جواب تسلی بخش ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کیونکہ آج ہماری بحث "کورونا وائرس" پر بھی ہے لیکن special risk needs special attention عرض یہ ہے کہ جب اس کورونا وائرس سے پوری دنیا میں ہر آدمی اس سے گھبرایا پڑا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! ابھی تو ہم نے کورونا پر بحث کا آغاز نہیں کیا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں صرف ایک پوائنٹ پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر میاں محمد شہباز شریف اور دیگر قائدین۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ ہم اسی پر بحث کر رہے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے بات تو مکمل کر لینے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، کورونا پر پوری بحث ہے اس لئے اس وقت آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ چاہوں گا کہ ایک دن پہلے میں نے ایک نجی ٹی وی پر خبر پڑھی بلکہ ان کے رات 9:00 بجے کے بلیٹن میں تھی کہ حکومت زمینداروں اور کاشتکاروں پر ایک نیا ٹیکس لگانے جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری زراعت کے انتہائی بُرے حالات ہیں اور میں اس ہاؤس میں بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس پر بحث کے لئے وقت رکھیں لیکن نہیں رکھا گیا۔ آگے بجٹ شروع ہو جائے گا تو اس پر بات نہیں ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین! میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا، خدارا اگر آپ ایسا ارادہ رکھتے ہیں اور اللہ کرے کہ وہ خبر غلط ہو لیکن وہ جو خبر تھی اور میں نے اس میں جو پڑھا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کاشتکاروں کے ساتھ، زراعت کے ساتھ اور اس ملک کی معیشت کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو گی۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کاشتکاراور زراعت کے لئے جو پالیسیاں بنائی جاتی ہیں اس میں ہمارے stakeholders کو شامل ہی نہیں کیا جاتا۔ آپ نے اگر ایک ریڑھی والے پر بھی ٹیکس لگانا ہے، آپ نے اگر کسی چھوٹے سے چھوٹے سرمایہ دار پر بھی ٹیکس لگانا ہے تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ! میں قطع کلامی کی معافی چاہتا ہوں ایک مفروضے کی بنیاد پر آپ تقریر کر رہے ہیں۔ ابھی بجٹ آیا نہیں ہے اور یہ کسی کو پتا نہیں ہے کہ کون سا ٹیکس لگنا ہے اور کون سا نہیں لگنا تو آپ اس کو بنیاد بنا کر یہ نہ فرمائیں۔ جہاں تک زراعت پر بات کرنے کا تعلق ہے تو ہماری جو cut motions آئی ہیں اس میں آپ زراعت کے ڈیپارٹمنٹ میں اپنی cut motions دے دیں تو آپ کو بھرپور بات کرنے کا موقع ملے گا لیکن ایک ٹیکس جو لگا ہی نہیں ہے اور ابھی بجٹ ہی نہیں آیا تو اس کی بنیاد پر تقریر کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ آج کورونا پر general discussion ہے جو کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو اس کو شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح آپ نے پوائنٹ آف آرڈرز پر وقت ضائع کرنا ہے اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو discuss کرنا ہے تو ہیلتھ پر بحث رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

صحت پر عام بحث

جناب چیئرمین: جی، آج بڑا اہم topic ہے تو اب ہم کورونا پر general discussion شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر ہیلتھ پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ اپنا نام بحث کے لئے مجھے بھجوا دیں اور جتنا چاہے بول لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ نے زراعت پر بات اچھے طریقے سے ختم نہیں کی کیونکہ اس ہاؤس میں بھی اکثریت کاشتکاروں کی ہے اور زمینداروں کی ہے لیکن ان پر جو ٹیکسز لگائے جا رہے ہیں ان کے متعلق ہم کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین! بڑا افسوس ہے کہ ہم بات بھی نہیں کر سکتے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس ہاؤس میں تقریباً70 فیصد ہمارے ساتھی اللہ کے فضل و کرم سے کاشتکار ہیں اور ان پر ٹیکس بھی لگائے جائیں لیکن ہم بولیں بھی نہ۔ یہ نہ سمجھیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے رانا محمد اقبال خان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بتا دیں کون سا ٹیکس لگا ہے؟ آپ بتائیں کیونکہ بجٹ ابھی 15۔جون کو پیش ہونا ہے اور ٹیکس آپ نے آج لگا دیا ہے۔ مجھے بتائیں کہاں لگا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ٹیکس لگا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! مجھے بتائیں کہاں ٹیکس لگا ہے؟

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! ابھی ٹیکس نہیں لگا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! وہ انکم ٹیکس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کب لگا ہے کیونکہ ابھی 15۔جون کو بجٹ پیش ہونا ہے اور خدا کا واسطہ ہے کہ ایسی بات نہ کیا کریں۔ آپ کا جتنا تجربہ ہے اس کے مطابق بات کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو ایک بات میں کر سکوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! جی۔

جناب چیئرمین: میری معلومات کے مطابق کوئی نیا ٹیکس ایگریکلچر پر نہیں لگ رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے بھی وہ خبر سنی ہے جس کا ذکر سید حسن مرتضیٰ نے کیا ہے۔ میں بھی کاشتکار ہوں اور میری انکم کا 100 فیصد انحصار کاشتکاری پر ہے۔ وہ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ ہے جس کے تحت ہم سب کو ایگریکلچر انکم ٹیکس بھرنا ہے۔ وہ سپریم کورٹ کا فیصلہ پرانا چلا آرہا ہے اور وہ نیا ٹیکس نہیں ہے جو ہم سب نے بھرا ہے یا کچھ لوگ بھر رہے ہیں اور وہ ہمیں بھرنا پڑے گا۔ وہ خبر اس حوالے سے چلی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! وہ دو ٹیکس ہیں جن میں ایک زرعی پراپرٹی ٹیکس ہے اور دوسرا زرعی انکم ٹیکس ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وہ سپریم کورٹ کی رولنگ ہے۔ بہت شکریہ۔۔جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب کے اندر کورونا وائرس کی صورتحال یہ ہے کہ۔۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے آپ ہمیشہ اسی طرح ہی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! What you want to say?

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ ہاؤس کو dictate اور bulldoze نہیں کر سکتے۔

MR CHAIRMAN: This is not the way, this is not the way.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیں۔ This is point of order

MR CHAIRMAN: This is not the way, this is not the way.

RANA MASHHOOD AHMED KHAN: Mr Chairman! This is not the way.

جناب چیئرمین: جو آپ لہجہ استعمال کر رہے ہیں This is not the way. The Chair is not bound to listen to you. Thank you very much. جی، منسٹر صاحبہ!

RANA MASHHOOD AHMED KHAN: Mr Chairman! We are not bound to listen to you.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آئندہ آپ میرے ساتھ اس لہجے میں بات مت کیجئے گا، پلیز۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ بھی دھیان رکھئے گا۔

جناب چیئرمین: آپ بتائیں کہ میں کس چیز کا دھیان رکھوں؟ وزیر قانون! پلیز نوٹ فرمائیں یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ دھیان رکھئے گا، میں کس چیز کا دھیان رکھوں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

MR CHAIRMAN: Is he challenging my authority?

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ رانا مشہود احمد خان خود ڈپٹی سپیکر رہے ہیں، چیئر کے ساتھ مخاطب ہونے کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ یہ تشریف رکھیں اگر کوئی بات ہے تو ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں لیکن چیئر کا احترام بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک ایسا غلط precedent set نہ کریں کہ چیئر کا احترام نہ کیا جائے، چیئر کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ رانا مشہود احمد خان! چلیں، آئیں ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ،
رانا مشہود احمد خان اور جناب سمیع اللہ خان ایوان کی پچھلی نشستوں پر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! آپ continue کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب میں 3 لاکھ 27 ہزار 172 افراد کا کورونا ٹیسٹ کیا جا چکا ہے جن میں سے پچھلے 24 گھنٹوں کے دورانیہ میں 1919 مریضوں کی کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس وقت پورے صوبہ پنجاب میں تصدیق شدہ کیسز 47382 ہیں، اب تک 890 افراد کی اموات ہو چکی ہے اور تقریباً 9546 لوگ صحت یاب ہو کر گھر جا چکے ہیں۔ اس وقت قرنطینہ میں 2653 جبکہ جیل میں 86 افراد کورونا کے مریض ہیں۔ سارے زائرین اور تبلیغی اجتماع والوں کو صحت یاب ہونے کے بعد گھر بھیجا جا چکا ہے۔ اس وقت بیرون ملک سے آنے والے 10252 افراد کا ٹیسٹ کیا گیا ہے جن میں سے 117 افراد میں وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔ 5381 افراد کا ٹیسٹ رزلٹ منفی آیا ہے اور 2704 افراد کا کورونا ٹیسٹ رزلٹ متوقع ہے۔ اس وقت 25386 افراد کے براہ راست جبکہ ان کی contact tracing کے نتیجہ میں 113,064 افراد کی ٹیسٹنگ کی جا چکی ہے جن میں

سے 5978 افراد میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔This is the instruction of the World Health Organization. پنجاب میں 10 ہزار افراد کی ٹیسٹنگ اہلیت موجود ہے جبکہ پچھلے 24 گھنٹوں میں 9179 افراد کے ٹیسٹ کئے جا چکے ہیں اور اس طرح اب تک کئے گئے کل ٹیسٹوں کی تعداد 3 لاکھ 27 ہزار 72 ہو چکی ہے۔ ہم نے ریکارڈ مدت میں لیبارٹریوں کی تعداد ایک سے بڑھا کر 24 کر دی ہے۔ اس وقت پنجاب کے 207 ہسپتالوں میں کورونا وائرس کے علاج کی سہولت موجود ہے جہاں ٹوٹل 2177 وینٹی لیٹرز میں سے 626 وینٹی لیٹر کورونا وائرس کے مریضوں کے لئے مختص ہیں جبکہ 264 وینٹی لیٹرز کورونا مریضوں کے زیر استعمال ہیں۔ اس وقت پنجاب میں کورونا سے مشتبہ ہیلتھ کیئر ورکرز کی کل تعداد 4168 ہے اور ان تمام ہیلتھ کیئر ورکرز کے ٹیسٹ ہو جانے کے بعد 836 افراد میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے اس لحاظ سے متاثر ہونے والے افراد کی شرح 20 فیصد ہے۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے لحاظ سے لاہور 22749 مریضوں کے ساتھ پہلے، راولپنڈی 3561 مریضوں کے ساتھ دوسرے، فیصل آباد 3166 مریضوں کے ساتھ تیسرے، ملتان 3160 مریضوں کے ساتھ چوتھے، گوجرانوالہ 1885 کے ساتھ پانچویں جبکہ چکوال میں سب سے کم 49 مریض رپورٹ ہوئے ہیں۔ پچھلے 24 گھنٹوں کے دوران پنجاب کے اضلاع کی رپورٹ کے مطابق کورونا وائرس کے 2003 نئے کیسز آئے ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کی کل تعداد 47382 ہو گئی ہے۔ ترجمان پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے مطابق اس وقت لاہور میں 22882، ننکانہ صاحب 209، قصور 420، شیخوپورہ 678، راولپنڈی 3621، جہلم 268، اٹک 158، گوجرانوالہ 1883 اور سیالکوٹ میں 1361 نئے کیسز رپورٹ ہوئے۔ یہ ساری تفصیل ہر ممبر کی ٹیبل پر موجود ہے we have distributed to everyone. جو ممبران detail دیکھنا چاہتے ہیں وہ اس میں موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ہاؤس کو بتانا چاہوں گی کہ پنجاب اور دیگر صوبوں میں وائرس کی موجودگی کی شرح میں واضح فرق ہے۔ اگر ہم پنجاب کا دیگر صوبوں کے ساتھ comparison کریں تو پنجاب میں سب سے زیادہ 308806 ٹیسٹ کئے گئے، 43460 مثبت نتائج آئے جس سے وائرس کی موجودگی کا تناسب 14.07 فیصد بنتا ہے۔ اگر ہم سندھ میں دیکھیں تو اس کی شرح 16.75، KPK میں 17.51 اور بلوچستان میں 21.22 فیصد ہے۔ ابھی بھی صوبہ پنجاب میں باقی

صوبوں کے مقابلے میں کم شرح ہے۔ کورونا وائرس کے پس منظر کا آپ سب کو پتا ہے کہ یہ چین کے شہر ووہان سے شروع ہوا۔ 31 جنوری کو پاکستان اور خاص طور سے پنجاب نے اس کی تیاری شروع کی۔ 31۔ جنوری 2020 کو عالمی ادارہ صحت نے COVID-19 نامی اس وائرس کو عالمی وبا کا درجہ دیا گیا۔ 25۔ جنوری 2020 کو صوبہ پنجاب نے 24 گھنٹوں والا Provincial Disease Response Unit قائم کیا۔ 10۔ فروری 2020 تک ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سٹاف، High Dependency Units اور Rapid Response Team کو کورونا وائرس کے حوالے سے مکمل طور پر تربیت دی جا چکی تھی۔

جناب چیئرمین! یہ تفصیل ہم نے سب کو تقسیم کی ہے This is the complete Standard Operating Procedure and guideline یہاں ہمارے جتنے بھی ایم پی ایز موجود ہیں میں نے ان سب کو یہ book دی ہے۔ It is a good book to read اس میں ساری معلومات ہیں How is COVID-19 spreading and it is extremely important کہ اس کو پڑھا جائے کیونکہ اس کو پڑھنے کے بعد آپ بہت زیادہ شعور پیدا کر سکتے ہیں۔ حکومت نے جو جو steps لئے ہیں وہ ساری detail دی گئی ہیں۔ So this has been published اور ہم نے ensure کیا ہے کہ یہاں جتنے ایم پی ایز ہیں ان سب کو معلومات دی جائیں۔

جناب چیئرمین! 28۔ فروری تک COVID-19 کی تشخیص اور علاج سے تفصیلی SOPs کا اجراء کیا گیا۔ 17 مارچ کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل ہوئی جس کی صدارت وزیر اعلیٰ پنجاب خود کرتے ہیں اور اب تک وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں بائیس اجلاس کئے جا چکے ہیں۔ حکومت پنجاب اب تک 6502 ملین روپے کورونا وائرس کے لئے جاری کر چکی ہے اور یہ میں پرائمری ہیلتھ کیئر کا بتا رہی ہوں۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے مکمل خرچے کی تفصیل ہم نے تمام ایم پی ایز کو تقسیم کر دی ہے اور یہ تفصیل It is also available on our website. نیز ہم نے روزمرہ کے اخراجات بھی ویب سائٹ پر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! جس طرح میں نے آپ کو بتایا تھا کہ:

Total amount of money that government of Punjab gave to the Primary and Secondary Health Care was roughly 12 billion rupees.

جناب چیئرمین! ہم نے یہ چھ کا علیحدہ حساب دیا ہے اور جو خرچہ Basic Healthcare کا ہے اس کا علیحدہ حساب اس document میں موجود ہے جو تمام معزز ممبران کو تقسیم کر دیا ہے۔ ہم نے تمام خرچہ It has been mentioned in detail اس وقت جو main concern ہے۔ سب کا That's about Lahore. Being an epicenter of pandemic.

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ انہوں نے کہا کہ Detailed position of bed بھی لے کر آئیں۔ مسلسل ناراضگی ہوتی ہے کہ بیڈز available نہیں ہیں تو میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ اس وقت لاہور میں جو beds position ہے اس میں تقریباً ہمارے پاس mild patients کے لئے 2419 beds ہیں۔

This includes two thousand in the public sector and 419 in the private sector in which totally occupied beds are 903 and vacant beds are 1516.

جناب چیئرمین! HDU یعنی High Dependency Units یہ وہ یونٹ ہے جس کے اندر آپ مریض کو Oxygen under pressure دے سکتے ہیں اور کیونکہ ان کو سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔ Due to this up to 15 liters of Oxygen way pap کے through دی جاتی ہے۔ 675 High Dependency Units ہیں جو کہ پبلک سیکٹر میں 405 اور پرائیویٹ سیکٹر میں 171 ہیں۔ اس وقت 461 total occupied beds ہیں اور 214 بیڈز خالی ہیں۔

جناب چیئرمین! ICUs with Ventilators کے متعلق عرض ہے کہ ایک مسلسل شور ہے کہ وینٹی لیٹر available نہیں ہیں۔ Ventilators are also available، پبلک سیکٹر میں 160 وینٹی لیٹرز available ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر میں 226 وینٹی لیٹرز available

ہیں یعنی386 total ventilators ہیں۔اس وقت 238 وینٹی لیٹرز استعمال ہو رہے ہیں اور 148وینٹی لیٹرز خالی ہیں۔

جناب چیئرمین!آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دنوں سےwe are doing trials ہم نے ایکHydroxychloroquineکےtrialsکئے تھے جہاں تکtrialsکا تعلق ہے ہمیں بیچ میں WHOنے یہ کہا کہ آپ اس trial کو روک دیں کیونکہ کچھ evidenceاس لئے آرہا ہے کہHydroxychloroquine Probablyکاpatients affected severelyپر adverse effectہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین!اب انہوں نے دوبارہ کہا ہے کہ یہtrialsشروع کر دیں۔ On mild and moderate patients and that trial is ongoing. پلازمہ کاuseکر رہے ہیں۔According to various papers ابھی تک اس طرح کاbenefitاس وقت سامنے نہیں آیا جو کہ ہمexpectکر رہے تھے but we have made plasma freezes available. یہPKLI میں availableہے اور تمام ٹیچنگ ہسپتال میں بھیavailableہے اگر کوئی بندہrecoveryکے بعد پلازمہdonateکرنا چاہے تو وہ جا کر اپنا پلازمہ دے۔

جناب چیئرمین!اس کاanti-body titersدیکھا جاتا ہے کہ کتنیanti-bodiesہے اور پھر اس کے بعد وہ پلازمہ بلڈ گروپ کے مطابق crossmatch کرکے استعمال کیا جاسکتا ہے۔.That permission is also thereاور ایک نئیdrugہےWhich is known as Actemra. Basically it was used for Rheumatoid arthritis. لیکن یہ دیکھا ہے کہ اسdrugsکے اچھے اثرات سامنے آئے ہیں۔ ہم نے initiallyجوsmall number of fifty patientsپرtrial کیا تھا اس میں The ones who were not on a ventilator, they responded in a better position. جو وینٹی لیٹر پر تھے ان کا survival rate was about 30 percentتھا۔

So that was not commendable it was important actemra has to be given at particular time. The Chief Minister of Punjab has been very kind.

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس پر proper trail کریں۔

We are going to make 1000 doses available in all the public sectors hospitals. We do this trial on our own patients who are admitted in public sector hospitals. The cost of one dose on one patient amounts one lac two thousand rupees.

جناب چیئرمین! اس پر یہ sanction کیا ہے ہم نے ایک ہزار doses منگوائی ہیں جس میں پہلی کھیپ تقریباً 1020 doses کی آگئی ہے We are anticipating that in next couple of days. We will be getting more injections. اور جو مختلف پرائیویٹ ہسپتال پر لوڈ ہے اس طریقے سے ان کو distribute کر رہے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اپنی باری پر بول لیجئے گا۔ میرے خیال میں تیسری باری آپ کی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس میں important یہ ہے کہ میں نے تین دن اسمبلی میں مسلسل یہ ساری باتیں سنی تھیں تو میں ان باتوں کے جواب لے کر آئی ہوں تاکہ آپ کو بار بار نہ پوچھنا پڑے۔ میں بھی تو خاموشی سے آپ کی تین دن بات سنتی رہی ہوں تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ دس منٹ اور میری بات سن لیں تو کوئی ایسی بُری بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں یہ بھی بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم پبلک سیکٹر میں in the next 15 days اس کی مزید bed capacity کی expansion کریں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ کمپنیوں کی بات کر رہی ہیں یہ ہماری بحث کے بعد جواب دیں تو بہتر ہو گا۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں آپ کو

In the end, I would like to summarize. One No.1 for the next ten to fifteen days we have made adequate arrangements to look after the patients who are being admitted to all the hospitals in Punjab.

جناب چیئرمین! ہماری پوری کوشش ہے کہ ان کو پبلک سیکٹر ہسپتالوں میں سہولت ملے۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر بھی properly support کرے۔ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے ہسپتال ہیں تو ہم نے ان کو بھی involve کر لیا ہے۔ اس وقت کہیں بھی دنیا میں جو جو میڈیسن recommend ہو رہی ہے. we are working on it ہم اس پر trials کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت حکومت پنجاب کی پوری کوشش ہے کہ اچھی سے اچھی سہولت اپنی عوام کو دی جائے، کورونا کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اور ہمارے پاس جو مریض بیمار ہو کر ہسپتالوں میں آ رہے ہیں ہم ان کو بہتر سے بہتر treatment دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج آپ نے جو بڑی اچھی healthy debate کا آغاز کیا ہے تو اس میں میری submission یہ ہو گی کہ چائنا میں کورونا کا پہلا کیس دسمبر میں diagnose ہوا اور پھر پوری دنیا میں یہ وبا پھیلتی گئی۔ پاکستان definitely دنیا سے علیحدہ تو نہیں ہے۔ دسمبر سے لے کر آج تک ساری دنیا ایک ایک چیز کی ایک ایک سیکنڈ کی خبر میڈیا سے بھی لیتی ہے، تمام لوگ internet سے بھی لیتے ہے اور internet بھی use کرتے ہیں۔ پاکستان میں 26۔ فروری کو پہلا کیس دیکھنے میں آیا اور پھر 14۔ مارچ کو پنجاب میں پہلا کیس دیکھنے کو آیا۔ بہر حال مجھے اور بہت سارے دوستوں کو اب تک یہ پتا نہیں ہے کہ دسمبر سے لے کر 26۔ فروری اور 14۔ مارچ تک پنجاب اور پاکستان میں اس کی کیا تیاری کی گئی؟ کیونکہ نظر کوئی نہیں آئی۔

جناب چیئرمین! ہونا یہ چاہئے تھا کہ جب یہ cases diagnose ہوئے تو definitely چائنا ہمارا ہمسایہ ہے یہاں فوری طور پر committees بنی چاہئیں تھیں، فوری طور پر expert opinions لینی چاہئے تھیں اور فوری طور پر ایسی ٹاسک فورس بنی چاہئے تھی جو نیشنل ٹاسک فورس ہوتی جس میں تمام stakeholders شامل ہوتے اور مل بیٹھ کر مقابلہ کرنے کی تیاری کی جاتی لیکن بڑے ادب سے عرض کروں کہ وہ نظر نہیں آئی۔ اگر ہسپتالوں کی تیاری کی بات کریں تو ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہمارے جو ہسپتال تھے ان کو nominate کر دیا جاتا کہ یہ specially کورونا کے لئے designate کئے گئے ہیں اور یہاں پر کورونا کا treatment ہو گا۔ سروسز ہسپتال کا نوٹیفکیشن کیا گیا لیکن جب وہاں پر پہلا کیس جاتا ہے تو وہاں جا کر پتا چلتا ہے کہ سروسز ہسپتال تو تیار ہی نہیں ہے اور وہاں پر تو کوئی تیاری نہیں ہے تو پھر cases مجبوراً میو ہسپتال بھیجے گئے اور آج may be میو ہسپتال 50 فیصد سے زیادہ کے لوڈ کو cater کر رہا ہے۔ ایکسپو سنٹر کا بڑا شور سنتے ہیں اور بڑا زبردست ہسپتال بنایا اور پتا نہیں کتنے کروڑ روپے جو کہ منسٹر صاحبہ کو پتا ہے 90 یا 95 کروڑ یا جتنے بھی کروڑ ہیں اس بارے میں پتا چلا ہے کہ آج کل وہاں پر کرکٹ ہو رہی ہے۔ Patients آج کل وہاں پر ڈبل وکٹ کرکٹ ٹورنامنٹ کر رہے ہیں۔ کمشنر لاہور کی رپورٹ نے اس کا کچا چٹھا کھولا وہ ضرور منسٹر صاحبہ نے بھی دیکھی ہو گی اور ہمارے ممبران پارلیمنٹ کو بھی پتا چلا ہو گا کہ وہاں کی رپورٹ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف ایک عرض اس میں سے کر دیتا ہوں کہ اس پر 37 کروڑ روپے کرایہ جو ایکسپو سنٹر انتظامیہ نے مانگ لیا اور جس میں اس چیز کی مشہوری کی گئی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بہت بڑا کارنامہ کر دیا اور بہترین ہسپتال بنا دیا ہے۔ اس ہسپتال کا فی بیڈ اور per patient کا یومیہ کرایہ 20 سے 25 ہزار روپے پڑ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ جو بڑے بڑے فائیو سٹار ہوٹلز ہیں اگر ان کے کمرے لے لئے جاتے کیونکہ کام تو وہی کر رہے ہیں تو شاید اس کا کرایہ بھی اس سے کم ہوتا جو کرایہ پڑا ہے۔ میں نے صرف کرائے کی بات کی ہے اور باقی expenditures کی بات نہیں کی۔ اس پر حسن نثار صاحب نے بڑی بات کی ہے تو بہتر ہے اس کا بھی ضرور جواب آ جائے کہ وہ کیا صورتحال ہے اور کیا اس کے معاملات ہیں؟ اس کے بعد جو سب سے پہلی بات ہے کہ ہم نے جو ٹیسٹ کرنے

تھے WHO یہ کہتا ہے جس کے بارے میں، میں نے سنا ہے کہ ہماری گورنمنٹ میں ظفر مرزا کہتے ہیں کہ ہم WHO کی گائیڈ لائن کے پابند ہی نہیں ہیں۔ پتا نہیں کہ پھر ہم کس کی گائیڈ لائن کے پابند ہیں۔ اگر ہم WHO کی گائیڈ لائن کے پابند نہیں ہیں تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کی گائیڈ لائن یہاں پر چلتی ہے کیونکہ یہاں پر وزیراعظم بھی کہہ دیتے ہیں کہ لاک ڈاؤن کرنا ہے یا نہیں کرنا، اشرافیہ نے لاک ڈاؤن کرا دیا تو اب تک سمجھ نہیں آرہی کہ گائیڈ لائن کس کی ہے۔ اب ٹیسٹوں کی طرف آتے ہیں آج بھی جو محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں جو آئی پی ایچ لیب، جو فرانزک لیب اور جو فرانزک لیب میاں محمد شہباز شریف نے بنائی تھی، ایڈز کنٹرول کی لیب، ہیپاٹائٹس کی لیب اور ٹی بی والی لیب ہے یہ وہ تمام facilities ہیں جو آج بھی آپ کے کورونا tests کا burden لے رہی ہیں اور الحمدللہ یہ تمام کی تمام labs میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں بنی ہیں جو آج کورونا کے epidemic میں آپ کے کام آرہی ہیں۔ جہاں تک ہماری testing labs کا issue ہے تو میں بڑا حیران ہوں ڈیڑھ سو برس سے پرانی یونیورسٹی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، میو ہسپتال بھی اتنا ہی پرانا ہے آج بھی وہاں پی سی آر کی سہولت موجود ہے لیکن وہاں آج بھی ٹیسٹ نہیں ہو رہے۔ سمجھ سے باہر ہے کیوں نہیں ہو رہے تمام کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کے اندر یہ facilities موجود ہیں وہاں پی سی آر ٹیسٹنگ کی سہولت موجود ہے اگر آج اُن کو kits provide کی جائیں تھوڑی بہت exercise کرنے سے PSL 3 level پر آجاتی ہیں۔ کوئی بہت بڑی سائنس نہیں ہے اگر وہ آج تک کر دی جاتی تو تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں وہ آپ کو کورونا کے ٹیسٹ available ہوتے۔ الحمدللہ باہر جیسے لوگوں کے کپڑے اُتر رہے ہیں دو ہسپتالوں میں جو دو لیب ٹیسٹ کر رہی ہیں ایک کی نیب نے آدھی قیمت کروادی، نیب نے بہرحال میرے حساب سے یہ پہلا اچھا کام کیا ہے اور دوسری لیب کو بہرحال نہیں پوچھا۔

جناب چیئرمین! کہنے کا مقصد یہ ہے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب epidemic آئی۔ پہلا جو کام کیا جاتا جو ڈبلیو ایچ او بھی کہتا ہے کہ ٹیسٹنگ کو اتنا زیادہ کیا جائے کہ جب تک آپ اس epidemic کا تعین نہیں کریں گے کہ یہ کس لیول تک ہے اور کتنی ہے اُس وقت تک آپ اس سے لڑنے کی تیاری نہیں کر سکتے۔ آپ ساری دنیا کی ہسٹری اُٹھا کر دیکھ لیں ہمیشہ دوسرے ممالک کی فوج جب حملہ آور ہوتی تھی تو دیکھا جاتا تھا کہ فوج کے پاس کتنا اسلحہ ہے، کتنے پیادے ہیں، کتنی

تلواریں ہیں، کتنے سوار ہیں تاکہ اُن کا مقابلہ کیا جائے تو ہمارے پاس کورونا نے آتے آتے دو اڑھائی ماہ لگائے ہیں ان دو اڑھائی ماہ میں ہم نے تعین بھی نہیں کیا، اپنی تیاری بھی نہیں کی، پتا نہیں ہم کیا کرتے رہے ہیں کون سی تیاری کرتے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! آج بھی میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ جو منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ ہم contact کو دیکھتے ہیں سب کچھ دیکھتے ہیں میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ درجنوں نہیں سینکڑوں ایسے کیسز میرے ذاتی نالج میں ہیں اور درجنوں ایسی اموات میرے ذاتی نالج میں ہیں جو کورونا سے ہوئی ہیں لیکن اُن کے گھر والوں سے کسی نے ٹیسٹ کرنے کے لئے رابطہ کیا اور نہ ہی اُن کو پوچھا اور آپ جس dashboard کے ڈیٹا کی بات کرتے ہیں جن کے آپ نے ٹیسٹ کر لئے جو positive ہو گئے اُن کی death ہو گئی تو وہ آپ اپنے ریکارڈ پر لے آتے ہیں لیکن آج بھی اس شہر لاہور میں، اس صوبے میں اس ملک میں روزانہ کی بنیاد پر سینکڑوں اموات ایسی ہو رہی ہیں کہ جن کا کورونا کا شبہ ہوتا ہے جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ symptoms کورونا والے تھے لیکن چونکہ اُن کی ٹیسٹنگ نہیں ہوئی اُن تک contact نہیں کیا جا سکا ہم اُن کو کورونا کی deaths کے اندر شامل نہیں کرتے۔ ہم تمام معزز ممبران پارلیمنٹ چاہئے یہاں بیٹھے ہوں، چاہے دوسری طرف بیٹھے ہوں یہ تمام اپنے حلقوں میں تعزیت کرتے ہیں، فاتحہ خوانی کرتے ہیں سب سے پوچھیں کہ روزانہ کی بنیاد پر کتنی ایسی فاتحہ خوانیاں کرتے ہیں کہ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ کورونا suspect تھا، کورونا کا شبہ تھا یا یقینی کورونا تھا تو ہم تو روزانہ کی بنیاد پر ہی یہ چیزیں دیکھ رہے ہیں۔ ابھی جو میں نے بات کی تیاری کی ایک چھوٹا سا ملک ویت نام ہے چائنا کے بالکل ساتھ ہے ویت نام میں آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ 300 یا 300 سے کچھ زیادہ کیسز ہیں اور کوئی ایک death نہیں ہے۔ آخر ویت نام نے کچھ کیا ہو گا تو یہ رزلٹ انہوں achieve کیا ہے۔ kindly ویت نام کے ماڈل کو ضرور study کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ پتا چلا ہے کہ انہوں نے اپنے بارڈ پہلے ہی سیل کر دیئے تھے اور انہوں نے تمام ایس او پیز کو فالو کیا تھا اور آج اُس کا رزلٹ یہ ہے کہ ویت نام جیسا ملک جو بالکل epidemic سے محفوظ رہا ہے۔ ایکسپو سنٹر کی میں نے already بات کر دی، فائیو سٹار ہوٹل سے بھی اس وقت زیادہ مہنگا پڑھ رہا ہے اُس کے بارے میں کمشنر لاہور کی رپورٹ ہے۔

جناب چیئرمین! آپ سے گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں اُس رپورٹ کی کاپی ضرور پیش کی جائے تا کہ پورے ایوان کو پتا چلے کہ ایکسپو سنٹر جس کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں اُس کی اصل کہانی اور اصل حقیقت کیا ہے؟

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے میرے اس کہنے کے جواب میں وہ رپورٹ ضرور ایوان میں پیش کی جائے گی وہ رپورٹ میں نے نہیں بنائی وہ واجد ضیاء نے نہیں بنائی وہ سنا ہے کمشنر لاہور نے بنائی ہے تو اگر واجد ضیاء نے بنائی ہوتی تو شاید اُس ایکسپو سنٹر کا الزام بھی میاں محمد نواز شریف پر لگ جاتا اور کورونا پھیلنے کا الزام بھی میاں نواز شریف پر لگ جاتا۔ PPE کی بات کرتے ہیں ہم نے بہت شور سنا ڈاکٹرز، نرسز، پیرا میڈیکس کی طرف سے بہت زیادہ PPE کی ڈیمانڈ تھی اس پر ہڑتالیں ہوئیں، اس پر کوئٹہ میں ڈاکٹرز پر تشدد ہوا اور گورنمنٹ ایک claim کرتی ہے اور ڈاکٹرز دوسرا claim کرتے ہیں۔ 2017 میں یہ PPE جو ہیں، protective gears ہیں یہ میرے ڈیپارٹمنٹ میں، میں اُس وقت منسٹر تھا یہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے purchase کئے تھے اور وافر مقدار میں purchase کئے تھے جب H1، N1 آیا تھا جس کو سوائن فلو کہتے تھے اور ہم نے اس لئے خرید کئے تھے کہ ہمیں مستقبل میں اگر کوئی ایسی epidemic کا سامنا کرنا پڑے تو ہمارے پاس بھی یہ protective gears موجود ہونے چاہئیں۔ یہ تمام protective gears الحمدللہ 2017 میں purchase کر کے ہم نے ٹیچنگ ہسپتالوں کو مہیا کئے اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں جب میں اُن کا ایک کارکن منسٹر تھا ہم نے جو Personal Protectove Equipment procure کیں۔ انہیں PPE نے سب سے پہلے frontline soldiers کو بچایا اگر وہ PPE نہ ہوتیں تو سوچیں کتنا زیادہ damage ہو جاتا کیونکہ ہماری موجودہ گورنمنٹ نے آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے کہ PPE کب منگوائی اور کب procure کیں اور منسٹر صاحبہ یقیناً اُس کا بھی ضرور جواب دیں گیں۔ جو ہماری OPDs غیر فعال ہیں، ہماری OPDs بدقسمتی سے تین ماہ سے بند ہیں کورونا سے تو لوگ مرتے ہیں اور بھی بیماریاں ہیں تو ہمیں اس کا بھی کوئی نہ کوئی سدّباب ڈھونڈنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھیں کہ کورونا وارڈز سے زیادہ دوسرے وارڈز کے ڈاکٹرز زیادہ متاثر ہوئے ہیں، ہمارے ہیلتھ کیئرprovidersکی ایک بڑی سنگین تعداد ہمارے ملک میں متاثر ہوئی ہے۔ پی آئی سی میں آپ دیکھ لیں کورونا کے مریض تو نہیں جاتے لیکن وہاں ڈاکٹرز متاثر ہوئے ہیں چونکہ جبsuspect caseآتا ہے تو اس کے ماتھے پر تو نہیں لکھا کہ وہ کوروناpositiveہو گا یا نہیں ہو گا۔ بہر حال ہیلتھ کیئرproviderکو جہاں ہم اُن کو سیلوٹ کرتے ہیں، ہمیںpracticalبھی اُن کی ہیلپ کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! مجھے پتا چلا کہ اُن کوincentiveدینے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن بعد میں پھرincentiveکے اندر بھی یوٹرن آگیا اورincentiveکے اندر بھی درجہ بندی کر لی کہ فلاں کو دیا جائے گا اور فلاں کو نہیں دیا جائے گا۔ بہر حال آپ گورنمنٹ ہیں آپ کی مرضی ہے ہم تو صرف تجویز ہی پیش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہسپتالوں میں ہم نے 2017 میں ایک بہترین نظامestablishکر دیا تھا وہ ادویات ہم نے پنجاب کےRHCs, BHUs, THQsاور تمام جگہوں پرprocureکیں کہ جو ادویات ہماریeliteکھاتی ہے، وہeliteجس نے بقول وزیر اعظم کےlockdownکروایا، جو اشرافیہ، جو بڑے بڑے لوگ، جو میڈیسن استعمال کرتے ہیں، پنجاب کے طول و عرض میں ہر ایکBHUsمیں لوگ وہ میڈیسن استعمال کرنا شروع ہو گئے تھے اور الحمد للہ امیر اور غریب کا فرق ختم کرنے کیpracticalجو شروعات کیں تھیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں وہ میاں محمد شہباز شریف نے کیں تھیں۔ اس کو مزید بہتر کیا جا سکتا تھا، اس پر مزید کام کیا جاتا جو غلطیاں تھیں اُن کو ٹھیک کیا جاتا تو آگے مزید بہتر ہوتی لیکنunfortunatelyاُس سسٹم کو بھیroll-backکر دیا گیا اور آج پنجاب کے طول و عرض میں ادویات کی وہ قلت ہے جو میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحبہ ضرور اس کا بھی نوٹس لیں گی اور اس پر بات کریں گی۔Actemra Injectionکا بھی بہت ذکر ہوا، معزز ممبر طاہر سندھو نے بات کی کہ یہpublicityکی جا رہی ہے چونکہpublicityکی جا چکی ہے ہر بندہ وہinjectionمانگتا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے سمجھ سے باہر ہے کہ جب آپ ایک انجکشن کی بات کرتے ہیں کہ اُس کا تجربہ کامیاب ہے پھر آپ اُس کے اُوپر پابندی لگا دیتے ہیں۔ آپ نے پابندی لگائی کہ وہ black ہونا شروع ہو گیا تھا لیکن اگر ایک چیز black ہو رہی ہے تو اُس کو black ہونے سے روکنا آپ کا کام ہے نہ کہ اُس کو ملنے سے ہی روک دینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین! آپ نے اُس کے حوالے سے نوٹیفکیشن جاری کیا اور آپ نے اُس میں private hospitals شامل ہی نہیں کئے پھر کسی نے احساس دلایا کہ private hospitals میں جو مریض ہیں وہ بھی انسانوں کے بچے ہیں وہ بھی مر جائیں گے اُن کا بھی کوئی خیال کریں تو اب آپ نے 35 فیصد پرائیویٹ ہسپتالوں کا کوٹا دیا ہے لیکن آج کی تاریخ تک ابھی تک ایک بھی سنگل انجکشن کسی کو available نہیں ہے کہ بدھ والے دن تک انجکشن آئیں گے تو جس دن آپ نے نوٹیفکیشن کیا اور لوگوں کو خریداری سے روک دیا اُس دن سے لے کر اب تک جتنے لوگ مریں گے اُن کی موت کا ذمہ دار کون ہو گا؟ جب آپ نوٹیفکیشن issue کرتے ہیں تو آپ کو اُس کا متبادل پلان پہلے بنانا چاہیئے تھا۔ یہ سراسر آپ کی نااہلی ہے بہت ساری نااہلیوں کی طرح مجھے امید ہے اس پر ضرور کوئی بات ہو گی۔ ہاں ایک آپ نے کام کیا ہے ایک بڑے ہسپتال کو بہر حال آپ نے انجکشن provide کر دیئے ہیں جس کے ٹیسٹ کا ریٹ بھی آپ کم نہیں کروا سکے تھے اُس کا نام شوکت خانم کینسر میموریل ہسپتال ہے اُس ہسپتال میں بہر حال یہ انجکشن موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہا ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز!

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! جہاں تک lockdown کی بات آتی ہے، میڈیسن کی بات ہو گی۔ میں نے بڑی سپیڈ سے باتیں کی ہیں کہ آپ کا زیادہ وقت نہ لوں۔ Lockdown کے اوپر آپ نے پہلے دن سے قوم کو confuse رکھا ہے۔ دیکھیں گورنمنٹ کا کام lead کرنا ہوتا ہے، وزیر اعظم کا کام قوم کو lead کرنا، وزیر اعظم کا کام epidemic میں، لڑائی میں قوم کو اکٹھا کرنا ہے لیکن یہاں پر حالت یہ ہے کہ قوم کو تقسیم در تقسیم کیا جا رہا۔

جناب چیئرمین! جب میاں محمد شہباز شریف ملک میں واپس آئے ہم نے پہلے دن کہا کہ نیشنل ٹاسک فورس بنا دیں تمام سٹیک ہولڈر اُس میں بیٹھ جائیں ہم مل جل کر اس سے لڑتے ہیں کیونکہ یہ epidemic ہے اور یہ کسی اکیلی حکومت کے بس کا کام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ سیاست کی بات اپنی جگہ لیکن epidemics کو کنٹرول مل کر کیا جا سکتا ہے۔ جب ڈینگی آیا تھا تو میاں محمد شہباز شریف نے کیا مزدور، کیا کسان، کیا امیر، کیا غریب، کیا صحافی، کیا student کوئی بندہ بھی اور بیوروکریسی سمیت سب کو ایک ساتھ لیا تھا اور اس ڈینگی کو ہم ساری قوم نے مل کر قابو کیا تھا۔ آپ کو پتا ہے اُس وقت سب سے پہلے لیبارٹریز کے rates کو settle کیا۔ 90/- روپے میں ڈینگی ٹیسٹ کیا گیا۔ کیا امر مانع تھا کہ اگر ہم لیبارٹریز والوں سے بات کرتے اور ان کو کہتے ہیں کہ غریب کی پہنچ میں آنے والے ٹیسٹ کا ایک ریٹ طے کر دیتے تاکہ تمام لوگ گورنمنٹ کی طرف نہ دیکھیں بلکہ وہ اپنا ٹیسٹ خود کروا سکیں لیکن آج تک ٹیسٹ کے ریٹ کو کنٹرول نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! WHO نے منسٹر صاحبہ کو directly address کیا ہے تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ WHO صوبوں سے direct address کرے میں نے اب تک ویسے نہیں دیکھا کہ کسی منسٹر کو WHO نے direct address کر کے کہا ہو لہٰذا وہ لیٹر نہیں ہے بلکہ وہ حکومت پنجاب کی بدترین کارکردگی کے منہ پر چارج شیٹ ہے۔ WHO نے اس لیٹر میں جو گائیڈ لائن دی، جو باتیں کیں جو پوچھا وہ پوری قوم کو پتا ہے کہ کیا پوچھا ہے۔ آپ نے اچھا تماشا بنایا جب پچاس کیسز تھے آپ چھتوں پر آذانیں دلواتے تھے جب کیسز کی تعداد پچاس ہزار ہو گئی تو آپ نے لوگوں کو کھلا چھوڑ دیا کہ جاؤ بھئی جاگ دے رہناتے ساڈے تے نہ رہنا۔

جناب چیئرمین! میں ایڈوانس میں معذرت کر لیتا ہوں کوئی ورکر مجھے ایک نعرہ سنایا کرتا تھا کہ " اگے کنواں تے پچھے کھائی، پی ٹی آئی، پی ٹی آئی"۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! مجھے اس نعرے کا مطلب اب سمجھ آیا ہے۔ اب حال یہ ہے کہ لاک ڈاؤن کریں تب مرتے ہیں اگر لاک ڈاؤن نہ کریں تو تب مرتے ہیں۔ اب صورتحال یہ بن چکی ہے کہ آگے جاسکتے ہیں اور نہ ہی پیچھے جاسکتے ہیں لیکن اب بھی جو WHO کی گائیڈ لائن آئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی guidelines کو follow کیا جانا چاہئے۔

جناب چیئر مین! لاک ڈاؤن پر confusion پھیلائی گئی کہ اگر وقت کا وزیراعظم ٹی وی پر آکر یہ کہے کہ یہ کورونا وائرس کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ہلکا سا فلو ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور چند دن بعد آکر کہے کہ مجھے لوگوں کی سمجھ ہی نہیں آتی اور لوگ اس کو سنجیدہ ہی نہیں لیتے لہٰذا وہ خود بھی confuse ہیں اور قوم کو بھی کر رہے ہیں۔ یہ اپنی direction کو سیدھا کریں تاکہ کوئی confusion نہ ہو۔

جناب چیئر مین: خواجہ عمران نذیر! اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! آخر میں، میں دو تین تجاویز ضرور دینا چاہوں گا کہ ایسے حالات میں آپ کا زور احتساب پر ہے یا MTI نافذ کرنے پر ہے۔ جہاں پر آپ نے اپنے پرائیویٹ بندے بٹھانے ہیں تو ابھی بھی پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ "ڈلے بیراں دا کج نئیں وگڑیا" اپنے معاملات کو صحیح کریں اور اپنے آپ کو صحیح کریں اور اپنے لوگوں کی تجاویز کو سننا سیکھیں، اس کو پورے طریقے سے focus کریں یہ وائرس اس طرح قابو نہیں آئے گا جو اس وقت حالات بن چکے ہیں اور خاص طور پر لاہور میں ہر دوسرا گھر متاثر ہے۔

جناب چیئر مین! میں request کروں گا کہ لیبارٹریز کو فوری طور پر ایک جگہ اکٹھا کیا جائے اور اس ٹیسٹ کی جو cost ہے اس پر ایک مناسب profit رکھ کر لیبارٹریز کو اس ٹیسٹ کی قیمت کم کرنے پر مجبور کیا جائے۔

جناب چیئر مین! میں request کروں گا کہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں کورونا ٹیسٹ کی سہولت دی جاسکتی ہے لہٰذا فوری طور پر یہ سہولت اگلے چند دن میں شروع کروائی جائے تاکہ massive پیمانے پر ٹیسٹنگ ہو اور WHO standards کو ہم follow کر سکیں کیونکہ WHO نے کہا تھا کہ 22 کروڑ لوگوں کے ٹیسٹ کریں لیکن ہم اب تک چند لاکھ لوگوں کے ٹیسٹ کر کے

خوشی سے پھولے نہیں سما رہے صرف لاہور میں کم از کم تین ٹیچنگ ہسپتالوں کو مکمل کورونا کے لئے مختص کیا جائے۔ منسٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ ہسپتالوں میں بیڈز موجود ہیں تو یہ جائیں جاکر لوگوں سے پوچھیں پرائیویٹ ہسپتالوں میں روزرات کو سفارشیں آتی ہیں کہ ہمیں خدارا بیڈ دے دیں اور بیڈ سے مراد وہ ایکسپو سنٹر والا بیڈ نہیں بلکہ آئی سی یو بیڈ چاہئے یہاں پر مشین کے حوالے سے جو بات کی گئی تو منسٹر صاحبہ نے کہا کہ 15 لٹر والی مشین موجود ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! مارکیٹ میں 60 liter saturation تک کی مشین موجود ہے اس کے بعد مریض کو وینٹی لیٹر کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ 60 لٹر تک کی مشینیں provide کردی جائیں تو بہت سارے مریضوں کو وینٹی لیٹر کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی لیکن یہ مشینیں اگر پرائیویٹ سیکٹر میں موجود ہیں تو ہم کیوں نہیں provide کرتے؟ UHS نے جو کچھ کیا ہے تو میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا ڈاکٹر صاحبہ جو کہ UHS کی وائس چانسلر ہیں انہوں نے ایک پرائیویٹ ہسپتال کو لیٹر لکھا ہے کہ آپ 50 فیصد بیڈز مختص کریں تو کہنے کا مطلب ہے کہ جو کام نیب نے ٹیسٹ فیس کم کرواکے کیا اور جو UHS نے کیا یہ حکومت وقت کا کام تھا، یہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا کام تھا اور یہ لیٹر منسٹر صاحبہ کی طرف سے جانا چاہئے تھا۔ ویسے تو پتا نہیں کیا کیا ہو جاتا ہے اور یہ تمام کام جو کرنے کے ہیں وہ کریں۔ خدارا ہماری جان عذاب میں پہلے ہی ڈل چکی ہے جیسا کہ معیشت کو تباہ کردیا گیا اور کورونا نے بربادی کردی۔ اب بھی خدارا پیروں کی مٹی اتاریں اور باہر نکلیں اور جاکر لوگوں کے مسائل سنیں۔ اٹک سے راجن پور تک مسائل ہی مسائل ہیں اور جو آپ نے ہیلتھ کا انصاف صحت کارڈ دیا وہ۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! بہت شکریہ۔ اب محترمہ شمیم آفتاب اپنی بات کریں گی۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے آج کا دن COVID-19 پر بحث کے لئے مختص کیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں سب سے پہلے منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اپوزیشن کی طرف سے جو اتنے سخت سوالات کئے جارہے تھے ان کا مفصل جواب دے کر ان کو مطمئن کیا۔

جناب چیئرمین!میرے خیال میں اتنی تفصیل بتانے کے بعد اور اتنی بڑی کتاب آنے کے بعد بھی کوئی شکوہ رہ گیا ہے تو وہ بھی آئندہ پورا ہو جائے گا کیونکہ جتنی محنت سے منسٹر صاحبہ اور ہماری حکومت COVID-19 پر کام کررہی ہے وہ قابل تعریف ہے۔یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ کورونا نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

جناب چیئرمین!دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جو کہ اس سے محفوظ ہو۔کورونا وائرس بلا امتیاز ہر انسان کو متاثر کررہا ہے یہ وبا، بلا اور آزمائش ہے یا کوئی سازش ہے تو یہ اب آچکی ہے اور ہمیں اس سے لڑنا ہے، ڈرنا نہیں ہے۔بحیثیت مسلمان ہمیں اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور ہم کورونا وائرس کو اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس سے بچنے کے لئے حفاظتی اقدامات کرتے اور ہمیں جواں مردی سے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔

جناب چیئرمین!ہمیں مایوس ہونے کی بجائے اپنا اور اپنے پیاروں کا خیال رکھنا ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر کرنی ہیں۔یہ اسی صورت ممکن ہے جب عوام حکومت کے بتائے ہوئے SOPs پر عمل کرے گی۔اس وبا نے عوام کو ذہنی، جسمانی اور معاشی طور پر مفلوج کردیا ہے۔

جناب چیئرمین!ہم بھی دنیا کے 180 ممالک کی طرح بچ سکتے تھے پہلے یہاں پر بڑی تعداد میں لوگ متاثر ہوئے ہیں اور آج ہم اپنے آپ کو محفوظ کرچکے ہیں۔ہم اس وقت پہلے دس ممالک کی فہرست میں آچکے ہیں جہاں پر کورونا وائرس سے سب سے زیادہ لوگ متاثر ہوئے ہیں اور اس کی ذمہ دار ہماری عوام کا لاپروائی والا روّیہ ہے۔

جناب چیئرمین!جب اس ملک میں چند کورونا کے کیسز تھے تو حکومت سخت اقدامات کررہی تھی اور عوام ڈر کے چھتوں پر اذانیں دے رہی تھی لیکن پھر عوام کا روّیہ بدلا اور عام لوگوں نے اس کو سازش قرار دیا اور لوگ دوبارہ سے روزمرہ کے معمولات زندگی پر آگئے۔

جناب چیئرمین! حکومت شور مچاتی رہ گئی لیکن عوام نے سنی ان سنی کر دی اور آج یہ صورتحال ہے کہ ہمارے قریبی عزیز اس دنیا سے جا رہے ہیں اور ہم بے بس بیٹھے ہیں۔ ہم پندرہ دن کی بے احتیاطی سے اس مقام پر کھڑے ہیں کہ جہاں پر خدانخواستہ واپسی ناممکن ہے۔ لاک ڈاؤن نے درمیانے اور غریب طبقے کو بہت متاثر کیا ہے جس کی وجہ سے غریب طبقے کو دو وقت کی روٹی کے لالے پڑے ہیں۔ پوری دنیا سے لوگ بے روزگار ہو کر وطن واپس آ رہے ہیں، لوگوں کے کاروبار تباہ ہو چکے ہیں۔ ہسپتالوں میں مریضوں کو رکھنے کی گنجائش ختم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! میڈیکل سٹاف تیزی سے متاثر ہو رہا ہے اور کورونا کے مریض دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ حکومت ان نامساعد حالات میں دن رات کام کر رہی ہے۔ میڈیکل سٹاف، ایڈمنسٹریشن، پولیس، فوج اور تمام ادارے اس مشکل گھڑی میں اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! بیرون ملک بسنے والے پاکستانیوں کو special flights کے ذریعے وطن واپس لایا جا رہا ہے اور واپسی پر ان کو مختلف quarantine centers میں رکھا جا رہا ہے اور اس کے بعد ان کو واپس گھروں میں بھیجا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! بے روزگار لوگوں کو احساس پروگرام کے تحت امدادی رقم دی جا رہی ہے، غریب اور نادار لوگوں کے گھروں میں راشن اور امدادی رقم پہنچائی جا رہی ہے۔ پورے پنجاب میں بڑی تعداد میں فیلڈ ہسپتال بنائے گئے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ حکومت اپنی capacity کے مطابق عوام کے لئے دن رات ایک کر رہی ہے جبکہ بحیثیت ایک عام شہری کے ہمارے لوگوں کا رویہ نہایت پریشان کن اور مایوس کن ہے۔

جناب چیئرمین! سوشل میڈیا پر جس طرح سے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ ایک سازش ہے اور اس طرح کی غلط خبریں پھیلائی گئیں جس نے ہماری عوام کے رویوں کو بہت متاثر کیا۔

جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان گھمبیر حالات میں بھی اپوزیشن بجائے اس کے کہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتی اور حکومت کا ساتھ دیتی وہ اس کو سیاسی رنگ دے رہی ہے۔

جناب چیئر مین!میری اپوزیشن میں بیٹھے بہن بھائیوں سے گزارش ہے کہ آئیں مل کر اس وقت اس آفت کا مقابلہ کریں اور لڑائی اور سیاست اچھے دنوں کے لئے رکھ دیں۔

جناب چیئر مین!میں آخر میں بس اتنا ہی کہوں گی کہ:

حالات کے قدموں پہ میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے بھی جو تارا تو زمیں پر نہیں گرتا
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

جناب چیئرمین: اب سید حسن مرتضیٰ تقریر کریں گے۔جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین!میں آپ کی اجازت سے پنجابی میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آپ پنجابی میں بات کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین!بہت مہربانی کہ تُسیں ٹائم دِتّا اے۔ میں پہلے عرض کر رہیا ساں تے اوہدے اُتے وزیر قانون نے کہیا اے بجٹ آیا نئیں تے اہنوں پہلے پتا لگ گیا اے۔

جناب چیئر مین!جناب!گزارش ایہہ ہے کہ سانوں ساریاں نوں کچھ نہ کچھ پتا ہوندا اے کہ کی ہو رہیا اے تے کی نئیں ہو رہیا۔ ساریاں دے چھوٹے چھوٹے sources ہوندے نیں۔ حکومت کاشتکار دے اُتے ٹیکس لگانا چاہندی اے۔

جناب چیئر مین!میری بڑی humble جئی گزارش اے۔ اسیں ایہہ نئیں کہندے کہ ساڈے اُتے ٹیکس نہ لاؤ۔

جناب چیئر مین!ساڈی گزارش ایہہ ہے کہ ساڈی اوقات اور حیثیت دے مطابق ساڈے تے ٹیکس لاؤ۔ اس ملک دے اندر، جتھے تسیں کہیا اے کہ اک پاکستان ہووے گا دو پاکستان نئیں ہوون گے۔

جناب چیئرمین! گزارش ایہہ ہے کہ سانوں وی onboard لیا جاوے۔ ساڈے کاشتکاراں دیاں جہیڑیاں نمائندہ تنظیماں نیں اوہناں نوں وی onboard لیا جاوے۔ اس ہاؤس دے وچ 70 فیصد کاشتکار، زمیندار اور زراعت نال جہناں دا سو فیصد روزگار منسلک اے بیٹھے ہوئے نیں۔

جناب چیئرمین! میں اج اہناں 70 فیصد نوں ہتھ بن کے اک گزارش کرناں آں کہ جدوں وی کاشتکار دے اُتے ضرب لگن لگے تے across the board ساریاں جماعتاں نوں چاہی دا اے کہ اوہندے اُتے گل کرن۔ ایندے نال کوئی فلور کراسنگ نئیں ہوندی۔ ایہہ ساڈا روزگار اے۔ ایتھے اک ریڑھی والے دی ریڑھی چک لئی جاوے تے اوسے ٹائم ہڑتال ہو جاندی اے۔ ساڈے منسٹرز جا کے اوہناں دے نال گفتگو کر رہے ہوندے نیں۔ ساڈا وزیر اعلیٰ وی اوہناں نوں اپنے کول بُلا کے اوہناں نال گفتگو کر رہے ہوندے نیں تے ایہہ اوہناں دے مسائل وی سُن رہ ہوندے نیں۔ ساڈے وزیر اعظم اس ایمرجنسی دی صورتحال وچ وی مختلف تاجراں نوں مراعات دے رہ نیں۔ کدی اوہناں دا ٹیکس ختم کیتا جاندا اے تے کدی دوسریاں مراعات دتیاں جاندیاں نیں۔ کاشتکار نوں کیوں onboard نئیں لیا جاندا؟ ٹڈی دل دے حوالے نال اک سال پہلے جناب آصف علی زرداری نے آکھیا سی کہ اس ملک دے اندر آن آلے وقت وچ ٹڈی دل تے climate change بہت وڈے issue بن جاون گے لیکن اہناں issues دے اُتے کوئی کم نئیں کیتا گیا۔ اج وی اگر ملک دے اندر کورونا ہے یا کجھ وی ہے۔ جدوں وزیر اعظم نے گل کیتی اے یا وزیر اعلیٰ دے behalf تے کسے نے گل کیتی اے کیونکہ اوہ خود تے کوئی گل کر دے نئیں تے ایہہ کہیا گیا اے کہ جناب مزدور دا سوچو، ریڑھی آلے دا سوچو، اوہ فلانے دا سوچو۔

جناب چیئرمین! بے شک ایہہ اندروں اندر ای 9 ہزار بندے نوکری توں کڈھ دین۔ بے شک فیصل آباد واسادے وچوں 800 بندے کڈھ دین لیکن جدوں on the floor of the House گل کرن گے تے اودوں مزدور دی وی کرن گے، سرمایہ دار دی وی گل کرن گے لیکن پھیر وی کاشتکار دی گل نئیں کرن گے۔

جناب چیئرمین! میں پُچھنا آں کہہ کاشتکار دی گل کیوں نئیں کیتی جاندی؟ اللہ کرے جھڑی خبر میں ٹی وی دے اُتّے پڑھی اے اوہ غلط ہووے۔ ایس حکومت نوں ہوش دے ناخن آون اور کاشتکار دے اُتے جھڑا انواں انکم ٹیکس ٹھوکیا جارہیا اے اوہ نہ ہووے۔

جناب چیئرمین! اسیں ٹیکس وی بھرنے آں تے ساڈا NTN کوئی نئیں۔ ساڈا شمار ای نئیں ہوندا۔ ایس ملک دا اک عام آدمی ماچس خریدا اے تے اوہندے اُتے اوہ GST pay کردا اے لیکن اوہدا کوئی ناں اے اور نہ ای کوئی کاشتکار داناں اے۔ کیوں؟ میں ایس ہاؤس دے وچ on the floor of the House ایہہ گل آکھ رہیا آں کہ ایس دفعہ اگر ٹیکس لگے گا تے اوہندا بڑا reaction آئے گا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی ساریاں نمائندہ تنظیماں نوں وی گزارش کراں گا، میں اپنے ایم پی اے صاحبان نوں، چاہے اوہ حکومتی ممبران نیں ایناں نوں وی گزارش کراں گا کہ ایس issue تے سانوں ساریاں نوں اکٹھے ہونا چاہی دا اے۔ ساڈے نال بہہ تے گل کرو۔ کدوں تک تُسیں ساڈیاں پالیسیاں بابوتوں بنوانیاں نیں۔ ایس سیکرٹری زراعت نوں کی پتا اے، اوہ ساڈے مسائل نوں کی سمجھدا اے؟ جھڑا ساڈے طبقے دا ای نئیں اے اوہ ساڈے تے ٹیکس لائی جاندا اے۔ ایہہ ظلم اے اور ایہہ نہیں ہوناں چاہی دا۔

جناب چیئرمین! میں ہن کورونا دے حوالے نال گل کراں گا۔ منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد دیاں کاوشوں نوں میں سلام پیش کرناں آں۔ ایہہ سفر تے بہت کردیاں نیں لیکن result کوئی نئیں آندا۔ سمجھ توں باہر اے کہ ہو کی رہیا اے؟ پوری دنیا دے وچ اودوں lockdown ختم ہوئے نیں جدوں کورونا دا گراف تھلے آن لگیا اے لیکن ساڈا lockdown اودوں ختم ہویا اے جدوں کورونا دا گراف اُتے جان لگیا اے۔ ساڈی حکومت دی priorities ایہہ نیں کہہ بندے بُھک نال نئیں مرنے چاہی دے بے شک کورونا نال مرجاون۔

جناب چیئرمین! 1200-ارب روپے ساڈی حکومت نے مختص کیتا اے کہہ اسیں کورونا دے relief لئی دے رہے آں۔ میڈیا دے اُتے پوری campaign چلائی گئی، اخباراں دے اندر، ٹی وی دے اُتے کہیا گیا کہہ کورونا relief دے لئی اسیں 1200-ارب دا اک وڈا package دے دتا اے۔ پاکستان دی تاریخ وچ ایس توں پہلے کدی ایڈا وڈا package نئیں دتا

گیا۔ 12/ 12 ہزار روپے اوہناں لوکاں نوں دتے گئے جہیڑے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دے پیسے پچھلے اٹھ مہینے توں روکے ہوئے سن۔ پراپیگنڈا کیتا گیا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دے اندر بے شمار خامیاں سن اور ایسے ناں شامل کیتے ہوئے سن جہیڑے مستحق نئیں۔ اس پروگرام دے وچوں ایہناں نیں اٹھ لکھ خاندان کڈ دتا۔ کیا ایہہ عدالت دے وچ، عدالت دے سامنے ایہو جیا اک خاندان وی لئے کے آئے ہن کہ توں پیسے وصول کر دا رہیا ایں، توں غلط آدمی سئیں نوں مستحق نئیں سئیں؟ تسیں اوہ اٹھ لکھ خاندان یا بندے کڈے نیں جہناں وچ کسے نیں عمرے لئی پاسپورٹ بنوایا، کسے نیں زیارات لئی پاسپورٹ بنوایا، کسے مزدور نیں کوئی دو ہزار روپے دے کے قسطاں تے موٹر سائیکل لے لیا اور کسے نیں میٹر لوا لیا۔ تسیں اوہ خاندان کڈ کے تے اپوزیشن دے خلاف پراپیگنڈے دا اک پہاڑ کھڑا کر دتا کہ بے نظیر انکم سپورٹ دے وچوں منسٹرز، ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان پیسے لیندے رہ نیں۔

جناب چیئرمین! اپنی توجہ کارکردگی دے اُتے دیو۔ تہاڈی کارکردگی کورونا دے وچ بالکل zero اے۔ جس طرح ڈاکٹر صاحبہ نے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحبہ دا سب توں وڈا مسئلہ ایہہ ہے کہ ایہہ اک اچھے ڈاکٹر اور استاد سن۔ ایندے وچ کوئی دو رائے نئیں۔ ایہہ اج وی ڈاکٹرز نوں اینج سمجھدے نیں جیویں ینگ ڈاکٹرز میرے شاگرد نیں۔ ہن اوہ شاگرد نئیں بلکہ ہن اوہ ڈاکٹر بن گئے نیں۔ ہن اوہ فیملی والے نیں، اوہناں دے مسائل نیں۔ منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد نوں چاہی دا اے کہ اوہناں دے مسائل حل کرن۔ ڈاکٹرز اور ساڈے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ دے وچ کوئی ہم آہنگی نئیں اے۔ سب توں وڈا فقدان ایہہ ہے ڈاکٹر کہندے نیں کہ تسیں lockdown کر دیو جدوں کہ ساڈی حکومت کہندی اے کہ نئیں۔ سانوں پتا ای کوئی نئیں کہ اسیں کرناں کی اے، اسیں اوہناں دے نال بہہ کے کیوں policies نئیں بناندے، اسیں کیوں اوہناں نوں onboard نئیں لیندے، اسیں اوہناں دے مسائل کیوں نئیں سن دے، اوہ کیوں ہر روز کہندے نیں کہ ساڈے کول Personal Protection Equipment نئیں؟ سانوں چاہی دا اے کہ اسیں اوہناں نوں اپنے نال بٹھایئے، اوہناں دے مسائل سنیے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے ذاتی تجربے دا ذکر کراں گا کہ میں میو ہسپتال لاہور دے وچ کجھ مریض بھجوائے نیں تے اوہناں نوں واپس کر دتا گیا اے کہ ساڈے کول کوئی کٹ نئیں، کوئی علاج میسر نئیں اے، کوئی بیڈ نئیں اور کوئی شئے نئیں اے۔ جدوں کہ ایتھے ایوان دے وچ آ کے بالکل اک ہور پاکستان نظر آندا اے۔ حالات انتہائی خراب نیں۔ ساڈے کول کوئی علاج دی سہولت نئیں اے۔ ساڈے ہسپتال بھر چکے نیں۔ جہڑے اعداد و شمار سانوں دسے جا رہے نیں اوہ بالکل غلط نیں۔ اوہناں اعداد و شمار دا حقیقت دے نال کوئی تعلق واسطہ نئیں اے۔ لکھاں دی تعداد صرف لاہور دے وچ مریض موجود نیں۔ باقی پنجاب نوں چھڈ دیو۔ اگر ایہہ lockdown ختم کرناں سی تے عید توں دو دن بعد کر لیندے۔ جو بھر مار شاپنگ تے ہوئی اے، لاہور توں بندے پنڈاں وچ جا رہے نیں، کراچی توں آ رہے نیں، پشاور توں آ رہے نیں۔ ہر بندہ وڈے شہراں وچوں چھوٹے شہراں وچ تے قصبیاں وچ گیا، دیہاتاں وچ گیا اور ہر جگہ تے کورونا پھیلیا۔ اَج اسیں بدترین حالات توں گزر رہے آں اور میں سمجھنا آں کہ ساڈے حالات اٹلی، سپین اور امریکہ نالوں کتے بُرے نیں۔ ساڈے unreported cases دا پتا ای کوئی نئیں۔ چنگا بھلا بندا ہوندا اے، سویرے اوہ ملدا اے تے شامیں اعلان سننے آں کہ سات وجے جنازہ اے۔ دس بندے آ جان تے جنازہ پڑھ لینا۔ اہناں حالات دے وچ سانوں serious ہو کے بہنا پئے گا۔ تُسیں حزب اختلاف نُوں پاکستانی تصور کرو۔ اوہناں نال بہہ کے مشورہ کر لین اچ کوئی حرج نہیں اے۔ اوہ تہانوں اگر کوئی غلط رائے دیندے نیں تے تُسیں اوہناں دی گل ناں منو لیکن اوہناں نُوں سنو تے صحیح۔ اوہناں دی گل نُوں تے ویکھو۔

جناب چیئرمین! میریاں اِہ ای گزارشات نیں اور میں اوہناں نوں اک دفعہ پھر عرض کراں گا کہ مہربانی کر کے اپنی پالیسیاں نُوں دوبارہ revisit کرن۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں gross root level پر چند ایک facts پر بات کرنا چاہوں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ محترمہ یاسمین راشد اور حکومت نے جس طریقے سے کورونا کے اوپر کام کیا اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی یا کمی نہیں چھوڑی گئی لیکن اس قوم کی

بد قسمتی یہ ہے کہ ہماری آدھی عوام جو پڑھی لکھی ہے وہ تو یہ سمجھتی ہے کہ کورونا ایک بیماری ہے لیکن وہ عوام جو gross root level پر ہے وہ ابھی اس بیماری کو قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ وہ عوام نہیں سمجھتی ہے کہ یہ کتنی خطرناک بیماری ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ عید سے پہلے lockdown کھولا گیا تو آپ نے بازاروں کی حالت دیکھی کسی نے بھی SOP's کو follow نہیں کیا۔ وہ پڑھی لکھی عوام نہیں تھی وہ ایک عام غریب عوام تھی جو بغیر سوچے سمجھے کہ یہ کتنی خطرناک بیماری ہے۔ اُس عوام کو سمجھانا حکومت اور ہم جیسے ممبران کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ میں جب بھی کسی جگہ پر بیٹھتی ہوں تو میں اس topic کو discuss کرتی ہوں تو عوام نہیں مانتی کہ کورونا کوئی چیز ہے۔ عوام ہسپتالوں میں جانے سے ڈرتی ہے وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہاں پر injections لگا کر مریضوں کو مار دیا جاتا ہے وہ اپنے مریض کو گھر پر رکھ کر تو مار دیں گے لیکن وہ اپنے مریض کو ہسپتال لے کر نہیں جا رہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اُن کے گھر میں جو مریض ہے وہ اپنے فیملی ممبرز کو بھی اُسی طرح بیمار کر رہا ہے جس طرح وہ خود بیمار ہے۔ اس issue کو discuss کرنا بڑا اہم ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ہسپتالوں کے یہ حالات ہیں کہ اگر کسی پرائیویٹ ہسپتال میں کورونا positive آتا ہے تو جب وہ سرکاری ہسپتال میں جاتا ہے تو وہاں کورونا negative آتا ہے تو یہ چیزیں بھی قوم کے اندر تضاد پیدا کر رہی ہیں تو اس کی طرف توجہ دینا بھی بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ہمیں بحیثیت ممبر پارلیمنٹ جو ذمہ داری دیتے ہیں ہم اُس کو عوام میں بیٹھ کر ضرور discuss کریں گے، ہم انہیں ضرور awareness دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم حکومت سے بھی چاہتے ہیں کہ وہ میڈیا میں اس بات کو لے کر آئیں کہ ہسپتال کوئی ہوا نہیں ہے، ہسپتالوں میں کوئی injections نہیں لگائے جا رہے جس سے مریض کو مارا جائے۔ براہ مہربانی اس کی طرف بھی دھیان دیجئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس سے پہلے کہ میں یہاں پر تقریر کرتا مجھے میز پر "کورونا کہانی" کا ایک کتابچہ ملا جس میں حکومت نے اپنی کارکردگی بتانے کی کوشش کی ہے۔ "کورونا کہانی" کا یہ کتابچہ یقینی طور پر افسر شاہی کا لکھا ہوا ایک نمونہ ہے جو بنیادی طور پر حکومت کی بدانتظامی، کم عقلی اور بدنظامی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ کوئی ایک عام فہم اور ذی شعور شخص اس کو پڑھے تو سارا کتابچہ شرمندگی، مایوسی اور بدانتظامی کے علاوہ کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں چھوڑتا۔

جناب چیئرمین! اس کتابچے میں لکھا ہوا تھا کہ ہم نے ابھی جو ٹیسٹ کئے ہیں اور منسٹر صاحبہ بڑے فخر سے فرما رہی تھیں کہ ہم نے سب سے زیادہ ٹیسٹ کئے ہیں۔ اس میں figures دیئے گئے ہیں کہ ہم نے 3 لاکھ لوگوں کے ٹیسٹ کر لئے ہیں۔

جناب چیئرمین! بڑے شرم کی بات ہے کہ 12 کروڑ کا صوبہ ہو اور 3 لاکھ لوگوں کے ٹیسٹ ہوں اور کہا جا رہا ہے کہ ہم نے سب سے زیادہ ٹیسٹ کئے ہیں۔ سندھ ساڑے چار کروڑ آبادی کا صوبہ اور انہوں نے اڑھائی لاکھ ٹیسٹ کئے ہیں اگر اُس کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو پنجاب کے اندر 10 لاکھ ٹیسٹ بنتے تھے جو پنجاب حکومت نہیں کر سکی۔

جناب چیئرمین! میں اگلی بات کروں کہ اسی کتابچے میں لکھا گیا ہے کہ باہر سے آنے والے لوگوں کو quarantine کیا گیا۔ باہر کی دنیا میں حکومتوں نے کورونا کو روکنے کے لئے اپنی پوری پوری سیاسی ٹیم کو اس کام پر لگایا کہ ہم نے کورونا کو کس طرح روکنا ہے۔ ہمارے وزیراعظم اور ہماری حکومت نے کورونا friendly حکومت کا تاثر دیا۔ باہر سے آنے والے لوگوں کے لئے جو پہلا quarantine center بنایا گیا اُس میں جن کو کورونا تھا یا نہیں تھا سب کو ایک جگہ پر اکٹھا کر کے 10 دن کے لئے رکھا گیا اُس کے بعد بسیں بھر بھر کر پورے پاکستان میں اُن لوگوں کو سپلائی کیا گیا کہ جاؤ پورے پاکستان کے اندر کورونا پھیلاؤ اور اُس بات کو بھی اس کتابچے میں فخر کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ صرف یہی بات نہیں بلکہ قابل شرم بات ہے کہ وزیراعظم سے لے کر وزیراعلیٰ تک اور حکومتی پارٹی کا ہر فرد یہ بات ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے کہ اس ملک کے اندر کورونا لوگوں کی وجہ سے پھیلا ہے، اس ملک کی عوام جاہل ہے جو کورونا پھیلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اسی کتابچے میں awareness campaign لکھی ہوئی ہے جس کو پڑھ کر شرم آتی ہے۔ آج مجھے جمعہ کی نماز ایک سرکاری دفتر میں پڑھنے کا اتفاق ہوا وہاں انہوں نے 10 / 8 جگہ پر flex لگائے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی چھینک مارے تو فوری طور پر اپنا منہ دوسری طرف کر لیں۔ مرد حضرات ٹوپی پہنیں اور ماسک لگائیں اور خواتین نقاب کریں اس ملک اور اس صوبے کے اندر یہ awareness campaign چل رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر یہ بات ختم نہیں ہوئی تھوڑا آگے بڑھتے ہیں۔ ہمارا جب پہلا اسمبلی کا اجلاس ہوا تو اسمبلی سٹاف کے پاس پہننے کے لئے ماسک نہیں تھے۔ آج بھی اس ہاؤس کے اندر لوگوں کی اکثریت نے جو ماسک پہنے ہوئے ہیں وہ نقلی ہیں، یہاں استعمال ہونے والا sanitizer کے بارے میں کس کو پتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے؟ آج لاہور اور پنجاب کے میڈیکل سٹور ان جعلی sanitizers and masks سے بھرے پڑے ہیں۔ آپ نے جو ماسک پہنا ہوا ہے اس کے بارے میں آپ کو بھی نہیں پتا کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ پنجاب کے اندر اس وقت کوئی ایسی ٹیم موجود نہیں ہے جو یہ بتا سکے کہ یہ استعمال ہونے والے sanitizers and masks کی کوالٹی ٹھیک ہے یا نہیں۔ آپ کسی میڈیکل سٹور پر جا کر ماسک کی کوالٹی کے بارے میں پوچھیں تو کوئی بھی نہیں بتا سکے گا۔ اس کتابچے میں بڑے فخر کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ سو سے زائد کمپنیوں نے ماسک بنانا شروع کر دیئے ہیں۔ کسی کمپنی نے کسی سے اجازت لی، نہ کوئی SOP's follow کئے بس یہ ہے کہ ماسک بنا بنا کر دیتے جا رہے ہیں۔ آج بھی یہاں پر لوگ under garments کے ماسک بنا بنا کر پہن رہے ہیں اور وہ مارکیٹوں میں بک رہے ہیں کوئی روکنے، ٹوکنے یا پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اسی کتابچے کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اس صوبے کے اندر جو ٹیسٹ کئے ہیں ہسپتالوں میں جگہ بھی موجود ہے اور ہم مریضوں کو جگہ بھی دے رہے ہیں۔ مجھے پچھلے پندرہ دن سے ہر روز ایک یا دو مریض کہتے ہیں کہ ہم نے ہسپتال میں جانا ہے لیکن کسی ہسپتال میں جگہ موجود نہیں ہے۔ مجھے دو دفعہ خود مریضوں کو لے کر PKLI جانا پڑا ہے لیکن وہاں پر ہم مریض داخل نہیں کرا سکے۔ اسی لاہور کے اندر کسی کو یہ نہیں پتا کہ اگر کسی نے اپنا ٹیسٹ کرانا ہے تو وہ اپنا ٹیسٹ کہاں سے جا کر کرائے، کسی کو یہ نہیں پتا کہ اگر میں بیمار ہوں تو میں نے کورونا کے لئے

کس ہسپتال میں جانا ہے اور اگر کوئی دوسری بیماری ہے تو اُس کے لئے کون سے ہسپتال میں جانا ہے۔ لاہور کے اندر ہی کوئی دل کا مریض ہے، کسی کو شوگر ہے اور بھی ہزاروں بیماریاں ہیں اب تو سمجھا جاتا ہے کہ یہ بیماریاں اب رہی نہیں ہیں بلکہ صرف کورونا ہی ہے۔

جناب چیئرمین! ہر مریض سے کہا جاتا ہے کہ کورونا declare کرواؤ اور ہسپتال میں داخل ہو جاؤ ورنہ آپ کو یہاں علاج کی سہولت نہیں ملے گی۔ یہ صرف لاہور کی بات ہے لیکن ذرا تصور کریں کہ پنجاب کے باقی 35 اضلاع کے اندر عام آدمی کے ساتھ کیا زیادتی ہوتی ہو گی؟ جہاں پر oximeter ہی موجود نہیں ہے وہاں پر لوگوں کا treatment کیسے کیا جاتا ہو گا؟

جناب چیئرمین! اکثر مثالیں آتی ہیں کہ ہم مریض لے کر جاتے ہیں تو علاج نہیں کیا جاتا اور دس دن بعد جب مریض مر جاتا ہے تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اللہ کی مرضی تھی اسے لے جاؤ۔ اس کتابچے کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے بہت بڑی سہولت دی ہے اور دلچسپ سہولت یہ ہے کہ frontline پر لڑنے والے میڈیکل عملے کو ایک ماہ کی تنخواہ اور شہید ہونے والے کو خصوصی package دیا جائے گا۔ جو شہید ہو گیا اس کے لئے package announce کر دیا اور عملے کو تنخواہ بھی دے دی لیکن دس ہفتوں تک frontline پر کام کرنے والے عملے کے لئے کوئی حفاظتی kit نہ دے سکے۔ وہ بے چارے سارا دن ہسپتال میں کام کرتے رہے اور اگلے دن سڑکوں پر احتجاج بھی کرتے رہے۔ یہ بہت بڑا مذاق کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ پیسے لگا کر بڑی awareness campaign شروع کی ہے لیکن اس حکومت کو پتا ہی نہیں چل رہا کہ وفاق نے کیا کرنا ہے، صوبے نے کیا کرنا ہے اور ان کی پالیسی کیا ہے؟ اگر آج بھی ہسپتال چلے جائیں تو کوئی help desk نہیں ہے، کسی مریض کو نہیں پتا کہ میں نے کس سے ملنا ہے، کس کے پاس جانا ہے اور کورونا کی پرچی کیسے لینی ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ campaign کا سارا بجٹ برباد کیا گیا ہے اور اس سے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ ذرا توجہ فرمائیں کیونکہ میری باتوں پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ لاہور میں پرائیویٹ ہسپتال ایک رات کا ڈیڑھ لاکھ روپے charge کر رہے ہیں۔ اگر سرکاری ہسپتال میں کسی مریض کو جگہ نہیں ملتی تو وہ پرائیویٹ ہسپتال جانے پر مجبور ہیں جن سے وہ ڈیڑھ لاکھ روپے charge کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے بتائیں کہ کون جا کر ان کو روکے گا اور دن دہاڑے جو ڈکیتی کی جا رہی ہے اس کو کس نے پوچھنا ہے؟ ایک لاکھ، ڈیڑھ لاکھ یا دو لاکھ روپے یہاں ایک دن کا لیا جا رہا ہے کیونکہ لوگ پیسے دینے پر مجبور ہیں۔ سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں کہ ہسپتال والوں نے مریض کو ملنے نہیں دیا اور جب تک پیسے جمع نہیں کروائے گئے تب تک dead body بھی نہیں دی۔ اگر اس کے لئے اِن کو کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ کس ہسپتال میں ایسا ہو رہا ہے تو ان کو ثبوت بھی مہیا کئے جا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہے کہ وہ میری بات سن لیں تو مہربانی ہو گی کیونکہ بڑی ضروری بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب نصیر احمد! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں نے گزارش کی ہے کہ لاہور کے پرائیویٹ ہسپتالوں میں ایک رات کا ڈیڑھ لاکھ روپیہ charge کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری بات کے بعد منسٹر صاحبہ یہ وضاحت فرما دیں کہ کیا آپ نے پرائیویٹ ہسپتالوں کو سرکاری طور پر پیسے charge کرنے کی اجازت دے دی ہے، اگر اجازت نہیں دی گئی تو اس کا کیا طریق کار بنایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! مجھے بتایا جائے کہ اگر ایک مریض کو سرکاری ہسپتال میں جگہ نہیں ملتی تو وہ کسی پرائیویٹ ہسپتال میں جاتا ہے لیکن وہاں پر اُس نے کیا pay کرنا ہے؟ کیا اس نے وہی pay کرنا ہے جو ہسپتال کی انتظامیہ مانگے گی یا حکومت نے اس پر کوئی اقدامات کئے ہیں؟

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ آج بھی لاہور کے میڈیکل سٹوروں والے ماسک، سینی ٹائزر اور سیکورٹی kits کی منہ مانگی قیمت مانگ رہے ہیں، کیا اس پر بھی حکومت کا کوئی check ہے، کسی قیمت کا تعین ہے یا کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے کہ جس نے جو مانگنا ہے وہ مانگ لے اور کسی کو نہیں روکا جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ آپ نے پنجاب اور پورے پاکستان کے اندر ٹائیگر فورس بنائی جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ پنجاب کے ایجوکیشن محکمے کے دس لاکھ سے زائد ملازمین سکول بند ہونے کی وجہ سے فارغ بیٹھے ہیں لہٰذا اُن دس لاکھ لوگوں کو آپ awareness campaign پر لگا سکتے ہیں جن سے اس وقت تک کوئی کام نہیں لیا گیا۔ وہ لوگ already trained بھی ہیں اور گورنمنٹ سے تنخواہیں بھی لے رہے ہیں لہٰذا اُن کو بھی استعمال کیا جائے۔ آگے جو حالات آ رہے ہیں ان کے پیش نظر میں یہ کہوں گا کہ ہمارے شہروں میں بڑے اچھے ادارے موجود ہیں جن کو quarantine میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب *نصیر احمد*! پلیز اب wind up کریں۔

جناب *نصیر احمد*: جناب چیئرمین! میں wind up ہی کر رہا ہوں اور میری دو تین گزارشات ہیں۔ خدا کے لئے awareness campaign کو فوری طور پر مؤثر بنایا جائے اور awareness campaign ایسی ہونی چاہئے جس میں لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم نے پہلی دس پندرہ چیزوں پر focus کرنا ہے اور یہی campaign ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے جتنے بھی بورڈ دیکھے ہیں اس میں ہر بندے نے اپنی مرضی کے حساب سے SOPs لکھے ہیں اور احتیاطی تدابیر بھی اپنی مرضی کی لکھی ہوئی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ابھی تک حکومت کی طرف سے کچھ نہیں کیا گیا۔ میرے خیال میں یہ کتابچہ صرف آپ کے پاس ہے اور لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ چاہوں گا کہ جب آپ awareness campaign چلاتے ہیں تو اس میں لوگوں کو شامل بھی کرنا چاہئے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ متعلقہ ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کو پتا ہونا چاہئے کہ کس ہسپتال میں کتنی space ہے، کہاں مریض کو بھیجنا ہے اور کہاں پر

ٹیسٹ کروانا ہے؟ ایسے ہزاروں ٹیسٹ ہیں جن کی کئی ہفتے رپورٹ ہی نہیں آتی لہٰذا اس پر بھی توجہ کرتے ہوئے سسٹم کو بہتر بنایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں لمبی بات نہیں کروں گی لیکن دو چیزیں منسٹر صاحبہ سے specifically پوچھنا چاہ رہی ہوں۔ کورونا کے حوالے سے گورنمنٹ نے obviously بڑا اچھا کام کیا جس کے نتیجے میں پاکستان اور ہمارے صوبے میں ventilators کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلے کے حوالے سے ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ ventilators کی تعداد بڑھ رہی ہے لیکن ventilators operators کا issue آ رہا ہے کیونکہ اس کو operate کرنا ایک specific work ہے جیسے DHQ Hospitals کے اندر ventilators جا رہے ہیں تو اس تعداد میں ventilator operators موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر ڈاکٹر صاحبہ ventilator operators اور DHQ Hospitals میں ان کی usage پر وضاحت کر دیں تو مہربانی ہو گی کیونکہ tertiary ہسپتالوں میں بہت اچھے استعمال ہو رہے ہیں؟ اگر DHQ Hospitals میں یہ proper use نہیں ہو رہے تو کیا ان ventilators کو tertiary ہسپتالوں میں move کرنے کی ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین! دوسرا میں ڈاکٹر صاحبہ اور گورنمنٹ سے یہ request کرنا چاہوں گی کہ لوگوں کو اس وقت plasma treatment کا طریقہ بتایا جا رہا ہے لیکن اکثر ہسپتالوں میں blood banks چوبیس گھنٹے کھلے رہتے ہیں لیکن plasma کے حوالے سے blood کی donation کے لئے شام پانچ بجے بند ہو جاتے ہیں۔ اگر plasma کی donation کو بھی چوبیس گھنٹے کر دیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ جس کا مریض ایمرجنسی میں ہے وہ اگلے دن صبح 9:00 بجے تک کا انتظار نہیں کرنا چاہتا اور ویسے بھی donor کو ڈھونڈنا ایک مشکل کام ہے۔ اگر لوگ donors تلاش کر کے ہسپتال میں لے آتے ہیں تب وہاں پر plasma کی donation نہیں ہو پاتی لہٰذا plasma کی donation کے لئے چوبیس گھنٹے کی سہولت مہیا کی جائے تاکہ donation زیادہ

effective ہو سکے۔ میری یہ دو چیزیں ہیں جس پر میں چاہوں گی کہ ڈاکٹر صاحبہ جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب چیئرمین! میں نے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! اگر آپ اجازت دیں تو چودھری شفیق مختصر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کوئی بات نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب چیئرمین! منسٹر ہیلتھ صاحبہ رحیم یار خان آئی تھیں جہاں انہوں نے لیبارٹری کا اعلان کیا تھا لیکن ابھی تک رحیم یار خان میں لیبارٹری شروع نہیں ہوئی۔ اس وقت میری معلومات کے مطابق بہاولپور سے ٹیسٹوں کی رپورٹس پر بھی دس سے پندرہ دن لگ رہے ہیں لہٰذا انہوں نے رحیم یار خان میں لیبارٹری کی جو commitment کی تھی وہ شروع کروائیں اور دوسرا دس دن رپورٹس آنے پر ٹائم لگتا ہے اس پر بھی توجہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ پاک کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے۔

میرے شہر اچ آ کے جنہاں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پچھو کہیڑے رستے آئے

جناب چیئرمین! قومیں جنگوں میں یا جب وبائی امراض آتی ہیں تب اکٹھی ہوتی ہیں۔ میں صرف دو یا تین منٹ لوں گا اور facts پر بات کروں گا۔ ڈاکٹر صاحبہ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن اگر یہ میری ایک بات بھی negate کر دیں تو I will leave this House

forever ایک یحییٰ نامی مریض کوئٹہ آیا جس کو یہ یہاں لے کر آئے۔اس آدمی کو کورونا تھا لیکن اس ایک مریض کو ہی یہ صحیح طریقے سے tackle نہیں کر سکے جس کے بعد کورونا پھیلتا چلا گیا۔

جناب چیئرمین!میں بات شروع کر رہا ہوں کہ آج منسٹر ہیلتھ صاحبہ نے فرمایا کہ ہم نے پرائیویٹ ہسپتالوں کو کہا کہ آپ 50 فیصد بیڈز ہمیں دیں۔I have all the press conferences of doctors and YDA ان کی میڈیکل ایسوسی ایشنز، پی ایم اے اور ڈاکٹر اشرف نظامی صاحب نے شروع میں پریس کانفرنس کر کے ڈاکٹر صاحبہ کو offer کی کہ ہمارے پاس 9 ہسپتال ہیں جہاں پرائیویٹ میڈیکل کالجز بھی ہیں اور وہاں پر 45 ہزار بیڈز خالی ہیں۔

جناب چیئرمین!ہم آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہیں but she refused. تو آج صبح 8:00 بجے تک ایک دن میں 107 اموات ہوئی ہیں اور ابھی تک ٹوٹل 2473 اموات ہو چکی ہیں۔ایک لاکھ 25 ہزار 933 مریض کورونا کے ہیں۔اگر اس کو شروع سے قابو کیا جاتا جب ہمارے ملک کے وزیر خارجہ نے یہ بات کہی اور قومی اسمبلی میں ہمارے ہمسایہ ملک پر یہ allegation لگا دیا کہ یہ کورونا ایران کی طرف سے compel کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر اسے شروع سے قابو کیا جاتا تو آج 2 کروڑ 73 ہزار لوگوں کے بے روزگار ہونے کی نوبت نہ آتی۔ سکولز اور کالجز کے چار کروڑ 22 لاکھ بچے اور طلباء آج اپنے گھروں میں نہ بیٹھے ہوتے۔منسٹر صاحبہ نے سمری بھجوائی کہ 6 لاکھ 70 ہزار مریض کورونا کے ہیں، پھر مجھے نہیں پتا کہ وہ کون سی پراسرار وجوہات ہیں کہ I do not know what are the mysterious mystery کیونکہ اس سمری کو روکا گیا؟ تاریخ اور مورخ کسی نہ کسی کو تو اس بات میں قومی مجرم لکھے گا۔ ہماری روایات دم توڑ گئی ہیں۔لوگ پہلے ہی ایک دوسرے کے ساتھ دلوں میں شکوے رکھتے تھے اور اب ہاتھ ملانے سے بھی گئے ہیں۔What is the smart lockdown? لاک ڈاؤن ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔یہ کیا بات ہوئی اور یہ کوئی نئی term لے آئے۔ پھر کہا کہ کورونا کیسے کاٹتا ہے؟کابینہ کی میٹنگ میں ایک شخص نے پوچھا، میں نام نہیں لینا چاہتا "یہ کورونا کیسے کاٹتا ہے" انہیں یہ نہیں پتا۔

جناب چیئرمین! Second World War میں جب ہیروشیما اور ناگاساکی وغیرہ میں تباہی ہوئی تو اس سے پہلے کی میں ایک مثال دیتا ہوں۔ جب فتح شام کے بعد حضرت عمر فاروقؓ وہاں جا رہے تھے تو پتا چلا کہ وہاں پر طاعون پھیل گیا ہے تو کچھ نے کہا کہ آپ وہاں نہ جائیں اور کچھ نے کہا کہ جائیں لیکن ایک اور شخص نے انہیں کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ جہاں پر طاعون یا کوئی اور بیماری پھیل جائے تو اگر وہاں پر آپ موجود ہیں تو وہاں سے نہ نکلیں اور اگر آپ وہاں پر موجود نہیں ہیں تو وہاں پر مت جائیں۔ یہاں پر انہوں نے کیا سسٹم کیا کہ ٹیسٹ کرنے کی سہولت اور referral rate کے بارے میں جب last Government تھی تو ہم نے کہا تھا کہ جو بھی کوئی patient بھیجے گا یعنی اگر وہ کسی جگہ پر refer کرتا ہے تو وہ لکھ کر بھیجے گا کہ what are the reasons۔ ان پرائیویٹ ہسپتالوں کو نہیں لیا اور ہمارے بڑے competent Minister جناب یاسر ہمایوں he was present اس ایکسپو سنٹر میں ہمارے دانشور حسن نثار صاحب نے بھی ان کے بارے میں لکھا جبکہ ہمارے بارے میں بھی وہ بہت کچھ لکھتے ہیں لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ وہاں پر کس طرح سے لوگ بھاگ رہے ہیں، مر رہے ہیں، دوڑ رہے ہیں کیونکہ ان کے لئے روٹی نہیں ہے، ان کے لئے پانی نہیں ہے، ان کے لئے washroom نہیں ہے اور ایک ایک سو مریضوں کے لئے صرف ایک washroom ہے۔ مقصد کیا تھا کہ صرف دیہاڑی لگانا بس simple اور کوئی مقصد نہیں تھا۔

جناب چیئرمین! لاہور کے 9 ٹاؤن ہیں اور وہاں پر اگر منسٹر صاحبہ random testing کرنا شروع کر دیتیں تو اس سے کم از کم پتا چلتا کہ آج کورونا کے patients واقعی کم ہو گئے ہیں اور ہم اس نہج اور نتیجے پر پہنچ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں معزز وزیر قانون کی بھی توجہ چاہوں گا کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے کہ جب تک کورونا کی وبا ہے اس وقت تک کسی بھی ملازم کو کام سے نہیں نکالا جائے گا۔ پانچ دن پہلے فیصل آباد (لائل پور) میرا شہر ہے 1250 ملازموں کو کام سے نکال دیا گیا پھر وہاں کے ڈپٹی کمشنر محمد علی صاحب سے میں نے request کی اور ساتھ سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیا تو ان ملازموں کو دوبارہ کام پر رکھا گیا۔

جناب چیئرمین! جو لوگ اتنی موذی مرض کے باوجود سڑکوں پر کام کر رہے ہیں، میں اپنے شہر کی بات کرتا ہوں کہ انہیں ماسک دیئے جاتے اور سینی ٹائزر دیئے جاتے لیکن انہیں وہ نہیں دیئے گئے۔ اب وقت شاید ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور مجھے ڈاکٹر صاحبہ کی نیت پر شک نہیں ہے لیکن ان کی کوئی پلاننگ نہیں ہے، کسی قسم کی کوئی پلاننگ نہیں ہے اور جو آج کے دن تک فیصل آباد میں کورونا کے 254 ڈاکٹروں کی تعداد ہو چکی ہے، وزیر قانون 254 ڈاکٹرز آج کے دن تک فیصل آباد میں کورونا کا شکار ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری humble submission ہے I am not against anybody صرف یہ جو admitted facts تھے وہ بتانا چاہ رہا تھا کہ خدا کے لئے، خدا کے لئے، خدا کے لئے اپنے لوگوں کو بچائیں۔ جب کوئی انسان مرتا ہے تو حکومت کے لئے تو ایک گنتی ہے لیکن اس گھر کے لئے جن کا کوئی مرتا ہے بری زندگی ہے اور ان کے گھر کا پورا شیرازہ بکھر جاتا ہے پھر انہیں پتا چلتا ہے جن کے گھر سے جنازے کو کندھا دینے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارشات ہیں کہ خدا کے لئے ڈاکٹر صاحبہ! مجھے پتا ہے لیکن میرا perception یہ کہتا ہے اور ہو سکتا ہے I may be wrong کہ you may not agree with so many things even with your government for that کہ کیوں نہیں لاک ڈاؤن کیا گیا اور میں غلط بھی ہو سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ کورونا کی شکار دونوں کیرالہ اور ووہان non-religious states ہیں۔ وہاں پر کوئی مذہب کا عنصر نہیں ہے لیکن ان شہروں میں انہوں نے انتظامات کئے، لاک ڈاؤن کیا اور آج ووہان میں بھی اور کیرالہ میں بھی کورونا کا minus rate ہے لیکن ہمارے ہاں کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ there are so many other speakers ایک دفعہ سارے ممالک نے کورونا پر میٹنگ بلائی جس میں کہا گیا کہ کیا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ میٹنگ اس note پر ہوئی اگر یہ کورونا دوبارہ پھیلا یا کچھ اور مریض بڑھے تو کل اس طرح کی ایک اور میٹنگ بلائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْo

جناب چیئرمین! شکریہ۔ اپوزیشن کے معزز ممبران کی جتنی تقاریر سنیں تو انہوں نے کہیں نہیں بتایا کہ ان لوگوں نے health Ministry میں ہوتے ہوئے کون سے تیر مارے تھے۔ 55 ہسپتالوں کا ذکر کر کے اس دن موصوف چلے گئے۔ میرے ایک اور بھائی یہاں پر ابھی تقریر کر کے نکل گئے ہیں، نے مفروضوں پر ہی مبنی باتیں سنائی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے ڈاکٹر صاحبہ سے اجازت لی اور وزیراعلیٰ سے اجازت لی کہ منصور علی خان جو سب سے زیادہ تنقید کرنے والا اینکر ہے اس کو ساتھ لے کر گئے اور اسے مکمل اجازت دی گئی۔ یہاں پر اپوزیشن بیٹھی ہے یہ جا کر منصور علی خان سے پتا کر لے۔ منصور علی خان کو مکمل اجازت دی گئی جو سوال تم کرنا چاہتے ہو کر لو۔ یہ جا کر چیک کر لیں۔ اس پروگرام میں ان کے تین بڑے جھوٹ تھے اور مجھے مجبوراً جھوٹ کا لفظ استعمال کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک یہ کہ میو ہسپتال میں فرنٹ پر کوئی جگہ بنا دی گئی ہے جہاں پر کورونا کے مریض رکھے گئے ہیں حالانکہ ایک سائیڈ پر پوری بلڈنگ مختص کی گئی۔ دوسرا جھوٹ یہ تھا کہ PPEs نہیں ہیں۔ وہاں منصور علی خان گیا اس کے 23,24 اور 25۔ مارچ کے تین پروگرام ہیں۔ خدا کا واسطہ ہے جس نے یہ پروگرام نہیں دیکھے وہ ایک دفعہ ضرور دیکھ لے۔ اِنہوں نے ینگ ڈاکٹرز کی بات کی۔ ینگ ڈاکٹرز کے جس قسم کے نمائندے ہیں، جس قسم کی زبان ہے اور جس قسم کے ان کے مطالبات ہیں میں منسٹر ہیلتھ کو داد دیتا ہوں کہ [******] وہ اس قسم کے لوگ ہیں۔۔۔(شور و غل)

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری! Be respectful! ایسا نہ کہیں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئرمین! ان لوگوں نے جو جو باتیں یہاں پر کی ہیں۔۔۔(شور و غل)

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئرمین! میں اپوزیشن کو کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو کچھ کہا ہے وہ میں نے سنا ہے اب آپ بھی سنیں۔ جو باتیں حقیقت ہیں وہ آپ سنیں گے اور آپ کو سننا پڑیں گی۔

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری! Address to the Chair

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئرمین! ہم نے صرف حقائق پر سے پردہ اٹھانا تھا، جو ان کی باتیں ہیں اور جس قسم کے یہ الزامات لگاتے ہیں میں نے ان کی حقیقت کھولنی تھی۔ تین پروگرام ہیں ان لوگوں میں اتنا حوصلہ نہیں کہ یہ سنیں۔ یہ پروگرام بلیک اینڈ وائٹ ریکارڈنگ میں ہے۔ یہ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہاں پر بیٹھ کر ہیلتھ منسٹر، چیف منسٹر اور حکومت پر تنقید کر رہے ہیں جو صرف مفروضوں پر مبنی ہے۔

جناب چیئرمین! ان کو ابھی تک یہ بھی نہیں پتا ہے کہ صوبے کے ہسپتالوں میں کتنے بستر ہیں۔ ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ لاہور کے ہسپتالوں میں بیڈز available ہیں یا نہیں۔ یہ صرف دو تین مخصوص جگہوں کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ ان کو بتایا جائے کہ ہسپتالوں میں بیڈز available ہیں لیکن یہ وہاں پر جانا نہیں چاہیں گے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جو قیمت مانگی جاتی ہے وہ دینا پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنے دور میں ہسپتال بنا لیتے، ان کو کس نے منع کیا تھا؟ یہ اورنج ٹرین تو تین ارب ڈالر کی بنا سکتے ہیں لیکن دس ہسپتال نہیں بنا سکے۔ اس حکومت نے 42 دنوں میں اسلام آباد میں ایک ہزار بیڈ کا ہسپتال بنا دیا۔ ایکسپو سنٹر لاہور میں ایک ہزار بیڈز کی capacity ہے جو High Dependency Unit کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ان سے یہ پتا کریں کہ ان کے وقت میں کتنے وینٹی لیٹرز تھے اور کتنے ڈاکٹروں کی کمی تھی؟ ان کے وقت میں 34 ہزار ڈاکٹروں کی کمی تھی۔ ن سے یہ پتا کریں کہ موجودہ ڈاکٹرز COVID-19 patients کا خیال کر رہے ہیں ان کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟ ان کو ہر ماہ ایک اضافی تنخواہ دی جاتی ہے۔ جو ڈاکٹر مریضوں کا خیال کرتے ہوئے شہید ہو جائے اس کو 40 لاکھ سے 80 لاکھ روپے تک کی compensation دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ وہ باتیں ہیں جو human development کو جانتا ہوگا۔ جنہوں نے صرف ایک خاندان کو ہی بچانا ہے، ایک ہی خاندان کی باتیں کرنی ہے وہ وہاں سے سپر مین بن کر آجاتے ہیں، اُن کو تو یہ توفیق نہیں کہ اپنے اتفاق ہسپتال کو کورونا مریضوں کے لئے مفت کھول دیں۔ انہوں نے PPEs تو بانٹ دیئے لیکن ہسپتال نہیں کھول سکے۔ وہ نیب میں نہیں جانا چاہتے اس لئے اپنے آپ کو یہ show کر رہے ہیں کہ ہمیں کورونا ہو گیا ہے۔ خدا کا واسطہ ہے ان باتوں سے باہر نکلیں۔ یہ وبا آچکی ہے، ہم نے اس کو face کرنا ہے اور ہمیں اس کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔ جب تک ہم لوگ خود responsible نہیں ہوں گے اس وقت تک اکیلی حکومت responsible نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے میرے ضلع میں کورونا مریضوں کے لئے 1200 بیڈز کا انتظام کیا۔ اگر ہم لوگ responsible ہو گئے تو ہمیں انشاءاللہ تعالیٰ اس کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب ہیلتھ منسٹر صاحبہ windup speech کریں گی۔ منسٹر صاحبہ! رحیم یار خان لیب کی بات بھی کر دیجئے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! وہ میں نے لکھا ہوا ہے۔ میں سب سے پہلے I would like to clear it up میں سید یاور عباس بخاری کے حوالے سے I would request that you should take your words back where the doctors are concerned چند ڈاکٹرز If they have not behaved well لیکن ڈاکٹروں نے بہت محنت کی ہے۔ جن ڈاکٹروں نے protest بھی کیا تھا وہ بھی دوسرے ڈاکٹروں کی بھلائی کے لئے کیا تھا۔ یہ جتنا مرضی شور مچاتے رہیں ہم سارے ڈاکٹروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ We listen to all of them

جناب چیئرمین: محترمہ! وہ الفاظ expunged کر دیئے گئے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! یہ اچھا ہو گیا ہے we have an immense respect for the doctors
میں ڈاکٹرز کی دل سے شکر گزار ہوں جس طریقے سے وہ محنت کر رہے ہیں اور وہ فرنٹ لائن پر کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سب کے سامنے سید یاور عباس بخاری کی بات پر معذرت کرنی چاہتی ہوں ہمیں کبھی ایسی بات اپنے health profession کے بارے میں نہیں کرنی چاہئے۔ ان کا جتنا بھی غصہ اور ناراضگی ہو لیکن وہ اِس وقت جو کر رہے ہیں۔There are no words for it.

I appreciate them for the excellence job that they are all doing.

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ماشاء اللہ خواجہ عمران نذیر تقریر کر کے ہمیشہ چلے جاتے ہیں اور بہت سارے غلط قسم کے الزامات لگا کر چلے جاتے ہیں۔Which is extremely wrong

جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے جو انہوں نے فرمایا ہے کہ WHO نے صرف مجھے خط لکھا۔Let me make it clear this letter has been sent to every Minister in all provinces ان تمام کو لیٹر گیا ہے۔Along with that it has also gone to the Federal Government. There was a suggestion by World Health Organization یہ ان کا کام ہے کہ وہ بتائیں اور guidelines دیں۔ تمام guidelines ہمیشہ discuss ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں جناب خلیل طاہر سندھو کی بات پر I would like to comment on it آج انہوں نے دوبارہ وہی بات کہی کہ کورونا کس طرح کاٹتا ہے۔ اس پر فہد کو لیگل نوٹس ہوا جو belonged to Dawn جس پر

He apologized to the Chief Minister because he had commented this on the Chief Minister. I think these words need to be taken back not only it was wrong

جناب چیئرمین! مگر اتنی جھوٹ بات This is like perjury آپ یہاں کھڑے ہو کر جھوٹ بولیں اور کورٹ کے سامنے جب لیگل نوٹس جاری ہوا تو وہاں انہوں نے apologies کیا اور took there words back so, I think they have absolutely no business

جناب چیئرمین! یہ الفاظ آپ دوبارہ یہاں repeat کریں کیونکہ جس نے یہ quote کئے تھے۔ He has already apologized for saying something wrong میرا خیال ہے کہ اس قسم کی چیزیں they must never be encouraged اس طرح کے personal remarks جو pass کئے جاتے ہیں انہیں شرم آنی چاہئے، ہم لوگوں میں اتنی تمیز نہیں ہے، ہم اپنے آپ کو پڑھے لکھے کہتے ہیں اور اس طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں I think we should be careful جب particularly پتا ہے کہ اس پر لیگل نوٹس ہوا ہے پھر بھی ہم ایسی بات کریں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات انہوں نے ایکسپو سنٹر پر حسن نثار کی کہی ہے۔ حسن نثار صاحب نے جو بات کی اس کا میں نے بڑا detail answer پریس کانفرنس کے ذریعے دیا۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ نہیں کیا کہ یہ جواب خاموشی میں دیا بلکہ ساری پریس کو سامنے بٹھا کر دیا۔ وزیر قانون کی طرف سے احکامات ہیں اور ہم نے جو بریف بنایا ہے اس میں سارا حساب لکھا ہوا ہے۔ یہ جو کمشنر لاہور کی رپورٹ کی بات کر رہے ہیں۔

Let me make it very clear that EXPO center was under the supervision of the Commissioner Lahore.

جناب چیئرمین! انہوں نے اس کو خود بنایا۔ ہم نے ان کو 7 کروڑ روپے کا چیک دیا تھا اور انہوں نے اس میں سے بھی پیسے بچائے۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح کے الزامات لگانے سے پہلے انہیں کچھ نہ کچھ خوف کرنا چاہئے کہ ہم کتنی غلط بیانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینکڑوں لوگ مر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں ریکارڈ رکھنا چاہتی ہوں کہ we are trying our level best یہ نہ ہو کہ ہم سے کچھ death escape کر رہی ہوں۔ کوئی مریض ہسپتال میں آکر فوت ہو جائے اس وقت تو ہمیں پتا چل جاتا ہے لیکن یہ نہ ہو کہ گھر میں لوگ فوت ہو رہے ہوں اور ہمیں خبر نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہم نے پچھلے سال اپریل اور مئی کے مہینوں کا اس سال کے اپریل اور مئی کے مہینوں کے ساتھ comparison کیا۔ پچھلے سال اپریل اور مئی کے مہینے میں جتنے قبرستان لاہور میں تھے۔ The total number of deaths which were recorded in those burial grounds were 5000 and plus number اور اس سال اپریل اور مئی میں It was less than 18 hundred.

جناب چیئرمین! مقصد یہ ہے کہ اگر لوگ انتقال کر رہے ہیں تو کیا ہمیں خبر نہیں ہو گی؟ آخر کار وہ دفنانے کے لئے کسی قبرستان میں تو جائیں گے پھر ہمیں پتا چل جائے گا اس لئے ہم کسی قسم کی کوئی غلط figure بالکل quote نہیں کرتے۔ We tell the actual number of deaths which are happening. Number of deaths must have reduced. ایکسیڈنٹ prevent ہو گئے ہوں گے، ہمارا atmosphere clear ہوا ہے اس سے بہت سارے لوگ صحت یاب ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات بتانا چاہتی ہوں کہ اس طرح کی بات کر کے آپ نہ صرف لوگوں میں خوف و ہراس پھیلاتے ہیں۔ It creates a lot of misinformation that you are giving to people. جہاں تک labs کا تعلق ہے تو میں بتاتی چلی جاؤں کہ اب تک ہم نے آٹھ level-1 کے labs بنائے، جس پر انہوں نے بہت بڑی تقریر کی تھی کہ میاں محمد شہباز شریف نے پتا نہیں کیا کیا تھا۔ ایک There was one lab of level-3 existing Primary and Secondary Healthcare Department. ہم نے آٹھ labs مکمل کی ہیں اس کے علاوہ رحیم یار خان میں labs کی تیاری ہو رہی ہے انشاءاللہ چند دنوں میں وہ تیار بھی ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین! اس کے علاوہ ہم ڈی جی خان کے اندر labs تیار کر رہے ہیں۔ All teaching institutions کے سب labs کام کر رہے ہیں۔ ہر طرف کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم اپنی testing capacity بڑھا دیں۔ آج کے دن کے اندر 10 ہزار کے قریب test کئے گئے ہیں اور regular basis پر کئے جا رہے ہیں۔ اگر کہیں کسی province کے اندر سب سے زیادہ tests کئے گئے ہیں تو پنجاب کے province میں کئے ہیں۔ As compared to any other place. اور We are way ahead of India. تو ہم نے ان سے زیادہ test کئے ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین! اس کے علاوہ انہوں نے کہا اور اصل میں ایک بڑا عجیب سا بیان دے گئے۔ آپ کو پتا ہے کہ جب کوئی کچھ عرصہ ہیلتھ میں رہے تو سب ہی ڈاکٹر بن جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک بڑا بیان دے دیا کہ 60 لٹر آکسیجن چاہئے۔ میرا تو دل ہی دہل گیا کہ 60 لٹر آکسیجن پریشر کے ساتھ تو lungs بھی پھٹ جائیں گے۔

جناب چیئر مین! مقصد یہ ہوتا ہے کہ The maximum oxygen that is given is about fifteen liters. اس پر ہم maintain کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر اس کے باوجود ہم سوچتے ہیں کہ The patient cannot be maintained that, are put on ventilators. یعنی پھر ان کو وینٹی لیٹر پر ڈالا جاتا ہے تو اس طرح کے بیان دے دینے سے بغیر having any scientific evidence یہ بھی غلط بیانی ہوتی ہے، یہ پھر ریکارڈ پر آجاتا ہے کہ 60 لٹر آکسیجن والے بیڈز چاہئے ہوتے ہیں تو I am very sorry to say that was absolutely a wrong statement. انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ہسپتال بہت زیادہ پیسے چارج کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ Healthcare Commission which looks after the private hospitals. ان کے ساتھ مل کر I had a meeting last week ان سے اس پر کہا کہ آپ ہمیں uniform rates دیں اور آپ اپنے ہسپتال کو A,B and C میں categories کریں اور اس کے مطابق ریٹس دیں۔

جناب چیئرمین! لیکن میں یہ بھی ایوان کو بتاتی چلی جاؤں کہ جب آپ وینٹی لیٹر بیڈ پر کسی مریض کو ڈالتے ہیں، اگر ہم اپنے ہسپتال میں بھی ڈالیں تو ہمارا تقریباً 40سے 50ہزار روپے خرچہ آتا ہے۔ یہ تو نہیں ہے کہ جو سرکار کا وینٹی لیٹر ہے وہ بالکل فری ہے۔ اس پر بھی اتنے ہی پیسے لگتے ہیں اس لئے اس وقت سرکاری 560 وینٹی لیٹرز مہیا کر رہے ہیں تو سارے وینٹی لیٹرز بیڈز پر سرکار کی بھی اتنیcost آرہی ہے پھر انہوں نے ٹیسٹ کی بات کی تو ہمیں حکومت کو بھی ٹیسٹ پانچ ہزار روپے کا پڑتا ہے یہkits وغیرہ اس میں ڈال کر یہBasically this test is done through PCR and its comparatively expensive test.پھر انہوں نے complaintکی کہ ایکtest negative آگیا اور ایکtest positive آگیا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ نے مائیکchange کرنا ہے تو کرلیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ جہاں ٹیسٹ کا تعلق ہے اور ہم جو ٹیسٹ کرتے ہیں دنیا بھر میں اس کیspecificity 70 percent ہے اس لئےchances یہ ہوتے ہیں کہfalse negative بھی آجاتا ہے اورfalse negative کےchancesچونکہ زیادہ ہوتے ہیں تو کئی دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ایکtest positive آیا پھرnegative آیا تب ہم اسی وجہ سے اس ٹیسٹ کو دو دفعہ کرتے ہیںon a patient we are discharging، یہ نہ ہو کہ وہpositiveہو اور ہمnegativeکی وجہ سے اس کوdischarge کردیں۔ ایک اور جوplasma freezesکی بہت important بات تھیplasma freezesکی سہولت میو ہسپتال میں بھی ہے یعنی پلازمہ علیحدہ کرنے کے لئے سہولت PKLI میں ہے، جناح ہسپتال میں بھی ہے بلکہ جتنے بڑے ہسپتال ہیں ان کے پاسblood separateکرنے کی سہولتیں ہیں۔

جناب چیئرمین! اہم چیز یہ ہے کہ پلازمہ دینا ابھی اس وقتexperimental stage ہے اس پر جو چند پیپرز سامنے آئے ہیں بلکہ کچھ پیپرز میرےcolleague share کر رہے تھے اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ اس کا کوئی واضح فائدہ ابھی تک نہیں نظر آرہا۔People who go into very severe problem because of their lungs condition. اتنیdestroy ہوچکی ہوتی ہیں کہ کوئی چیز ان کو واپس نہیں لاسکتی تو میرا یہ خیال ہے کہ اس وقت جو

پلازمہ پر بہت زیادہ شور مچا ہوا ہے I like to make it clearly that it is again on experimental stage. اس کے اپنے بھی side effects ہوتے ہیں اسی طرح جس طرح blood transfusion react کرتی ہے اس طرح پلازمہ بھی react کرتا ہے but it can be done under very controlled circumstances اور اس پر ہم کام کر رہے ہیں and we are actually making a plasma bank. مسئلہ یہ ہے کہ جس نے donation دینی ہے اس پر آپ زبردستی نہیں کرسکتے بلکہ آپ منت کرسکتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنا پلازمہ دے دیجئے۔ We are working on that also. ایک جو بہت ضروری بات تھی جو ہماری colleague محترمہ عائشہ نے فرمایا کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر ہمارے وینٹی لیٹرز properly استعمال اس لئے نہیں ہو رہے کیونکہ وینٹی لیٹرز کے لئے properly trained بندے نہیں آئے۔ I like to make it very clear. کسی ہسپتال کے اندر جہاں proper trained anesthesiologist نہ ہو اور interventionist نہ ہو چاہے وہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہو یا وہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال یا ہمارا ٹیچنگ ہسپتال ہے Ventilators and basically ICUs are looked after by anesthesiologist. تو جہاں ہمارے پاس anesthetist ہے تو وہاں سے ہم نے اپنے وینٹی لیٹرز mobilize کئے ہیں اور ان ہسپتالوں میں لے گئے ہیں جہاں ہمارے پاس anesthesiologist موجود ہیں جیسے آپ نے suggest کیا تھا۔ اسی کی وجہ سے اس وقت جیسے

> I got in extra five ventilators today from Yaki gate hospital with the courtesy Primary and Secondary Healthcare.

کیونکہ ان کی institution میں properly utilize نہیں ہو رہے تھے تو ہماری پوری کوشش ہے کہ جہاں ہمارے پاس work force ہے who is properly trained ان کو ہم properly یہ سارے وینٹی لیٹرز بھی دیں تاکہ ان کی proper utilization ہو۔

جناب چیئرمین! جہاں تک بات ہے کہ ہم یہ ساری باتیں اکیلے اکیلے کرتے ہیں تو میں آپ کو clear کرتی جاؤں اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر اب (ن) لیگ حکومت میں نہیں ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ جہاں پیپلز پارٹی حکومت میں ہے یعنی سندھ میں ہے یا اپنی خیبر پختونخوا میں ہے، National Command and Control کی ہر روز میٹنگ ہوتی ہے ہم سارے منسٹر ز ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ سندھ کی منسٹر بھی میرے ساتھ بات کرتی ہیں اور خیبر پختونخوا کے منسٹر بھی بات کرتے ہیں۔ ہم سارے ایک دوسرے سے discuss کرتے ہیں۔ ہمیں پاکستان دل سے عزیز ہے اور ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم ان پاکستانیوں کا خیال رکھیں۔

جناب چیئرمین! اب مقصد یہ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر اس طرح میں صلاح مشورے لے لوں یعنی 60 لٹرز آکسیجن کا وینٹی لیٹر بنادوں تو وہ تھوڑا سا ذرا مشکل ہو جائے گا۔ ان لفظوں پر

I am very grateful I hope I have answered majority of the queries and if there are some further questions I am always, here for you.

MR CHAIRMAN: thank you very much. The House is adjourned to meet on Monday the 15th June 2020 at 2.00 PM. Annual and Supplementary Budget shall be presented on that day.